Posted on Kitab Nagri

من در عشقم

رائٹر: عظمیٰ مجاہد

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائٹر ز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

من در عشقم....

(مجھے محبت ہو گئی ہے)...

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

جھرنوں کی کھنکار،

بارش کی مہکار،

Posted on Kitab Nagri

کوئل کی کوک جیسی ہے

محبت میرے محبوب جیسی ہے

پرندوں کی چہچہاہٹ،

ہواؤں کی سنسناہٹ،

بادلوں کی اوٹ میں چاند کے جیسی ہے

محبت کلیوں کے سروپ جیسی ہے۔۔

بتاؤ محبت کی آنکھیں کیسی ہیں؟

اسکی آنکھیں جھیل سیف الملوک جیسی ہیں۔۔

بتاؤ اسکا بسیرا کہاں ہے؟

پربتوں کی آشا پہ،

کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے؟

کتاب کے اوراق پہ مسلی کلی کے جیسی ہے

ہاں محبت ایسی ہے-----

(عظمیٰ مجاہد)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"مجھے اس سے ملنا ہے زنجبیل۔"

پتھروں کے بنائے طاق پہ بیٹھی چھوٹی سی لڑکی کی فرمائش پہ وہ دل سے مسکرایا تھا۔

"محبت ہر کسی سے نہیں مل لیتی، پہلے وہ درد دیتی ہے، ہجر کا روگ دیتی ہے جب آپ اس سے ملنے کے قابل ہو جائیں 'اپنا آپ لوٹانے کیلئے ظرف کشادہ کرلیں وہ تب آپ سے آپکا سب کچھ چھین کے ملتی ہے بڑی ظالم ہے محبت۔"

وہ کسی ناصح کی طرح اسے سمجھاتے اپنی کتاب میں کھویا تھا ہوا تھا کتاب پڑھنے کی عادت اسے اپنی ماں سے ورثے میں ملی تھی۔

"کیا وہ بابا سے بھی زیادہ وی۔ آئی۔ پی ہے؟"

زرلش کے معصومانہ سوالات کا اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

پتا نہیں کس نے اسکے دماغ میں بٹھایا تھا جو لوگ خدا کے پاس چلے جاتے ہیں وہ وی۔ آئی۔ پی بن جاتے ہر کسی سے نہیں ملتے جیسے اسکے ماں باپ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں شاید کیونکہ محبت بھی ان لوگوں سے ملنا چاہتی ہے جو اسکے شایان شان ہوتے ہیں یہ کمزور لوگوں کے دل کا جوگ نہیں بنتی ہر ایک سے نہیں مل لیتی 'وہ جان پرکھ کے اپنا شکار ڈھونڈتی ہے اور بنا اسے

Posted on Kitab Nagri

بتائے اس پہ غالب آجاتی ہے کسی مکڑی کی طرح اپنے شکار کے گرد جال بن دیتی ہے اور محبت کی دلدل میں سوائے دھنسنے کے 'اسکے ظلم سہنے کے علاوہ کوئی راہ بچتی ہی نہیں ہے۔"

زنجبیل کی اتنی گھمبیر اور فلاسفی سے بھرپور باتوں پہ وہ خفا سی اسے دیکھنے لگی تھی۔

"میں پشمینہ کو بتاؤں گی محبت بہت بری ہے۔۔"

زرلش کی نیلی آنکھوں میں شرارت اُمڈی تھی جبکہ زنجبیل پریشان سا اسے دیکھنے لگا تھا۔

"کیا بتاؤ گی اسے کہ ہم پہروں ایسی فضول باتیں کرتے ہیں؟"

وہ الجھا ہوا تھا وہ چھوٹی لڑکی نادان تھی پر اسکی بہن تو نہیں یقیناً اسکا امیج خراب جاتا۔

"نہیں بلکہ یہ بتاؤنگی کہ زنجبیل پاگل ہو گیا ہے۔"

اپنا کام مکمل کرتے وہ بھاگ گئی تھی جبکہ اسکی بات میں چھپی شرارت سمجھتے زنجبیل کا زبردست سا قہقہہ پڑا تھا وہ زرلش کے قریب پڑے پتھر کو دیکھ رہا تھا جہاں ڈبل "Z" کندہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی ناکام کوشش اسے بھلا پتھر کو کشید کرنا کہاں آتا تھا 'اس نازک لڑکی نے پتھروں سے واسطہ کب رکھا تھا' پہاڑوں کے وسط میں رہتے بھی اسے وہ پتھر پھول لگا کرتے تھے۔

"پاگل"

زنجبیل نے نامحسوس انداز میں اسکے لکھے لفظوں کو مزید نمایاں کیا تھا کیونکہ وہ اتنے بے ڈھنگے انداز سے لکھے گئے تھے جو پانی کی زرا سی بوند پہ مٹ سکتے تھے کتنی دیر وہ یہ فضول کام کرتا رہا تھا اپنی کتاب

Posted on Kitab Nagri

بنی کو چھوڑ کے۔ اٹھنے سے پہلے وہ اس چھوٹے سے پتھر کو اپنی پاکٹ میں رکھ چکا تھا کسی قیمتی متاع کی طرح۔

وہ کنچے اڑاتی گھر پہنچی تھی جب دروازے پہ

ہٹلر بن کے گھورتی پشمینہ گل کو دیکھتے نگاہ معصومیت سے جھکائی تھی۔

"کہاں تھیں تم؟ کب سے ارسلان تمہیں ڈھونڈ رہا تھا پتا بھی ہے قاضی کاکا نے آتے ساتھ ہی تمہارا پوچھنا ہوتا خواہ مخواہ انکے غصے سے کون لپٹے؟"

پشمینہ کی سخت آواز پہ اس نے معصومیت سے جھکا سر مزید جھکایا تھا۔

"بتاؤ زری کچھ پوچھا ہے کیا آج ہی زمین سے سارا سونا کھوج نکالو گی؟"

پشمینہ نے اسکی ٹھوڑی سے پکڑے سر اونچا کیا تھا' وہ بہن (چچازاد) کم ماں زیادہ بن کے رہتی تھی' وہیں اس بات کو بھی جانتی تھی وہ اتنی دیر کہاں سنجیدہ رہ سکتی تھی جسکا خاموش رہنے کا ناٹک چل رہا تھا۔

"پہاڑی والے پاگل کے پاس۔"

اس نے معصومیت سے نیلی آنکھیں پٹپٹاتے حد درجہ سنجیدہ انداز میں کہا تھا۔ پشمینہ حیران ہوئی زری واقعی آج کچھ بدلی سی تھی۔

"کون پہاڑی والا پاگل؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ارسلان کو اسکے پیچھے آتے دیکھ کر وہ حیرانی سے پوچھنے لگی تھی بھلا وہ اتنی بے خبر تھی اس چھوٹی سی نگری سے جہاں اس نے کسی پاگل کو نہیں دیکھا تھا۔

"اسی انجیئنر شہری بابو کے ساتھ تھی یہ۔"

ارسلان کی بات وہ اسے غصے سے گھورنے لگی تھی۔

"شرم تو نہیں آتی تمہیں بڑا ہے وہ تم سے اور کتنی بار کہا یہ شہر کے لوگ بڑے مطلبی ہوتے دور رہا کر ان سے۔"

پشمینہ کے گھورنے پہ اسکی آنکھوں میں ستارے ٹمٹمائے تھے اب حد سے زیادہ ڈانٹ جو پڑ رہی تھی۔

"وہ میرا دوست ہے' دوست صرف دوست ہوتا ہے چھوٹا بڑا نہیں ہوتا اور نہ ہی مطلبی۔"

زرلش کی ڈھٹائی پہ وہ اسے دیکھ کے رہ گئی تھی۔

"تمہارا علاج تو صرف کاکا ہی کر سکتے ہیں۔"

زرلش نے پشمینہ کی دھمکی پہ غصے میں اسے گھورا تھا سرخ قندھاری انار جیسے گال مزید لال ہوئے تھے۔

"کاکا کے ڈراوے دینا چھوڑ دو مجھے اب میں بڑی ہو گئی ہوں پشمینہ۔"

وہ اسکی انفارمیشن میں اضافہ کر رہی تھی۔

"اوہوں دیکھو تو ذرا بڑی لڑکی۔"

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ اسے گھورتے ساتھ ہی گھر میں رکھی گیلی اور سوکھی لکڑیاں الگ کرنے لگی تھی۔

وہ لکڑی جمع کیے جب چولھے پہ جا کے بیٹھی تو وہ بھی کھوئی کھوئی سے پتوں سے بنی چٹائی پہ براجمان ہوتے دھواں دھواں ہوتی لکڑیوں کو دیکھنے لگی تھی۔

"پشمینہ یہ محبت کیسی ہوتی ہے؟"

زرلش کے سوال پہ اسکے کام کرتے ہاتھ رکے تھے۔

مشکوک نظروں سے اسے دیکھا جسکا سوال اسکی عمر کی لڑکیوں پہ جچتا نہیں تھا اور پھر سر جھٹکتے اپنا کام کرنے لگی جتنی کے اسکی عمر تھی اسے بھلا محبت کی کیا خبر۔

"بتاؤ نا پشمینہ۔۔۔"

"پاگلوں کے سوالوں جیسی ہوتی ہے بلکل تمہارے جیسی۔"

پشمینہ غصے سے دھونکنی اسکے سامنے پٹختے بولی تھی آگ تھی کہ جلنے کا نام نہیں لے رہی تھی اس پہ زری کے فضول سوال۔

"کیا تم نے کبھی محبت کی ہے؟"

وہ اسکی چھوڑی محنت پہ کام کرتے ہوئے بولی تھی مگر جلد ہی یہ کام کرتے سانس پھولی تو اسے چھوڑتے اپنی سانسوں کو ترتیب دیتے جلدی جلدی بولی تھی۔

"کیا ماسٹر جی آجکل تمہیں یہی پڑھا رہے ہیں؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے سخت تیور دکھاتے پتھروں سے عارضی چولہا بنانے لگی تھی چونکہ مٹی کا چولہا کل رات کی طوفانی بارش میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا اور کام نہیں کر رہا تھا۔

"نہیں پر۔۔۔"

"پشمینہ کاکا آرہے ہیں۔"

ارسلان اپنی کشمیری ٹوپی کو سر پہ جماتے وارن کر گیا تھا تا کہ اسکا منہ بند کروادے وہ بھی باہر بیٹھا اسکی چپڑ چپڑ سن رہا تھا۔

زرلش دھونکنی پھینکتے خود ہی کمرے میں جا کے بند ہو گئی تھی جانتی تھی کاکا کو اسکا سامنے آنا پسند نہیں تھا جسکی خاص وجہ یہی تھی کہ اسکا پیدا ہونا انکے پیارگ بھائی کی موت کا سبب بنا تھا۔ لیکن گھر آتے ہی وہ پہلے اسکا ہی پوچھتے۔

وہ اداس سی اپنی گڑیا اور گڈا اٹھائے بیٹھی تھی اور پھر بچکانہ حرکت کرتے اپنے گڈے کے ماتھے پہ زنجبیل کا نام لکھا تھا۔

"شاید محبت تمہارے جیسی ہوتی ہے زنجبیل۔"

وہ تصور میں اس سے مخاطب ہوئی تھی وہ سولہ سالہ ہندسہ عبور کرتی لڑکی اس ڈگر پہ بساط بچھا رہی تھی جسکی راہ ہی پر خار تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنے ہم عمر بچوں سے زیادہ ایکٹو اور ذہین تھی اور زنجبیل سے دوستی کے بعد تو اسکے اعتماد میں کس قدر اضافہ ہو چکا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ بے جان سی بیٹھی اپنے سامنے کاغذ پہ لکھی تحریر پڑھ رہی تھی جب کسی نے اسکا کندھا ہلایا تھا۔وہ گاؤں کی سب سے زیادہ بزرگ خاتون سردار بیبی تھیں۔

"بیٹی دستخط کرو یہاں پہ۔"

مولوی صاحب کے کہنے پہ اس نے چور نگاہیں اس پہ جمائیں جو کب سے زمین کو ہی گھور رہا تھا اور اسکے برابر میں بیٹھا ارسلان کافی گھبرایا ہوا نظر آرہا تھا جس میں زنجبیل آفریدی کی سحر زدہ پرسنالیٹی کا ہاتھ تھا جو وہ اسکے برابر بیٹھتے کافی کنفیوژ سا تھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور اپنی قسمت کے پروانے پہ سائن کر دیے تھے ہر طرف سے مبارکباد کا شور اٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے نظر اٹھائے اس شخص کو دیکھنا چاہا جس سے اسکے نصیب کے دھاگے بندھے تھے' آیا وہ خوش بھی ہے کہ نہیں۔

فلک سے زمین کی چاہ رکھتا بھی ہے یا نہیں۔

Posted on Kitab Nagri

مگر اسکے سرد اور سپاٹ چہرے پہ نگاہ پڑتے اس نے پھر سے سر جھکا لیا تھا جانے وہ اسے کیا سزا دینے والا تھا وہ اکثر کہتا تھا اگر کچھ اسکی مرضی کے خلاف ہو جائے تو وہ سامنے والی کی موت بن جاتا ہے۔ کیا پتا وہ اسے ساتھ ہی نہ لے جائے سزا کے طور پہ؟

دل میں کئی اور اوہام سر اٹھانے لگے تھے۔

"اگر وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا تو یہ لوگ تو

مجھے مار دیں گے۔"

اس نے سہمی نگاہوں سے قاضی کاکا اور چھوٹے چچا کو دیکھا تھا جو ابھی بھی سامنے والے سے کسی بات کی بحث میں مبتلا تھے۔

جانے کیسے کر کے اس شخص نے سب کو منایا تھا جو کچھ دیر بعد وہ اسکی گاڑی میں بیٹھی انجانے سفر کو روانہ ہو چکی تھی ایک نئی منزلیں جنکا اس نے صرف ذکر سنا تھا پر تیعیش محل جنکی تصاویر دیکھی تھیں۔ ہنگاموں بھری زندگی جو پر سکون زندگی سے بڑھ کے حسین ہو گی؟ اور ہر پل ساتھ رہنے والا من پسند شخص چور نگاہوں سے اسے دیکھتے دل مطمئن ہوا تھا جو چاہا تھا پا جو لیا تھا۔

گاڑی مشکل اور دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہائی وے پہ آئی تو اس نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکا لیا تھا۔ وہ واقعی ایک نئی دنیا سر کرنے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

جانے زندگی کیسے کیسے کھیل، کھیل جاتی ہے کل تک اسکے پاس گھر تھا، بہن بھائی تھے اور آج صرف ایک شخص سے جڑنے کیلیئے وہ سب کچھ پیچھے چھوڑے جا رہی تھی۔

بتاؤ محبت کی آنکھیں کیسی ہیں؟

اسکی آنکھیں جھیل سیف الملوک جیسی ہیں۔۔

وہ جھیل آنکھوں میں ڈوبی تھی تو اس میں برا کیا تھا؟

اس نے من چاہے شخص کو پانے کیلیئے رسموں سے منہ موڑا تھا اس میں برا کیا تھا؟

ایک دنیا میں اس شخص کو رسوا کیے وہ سرخرو ہوئی تھی اس میں برا کیا تھا؟

وہ تو محبت کا پہلا استعارہ' اپنے والدین تک کو فراموش کر گئی تھی۔

اک محبت مل جائے تو ہم خود کو بادشاہ تصور کرتے ہیں جبکہ اک محبت نہ ملنے پہ ہم خود کو فقیر سے بھی بدتر سمجھ لیتے ہیں۔ محبت لفظ فقط ہے ہی کیا؟

م' میری

ح' حب

ب' بادشاہی

ت' تم سے تم تک

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

محبت اک ایسا تحفہ ہے جو اگر محرم کے روپ میں مل جائے تو معجزہ۔اس دنیا میں معجزے عام تو نہیں ہیں ناں ! پاک محبت بھی تو اک وحی ہے جو عام پہ نہیں بلکہ کسی خاص پہ نازل ہوتی ہے۔

محبت تو ظرف والا ہی کر سکتا اور نبھا سکتا ہے۔

محبت ایک ایسا لفظ اور عمل ہے۔جس کے پاس سے لفظ مفاد گزر بھی نہیں سکتا۔

محبت پانے کا نام نہیں ہے بلکہ محبت تو خود کو فنا کرنے کا نام ہے۔کسی کی ہنسی کے لیے اپنے آنسو چھپا کر دل سے راضی رہنے کا نام ہے۔

محبت ایسا نغمہ ہے جس کے دھن پہ آپ رقص کرتے ہیں۔

محبت تو ابتداء وانتہا ہے۔

محبت تو دعا ہے۔

محبت تو وفا ہے۔

محبت تو آسودگی کا جہان ہے

محبت تو فاتحِ عالم ہے۔

محبت تو اماوس کی رات میں چودھویں تاریخ کا چاند ہے۔

محبت تو دھوپ میں ٹھنڈی چھاؤں ہے۔

محبت دل تو نہیں مانگتی' البتہ دل کی مہار کی طلب ضرور کرتی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

محبت تو کبھی بھی اختیار نہیں مانگتی' البتہ اعتبار ضرور مانگتی ہے۔

محبت کبھی بھی آپ سے نیند نہیں چھیننے گی' البتہ خواب ضرور طلب کرے گی۔

محبت کبھی سوال طلب نہیں کرتی' البتہ محبوب کے سامنے جواب ضرور بنے گی۔

اگر محبت ہو تو' وہ کبھی آپ کا ساتھ نہیں مانگے گی' البتہ وہ آپکو کسی کا ہونے بھی نہیں دے گی۔ محبت الفاظ نہیں مانگے گی' البتہ عمل ضرور طلب کرے گی۔

اپنے اندر کی ہوتی کشمکش سے لڑتے وہ کب سو گئی پتا ہی نہیں چلا تھا پورے راستے میں دوبارہ بھولے سے بھی نگاہ اس پہ نہیں ڈالی تھی۔

اس نے گاڑی کو ریسٹ دینے کیلیئے بند کیا تھا جب اسکی نگاہ اس پری وش پہ پڑی تھی۔

وہ نیند میں محو اسکی ابتر حالت سے بے خبر مسکائی تھی جب سامنے موجود شخص کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو اٹھا تھا۔

"اٹھو یہ تمہارا گھر نہیں ہے جہاں تم چین کی نیند سو رہی ہو دوسروں کی نیندیں برباد کر کے۔"

اسکی دھاڑ پہ وہ سہمی سی آنکھیں کھول گئی تھی۔

کچھ دیر لگی تھی صورتحال کا اندازہ کرنے میں اس شخص کے سوا ہر منظر ہی اجنبی تھا اور پھر چند گھنٹوں کی کاروائی ذہن کے پردے پہ لہرائی تو ہر منظر آشنا تھا پر سامنے موجود شخص اجنبی بن چکا تھا وہ سر ہلاتی اٹھ بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کیا ہم تمہارے گھر پہنچ گئے ہیں؟"

زرلش کی آواز پہ اس نے سلگتی نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔

"تمہیں بہت شوق ہے میرے گھر جانے کا؟"

"سو تو ہے شادی کے بعد لڑکی ہمیشہ اپنے دلہا کے ساتھ ہی جاتی ہے۔"

زرلش کی مسکراہٹ نے سامنے والے کو جلا کے کوئلہ کیا تھا۔

"ہوں یہ شوق بھی اپنا کے دیکھ لو۔"

وہ ہنکارا بھرتے اسے بازو سے پکڑے نیچے دھکیل گیا تھا۔

"اگر میں تمہیں اس پہاڑی سے نیچے دھکا دے دوں پھر؟"

اسکی آنکھوں میں جمی سرد مہری نے ایک لمحے کو زرلش کو سہمایا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ نڈر بنی تھی۔

"پہاڑوں کی بیٹی ہوں مرنے سے ڈر نہیں لگتا۔"

اسکا انداز ہمیشہ کی طرح نڈر اور بے باک تھا۔

"چلو پھر تیار ہو جاؤ پہاڑوں کی بیٹی ہمیشہ کیلیئے پہاڑوں میں کھو جانے کیلیئے۔"

اس نے غصے سے کہتے اگلے ہی لمحے اسے دھکا دیا تھا جب اسکا پاؤں پھسلا تھا اس سے پہلے کے وہ گرتے ہوئے کئی فٹ گہری کھائی کا لقمہ اجل بنتی اس شخص نے اسے واپس کھینچا تھا جو اسکے سینے سے لگتے سہمی سہمی سی کانپ اٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے مضبوطی سے اسکی شرٹ کے کالر تھامے ہوئے تھے۔

"پہاڑوں کی بیٹی ڈر گئی اپنے حقیقی مسکن سے؟"

شاید اسے زرلش کو ڈرا کے سکون ملا تھا۔

"تم، تم بہت برے ہو۔"

"سن کے اچھا لگا اور تمہاری قسمت کے اب تمہیں اس برے شخص کے ساتھ پوری زندگی گزارنی ہے اگر تم چاہوں تو بیچ راستے میں منزل ادھوری چھوڑ سکتی ہو تا کہ میری بھی زندگی آسان ہو اور آگے سے کسی کا بوجھ نا اٹھانا پڑے۔"

وہ اسے آزادی کا پروانہ تھمار رہا تھا لیکن زرلش کو آزادی نہیں وہ شخص چاہیئے تھا۔

"بیچ راہ سے بھاگنے والے بزدل ہوتے ہیں، مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے ہر حال میں مجھے تمہیں جیتنا ہے۔"

Kitab Nagri

نیلی آنکھوں کا جنون مقابل کو ایک لمحے کو دنیا سے غافل کر گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"تم مجھے کبھی نہیں پا سکو گی زرلش خان اگر تم اس نکاح کو میرے پاؤں کی بیڑیاں سمجھ رہی ہو تو تم غلط ہو۔"

وہ اسے چیلنج کر رہا تھا اپنے سے چھوٹی لڑکی کو چیلنج کرتا وہ بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"تم بتاؤ محبت کیسی ہے؟ جو میرے محبوب کو میرا نہیں کر سکتی؟"

Posted on Kitab Nagri

زرلش کا معصوم ذہن وہیں کہیں پتھروں پہ اٹکی محبت کے گرد گھوم رہا تھا تبھی سوال داغا تھا۔

"محبت زندگی کے امتحان جیسی ہے، سورج کی تپش سے مرجھاتے پیڑوں جیسی ہے، فضا میں پھیلی آلودگی سے سانس بند کرنے جیسی ہے۔بتاؤ سہل کرلوگی تم محبت کے درد جو صحرا کی اٹھتی گرم ریت جیسی ہے جو آنکھوں میں پڑتے زخم دیتی ہے 'راستے کی یکسوئی چھین لیتی ہے ننگے سرپاؤں سسی اور پنوں کو صحرا میں بھٹکا کے لذت لینے جیسی ہے۔"

اسے دونوں شانوں سے تھامے زور سے جھنجوڑتے گہری نیند سے جگانے کی تگ ودو کی تھی۔

زرلش اسکی چٹانوں جیسی پتھریلی آواز پہ سہمی تھی۔اسکے نرم وجود میں دھنستی وہ انگلیاں اسے تکلیف دے رہی تھیں۔

"لیکن میری محبت تم جیسی ہے۔"

زرلش بضد تھی اپنا آپ منوانے کیلئے۔

"محبت محبوب کو رسوائی نہیں دیتی ہے۔"

وہ اسکی نیلی آنکھوں میں درج تحریر کو مٹانا چاہتا تھا جو اپنی بے وقوفیوں کی لپیٹ میں اسے بھی لے چکی تھی۔

"مجھے تمہیں اپنا بنانا تھا میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔"

زرلش نے بے بسی سے اپنی مجبوری کی داستان سنائی یا صفائی دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"زخم دے کے مسیحا گروں کی صف میں شامل ہونے والے لوگ محبت کے دعویدار نہیں ہو سکتے تم کیا جانوں محبت کیسی ہے؟"

اسکی برداشت کی حد ختم ہوئی تھی۔

"من در عشقم زنجبیل"

وہ سسکتے ہوئے اسکے سینے پہ سر ٹکا گئی تھی مقابل کے سینے پہ اسکی ناگن زلفوں کے ساتھ ہی جیسے سانپ لوٹنے لگے تھے تبھی اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

زرلش کا جواب اسکی نسوں میں زہر بننے لگا تھا۔ ماتھا مسلتے اس نے زور سے گاڑی پہ دوسرا ہاتھ مارا تھا۔

زرلش کی آنکھوں میں رم جھم ساون برسنا شروع ہوا تھا۔

کچھ دیر آنکھیں بند کیے اس نے گہرے گہرے سانس بھرتے خود کو انسانیت کا پاٹ پڑھایا تھا۔

کسی کیلئے من پسند تو کسی کیلئے ان چاہا سفر پھر سے شروع ہوا تھا رات گئے وہ منزل پہ پہنچے تھے جب سامنے بیٹھی اسکی ماں نے اس چھوٹی لڑکی کی حثیت پہ سوال اٹھایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کون ہے بیٹا؟"

قندھاری سیبوں جیسے لال رخسار لیے، نیلی آنکھوں، چنی سی ناک تلے محرابی ہونٹ جسکے خم کو دبائے وہ حیران سی اس لگژری ہاؤس کو دیکھ رہی تھی جو تصاویر سے بھی زیادہ حسین تھا بلکل شہزادوں کی کہانیوں جیسا محل تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"نوکرانی۔"

ایک لفظ کہتے وہ آگے بڑھ گیا تھا جبکہ زرلش سناٹوں کی زد میں ٹھہری تھی یہ کیا کہہ کے گیا تھا وہ اسکی ماں کو بتانا چاہتی تھی پر زبان گنگ سی تھی۔

"اوہ میں نے ہی اسے کہا تھا کہ مجھے کسی ملازمہ کا بندوبست کر دے جو میرے چھوٹے چھوٹے کام کر دیا کرے پر یہ نہیں کہا تھا کہ اتنی چھوٹی ملازمہ پکڑ کے لے آؤ جو ہمیں ہی سنبھالنی پڑ جائے۔"

زہرہ خاتون نے تنقیدی نظروں سے اسکا جائزہ لیا تھا مستقل معذوری کی وجہ سے وہ کافی حد تک چڑچڑے پن کا شکار تھیں۔ مگر آج بھی انہیں ہر چیز ہم مزاج چاہیئے تھی۔

زری کو لگا رہا تھا جیسے کسے نے اسے کھینچ کے تپتے صحرا میں لا کھڑا کیا تھا اسکی آنکھیں درد سے بھیگی تھیں۔

محبت دھوپ میں جلتے ننگے پاؤں جیسی ہے۔

زرلش نے بے یقین نگاہ اسطرف ڈالی تھی جہاں سے وہ گم ہو گیا تھا۔

تو کیا واقعی وہ اسے یہی حثیت دینے والا تھا؟

"منشی بابا، منشی بابا۔"

زہرہ کی آواز اسے شعور کی دنیا میں لائی تھی۔

"جی بیگم صاحبہ؟"

Posted on Kitab Nagri

تبھی ادھیڑ عمر شخص ہانپتا، کانپتا وہاں پہنچا تھا۔

"اس بچی کو۔۔ آں۔۔ کیا نام ہے تمہارا؟"

زہرہ خاتون کو یاد آیا کہ اسکا نام تو پوچھا نہیں تھا۔

"زز۔۔زری۔۔" آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹکا تھا۔

"اس کو سرونٹ کواٹر میں اختر کے ہاں ٹھہرادو اور اسکی بیوی کو کہو اسے سب کچھ سمجھا دے گی کیسے اس گھر میں رہنا اور کام کرنا ہے۔"

زہرہ نے منشی بابا کو انسٹرکشنز دیں تو وہ جی حضوری میں سر ہلائے اسکے بیگ کے طور پہ استعمال کیا جانے والا صندوقچہ اٹھانے لگا تھا جب وہ ایزی سے سوٹ میں م واپس آیا تھا۔ زرلش نے آنکھ اٹھائے وائٹ کرتے پاجامے میں ملبوس آستین کے بازو فولڈ کیے گیلے بالوں میں ہاتھ چلاتے زنجبیل کو دیکھا تھا۔

"منشی بابا اسے انیکسی کی راہ دکھا دیں یہ سرونٹ کواٹر میں نہیں رہے گی ماما کو کبھی بھی اسکی ضرورت پڑ سکتی ہے کواٹرز زیادہ دور پڑے گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کف لنکس کو صحیح کرتے وہ زہرہ کے پاس بیٹھا تھا۔ زری نے چور نگاہوں سے ایک بار پھر اسے ماں کے پہلو میں بیٹھے دیکھا۔

"مگر بیٹا انیکسی میں اکیلے کیسے بھلا رہے گی یہ؟ اور وہ تو مہمانوں کیلئے مخصوص ہے نا۔ کچھ دنوں میں تمہاری شادی کے فنکشن شروع ہو جائیں گے سب کیلئے جگہ کم پڑے گی گھر میں؟"

Posted on Kitab Nagri

زہرہ الجھی تھیں۔

زنجبیل کی شادی؟زری کا دل بیٹھا تھا۔

"رہ لے گی مام کیا آپ ایک سرونٹ کو لے کے میرے سے بحث کریں گی اب وہ بھی ایک ملازمہ کی خاطر؟لیکن فلحال مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے اس ٹاپک کو یہی ختم کردیں۔کچھ بنوایا نہیں آپ نے اسپیشل سا؟"

وہ انکے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے بولا تو زہرہ نے اثبات میں سر ہلاتے اسکا سر پیار سے سہلایا تھا۔

اس نے زرا کی زرا نگاہ اٹھاتے اسے دیکھا جو کسی صدماتی کیفیت میں مبتلا تھی مقابل نے اگنور کرنے کی حد کی تھی جیسے وہ وہاں تھی ہی نہیں یا اس سے کچھ آشنائی کی رمز نہیں تھی۔

"کیسا رہا سفر ابھی کتنا پروجیکٹ رہتا ہے۔"

زہرہ نے اسکے سر میں اپنی نرماہٹ لیے انگلیاں پھیرتے پوچھا تو زرلش نے نم آنکھوں سے ماں بیٹے کی محبت کا یہ نظارہ دیکھا تھا اور منشی بابا کے اشارہ کرنے پہ سر جھکائے انکے پیچھے چلتی گئی تھی۔

"مکمل ہو گیا ہے بس باقی یہاں کا سیٹ اپ رہتا ہے۔"

"کیا یہ لڑکی وہاں سے لائے ہو؟"

زہرہ کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی شاید انہیں زرلش کا بے حد حسین ہونا ان سکیور کر رہا تھا۔

"جی مما یتیم ہے آسرا ہو جائے گا اور آپکو بھی ضرورت تھی نا؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ جتنا اس ٹاپک سے بچنا چاہ رہا تھا مما اسے اسی طرف لے آتی تھیں۔

"ہاں ایک بار ژالے اس گھر میں آجائے میری آدھی پریشانیاں زائل ہو جائیں۔"

زہرہ کے تفکر بھری آواز اور اسکی فیانسی ژالے کے ذکر پہ اسکے لب بھینچے تھے۔

"مما میں صبح دیر تک ریسٹ کرونگا پلیز کسی کو میرے روم میں نا بھیجئے گا۔"

زنجبیل کی بات پہ انہوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا بیٹے کی عادتوں سے آگاہ جو تھیں۔

"پر ژالے کو کیسے روکوں گی اسے تو خبر ملے گی تو وہ فوراً یہاں چلی آئی گی جھلی سی۔"

زہرہ نے شوخ نظروں سے چھیڑا تھا مگر مقابل نے کوئی ریکشن نہیں دیا تھا۔

وہ زہرہ کو انکے کمرے میں چھوڑتے اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

ایک لمبے سفر کی تھکان بھرپور نیند سے اترنی تھی۔اسکی فیملی چند لوگوں پہ مشتمل تھی زہرہ آفریدی اور دستگیر آفریدی دو ہی بہن بھائی تھے جبکہ انکا کزن سرکل کافی وسیع تھا۔

اسکے ماں باپ کے کار ایکسڈینٹ میں ماں نے اپنے حصے میں شوہر سے ابدی جدائی کے ساتھ ساتھ معذوری بھی لکھوائی تھی جبکہ ماموں کے ساتھ اور ژالے نے اسے سنبھلنے میں آسرا دیا تھا۔

دستگیر اور زہرہ نے بچوں کی دوستی اور آپسی پیار کو دیکھتے انہیں ایک ہی بندھن میں باندھنے کا فیصلہ کیا تھا اور انکیلئے منگنی کی چھوٹی سی تقریب بھگتائی پر شادی کے سلسلے میں آجکل گھر میں تیاریاں چل رہی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

تھیں اور زہرہ کی فرمائش زرلش کی صورت پوری ہونے لگی تھی کہ انہیں ہر وقت ایک ملازمہ کی ضرورت تھی گھر کی مستقل ملازمہ زرینہ کے سر بہت سے کام تھے۔

اس نے آنکھیں موندیں تو نیلی آنکھیں چھم سے شکایت کرتی نظر آئیں۔

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

جاڑے کے زرد پتوں جیسی ہے۔

کسی کروٹ چین نہ ملا تو وہ باہر نکل آیا تھا۔

لان میں بکھری پورے چاند کی روشنی اور اسٹریٹ لائٹ کی پیلی روشنی نے متاثر کن منظر برپا کیا ہوا تھا۔

وہ سلیپر ایک طرف اتارتے ننگے پاؤں ہی لان کی نرم گھاس پہ چلنے لگا تھا۔

اسکی زندگی میں اچانک در آنے والی تبدیلی پہ وہ کافی اپ سیٹ تھا۔پر سوچ نگاہیں انیکسی پہ ہی جمی تھیں۔اسکا خیال آتے ہی لب سختی سے بھینچے اندر کی جانب بڑھنے لگا تھا مگر بیچ راہ رک سا گیا تھا وہ اسے کیا کہے گا؟اور پھر کچھ سوچ کے اس نے انیکسی کی طرف قدم بڑھا دیے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

اتنا آسان کہاں تھا کسی کو اپنے نام سے منسوب کر کے لانا اور پھر اس سے بلکل انجان ہو جانا' نکاح کے دو بول آسمانی صحیفوں جیسی طاقت رکھتے تھے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

انیکسی میں داخل ہوتے ہی اس نے وہاں کا جائزہ لیا تو وہ ویسے ہی پر تعیش تھی جیسے گھر کا باقی حصہ تھا۔

" آپ یہاں رہو بیٹی میں کسی سے کہہ کے کھانا بھجواتا ہوں۔"

منشی بابا نے سر تا پیر اسکا جائزہ لیتے اسے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

" مجھے بھوک نہیں ہے بابا بس مجھے سونا ہے۔"

زنجبیل کی دیکھا دیکھی اس نے بھی انہیں منشی بابا کہا تھا جو قاضی کاکا کی عمر کے تھے وہ بھیڑ پسند کرنے والی لڑکی آج پہلی بار تنہائی چاہتی تھی زرلش کے کہنے پہ وہ خاموشی سے چلے گئے تھے جبکہ وہ پھر سے گھر کا جائزہ لینے لگی تھی۔

گول دیواروں والے دو کمرے اور ٹی۔وی لاؤنج کے ساتھ ہی ایک کچن تھا جبکہ ایک دروازہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب سے کھل رہا تھا اور دوسرا باہر روڈ کی طرف۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ گہری سانس بھرتی اپنے لیے ایک کمرہ مختص کیے بستر پہ گری تھی۔ پلکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کے موتی بکھر رہے تھے۔

بتاؤ محبت کی آنکھیں کیسی ہیں؟

قلعے میں قید جھیل جیسی ہیں۔

آنکھیں ابر بنی تھیں تو دل میں قید ناتمام حسرتوں کو بھی آنسوؤں کا سہارا ملا تھا۔

پچھتاوؤں کی بھٹی میں جلنے کا وقت ہو چکا تھا شاید لیکن اسے جاں کی بازی لگائے اس شخص کو جیتنا تھا سو وہ ہر حال میں خوش تھی۔

زنجبیل کی یاد آئی تو ساتھ میں ابھی کچھ دیر پہلے کا اسکا بے پرواہ اجنبی انداز بھی یاد آیا تھا۔

ظالم تھا وہ اور ظلم کی عادت بھی بہت تھی

مجبور تھے ہم اس سے محبت بھی بہت تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کھٹکے کی آواز پہ وہ چونکتے ہوئے سیدھی ہو بیٹھی تھی سامنے سے آتے شخص پہ نگاہ پڑتے بیک وقت کئی کیفیات کا شکار ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میرے خیال سے تمہیں اپنی حثیت پتا چل گئی ہو گی اور سنو بھول کے بھی ژالے کے سامنے مت آنا اپنی بے وقوفی میں 'میں اسکے سامنے تمہیں اپنی دوست بتا چکا ہوں اور میں فلحال کوئی اور نئی مصیبت نہیں چاہتا ہوں میں اگر اس نے مما کو کچھ بتا دیا کم از کم میرے دوست نوکروں کی حثیت سے میرے گھر نہیں رہ سکتے۔"

زرلش خاموش نظروں سے اسکے دیکھنے لگی تھی جو رات کے اس پہر اس سے لڑنے چلا آیا تھا۔وہ دوست تھی اور اب نہیں رہی اب کے عہدہ خاص تھا پر وہ مانے تو۔

"جی ٹھیک۔"

وہ اسے جواب دیتے وہ پیچھے مڑی تھی جب وہ اسے شعلہ بار نگاہوں سے دیکھتے اسکی کلائی تھامے اپنے سامنے کر گیا وہ کسی ایسی صورتحال کیلئے تیار نہیں تھی تبھی ایک جھٹکا لگتے اسکے قریب ہوئی تھی۔

اسکے لگائے فریش پرفیوم کی خوشبو نتھنوں میں گھستی حواسوں پہ سوار ہونے لگی تھی۔وہ مہک جو ہمیشہ فاصلے سے اٹھتی تھی آج بہت پاس مدہوش کر رہی تھی۔

"مت بھولو زرلش خان کہ اب تم میرے حالوں پہ ہو۔"

سیاہ آنکھوں میں حد درجہ رعونت تھی۔

"اس حال کو میں نے اپنی من مرضی سے چاہا ہے تمہاری داسی بننے کیلئے تو اس حد تک چلی آئی ہوں۔تم نا بھی سناؤ تو میں بخوشی تمہارے حال پہ جینے مرنے کیلئے راضی ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

حد درجہ اعتماد کے ساتھ بولتی اسکی نیلی آنکھیں زنجبیل آفریدی کو ڈسٹرب کرنے لگی تھیں۔

"تم جانتی بھی ہو کہ کہاں آگئی ہو اپنی بے لگام خواہشوں کے پیچھے بھاگتے ہوئے؟"

وہ سرد مہری سے کہتے اسے پیچھے جھٹک گیا زرلش خاموش رہی تھی۔

"آئندہ میرے سامنے مت آنا نفرت ہو گئی ہے مجھے تمہاری شکل سے بھی میں نے کیا سمجھا تھا تمہیں اور کیا نکلی تم ریسٹلس۔"

وہ قہر برساتی آنکھوں سے اسے دیکھتے وہاں سے نکلتا گیا تھا۔

زرلش کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ کا بسیرا ہوا تھا۔

"آزماؤ زنجبیل آفریدی یہ حق میں نے ہی تمہیں دیا ہے مجال ہے جو کبھی زرلش خان کے لبوں پہ حرف شکایت آئے۔"

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

"ژالے صرف ایک بار میری بات سن لو۔"

اوزکان حیدر آج پھر اسکے راستے میں حائل ہوا تھا۔

"کیا سنوں میں؟ وہیں تمہارے عشق کی داستان بلا بلا۔۔۔ یو نو واٹ اگر زنجبیل آفریدی کو پتا چل جائے کہ تم اسکی ہونے والی بیوی پہ ڈورے ڈال رہو ہو تو پتا ہے کیا ہو گا؟"

ژالے آفریدی نے ایک ادا سے بال جھٹکتے ہوئے کہا تھا۔

"زیادہ سے زیادہ مار دے گا، غلامی عشق میں موت بھی قبول ہے یہ دکھ تو نہیں ہو گا کہ میری محبت کسی اور کی محبت کا دم بھرتی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

گھمبیر لہجے میں کہتا نچلے ہونٹ کا کونا دانتوں میں دبائے وہ منہم کی طرف جھکا تھا جب اس نے اوزکان کو پیچھے دھکیلا تھا۔

"حد ہے اوزکان تمہیں شرم تو نہیں آتی وہ دوست ہے تمہارا اور اسکے حق پہ۔۔۔"

"وہ صرف منگتیر ہے تمہارا اور وہ بھی جب تک اوزکان حیدر خاموش ہے تب تک جانتی ہو وہ عورت ذات کے کردار کو لے کے کتنا کچی ہے صرف ایک بات۔۔۔ صرف۔۔۔ایک بات اسکے دل میں ڈالنے کی دیر ہے بنا چنگاری کے ہی یہ باتوں کا رشتہ جل کے خاکستر ہو جائے گا۔"

اوزکان حیدر کی باتوں نے اسکی آنکھوں میں خوف بھرا تھا۔اکثر تو وہ اسکی باتیں سنجیدہ لیتی نہیں تھی پر کبھی کبھی اس سے خوف بھی محسوس ہوتا تھا۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔"

وہ دست گریبان ہوئی تھی جب اوزکان نے اسکے ہاتھوں پہ اپنے لب رکھے تھے اور پھر اپنی مضبوط آہنی گرفت میں اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

"کسی بھی بھول میں مت رہنا میڈم'میں ایسا ہی کرونگا ژالے آفریدی تمہیں پانے کی خاطر میں آخری حد تک جاؤنگا' کیونکہ میری پہلی چاہت تم ہی ہو اب میں انجلی کی طرح دیواروں سے سر ٹکراتے روتے ہوئے پوری عمر تو نہیں گزار سکتا'میرا پہلا پیار ادھورا رہ گیا اف۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اسکی آنکھوں میں درج جنونیت دیکھ کر ژالے ذرا کے ذرا سہمی تھی مگر وہیں فلمی انداز دیکھتے ہوئے اسکا دل چاہ رہا تھا دو تھپڑ جڑ دے اسے۔

شاید کہ وہ یہ سب اسے زچ کرنے کو بولتا تھا۔اوذکان حیدر کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتا۔

"ارے اوذکان بیٹا تم کب پاکستان آئے؟"فاطمہ کی پرجوش آواز پہ وہ انکی طرف مڑا تھا۔

"بس ابھی آیا ہوں آنٹی ژالے نے روک لیا تھا اسکی باتیں ہی ختم نہیں ہوتیں'کچھ دن دور کیا رہا اس نے بہت مس کیا ہے مجھے۔"

اوذکان کی بات پہ اسے جھٹکا لگا تھا بھلا اس نے کب روکا تھا اسے؟اور اوذکان حیدر کو تو وہ بھولے سے بھی کبھی مس نہ کرتی۔

"یہ تو بس ایسے ہی باتیں کھانے کی شوقین ہے ژالے کچھ چائے پانی پوچھا ہے یا پھر ایسے ہی کھڑا کیا ہوا ہے اوذکان کو؟"

فاطمہ کے اعتراض پہ اسکا سر نفی میں ہلا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زہر نہ پوچھ لوں۔۔۔"وہ چڑ کھائے بولی۔فاطمہ نے اسے گھورا تھا جو انہیں اوذی کے سامنے شرمندہ کر رہی تھی۔

"ارے نہیں آنٹی اس تکلف کی بھلا کیا ضرورت ہے میں نے سنا ہے زنجبیل آگیا ہے اس سے ہی ملنے جارہا تھا تو ژالے نے کہا ہے وہ بھی ساتھ چلے گی،کیوں ژالے چلیں؟"

Posted on Kitab Nagri

اوذکان کی بات پہ وہ مٹھیاں بھینچ کے رہ گئی تھی کتنا بڑا ڈرامہ تھا وہ شخص۔ جبکہ فاطمہ من صدق اسکی بات پہ یقین کرتے خوشی سے ان دونوں کو رخصت کرنے لگی تھیں۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ اسے کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

کچھ سفر خاموشی سے کٹا تھا جب بیچ راستے گاڑی روکتے وہ اسکی طرف متوجہ ہوا جو اسے مکمل اگنور کر رہی تھی۔

"سنو کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟"

اوذکان کی بات پہ ژالے کو اسکی ذہنی حالت پہ شبہ ہونے لگا تھا۔

"تم پاگل واگل ہو چکے ہو اور کچھ نہیں اوذی ترس آرہا ہے مجھے تم پہ۔۔ مطلب کے تم کچھ بھی سوچ لیتے ہو خود سے بنا رشتوں کو ویلیو دیے۔"

وہ غصے سے تلملاتی رخ پھیر گئی تھی جبکہ وہ زیرلب مسکرایا تھا۔

"منگنیاں ٹوٹ بھی جاتی ہوتیں اور کیا یہ میرا حوصلہ نہیں کہ اپنی محبوبہ کو اپنے رقیب سے ملوانے لے کے جارہا ہوں بیشک وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے لیکن رقابت کا عہدہ اس وقت عروج پہ ہے؟"

اوذکان نے بیچارگی بھرے انداز میں کہا تو وہ شاکڈ ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ان بلیو بیل پرسن یو آر اوذکان حیدر یو شڈ کنسرن ود سائیکاٹرسٹ فار یور مینٹل ہیلتھ 'کیا تم پاکستان صرف مجھے ٹارچر کرنے کیلئے آئے ہو تو برائے مہربانی واپس چلے جاؤ ہم تمہارے بغیر بھی سکون سے ہیں۔"

اس نے کھڑکی سے باہر جھانکتے اوذکان کو مخصلانہ مشورہ دیا تھا۔

"کوئی شک نہیں ژالے آفریدی آپ نے اوذکان حیدر کو اپنا بیمار کیا ہے ویسے فری کے مشورے کی کوئی اوقات نہیں ہے آج کل پھر بھی تھینکس میں جانتا ہوں تم مجھے لے کے کتنی کنسرنڈ اور فکر مند ہو۔"

وہ طنز کرتا پھر سے گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ مطلب کہ ڈھٹائی ہی ڈھٹائی۔ وہ سامنے راستوں پہ نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔

جب وہ چونکی تھی گاڑی زنجبیل کے گھر جانے والے راستے سے ہٹ چکی تھی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

وہ سرد انداز میں بولی تھی۔

"سرپرائز دینے کو دل چاہ رہا ہے ژالے جان یہ تو وہیں چل کے پتا چلے گا تمہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اشاراتی کس کا پوز دیتے شرارت سے ایک آنکھ دباتے کمینگی کی حدیں چھوتا وہ اسے سرتا پیر سلگا گیا تھا ژالے پاؤں پٹختی اس سے رخ موڑتے باہر کے مناظر پہ نظریں جما گئی تھی جس نے ایک کیفے کے سامنے گاڑی روکی تھی۔

"تمہارے ساتھ گزارا میرا ہر لمحہ ہی قیمتی ہے ژالے جان میں بھلا کیوں زنجبیل کے پاس جا کے اپنا ضبط آزماؤں؟"

وہ اسکی جانب جھکتے ہوئے کہہ رہا تھا اور گاڑی سے نکلتے آرڈر پلیس کیا تھا۔

"دماغ کو ٹھنڈا کرو فل آن ریلیکس۔"

ذو معنی انداز میں کہتے آئسکریم کا کپ اسکی جانب بڑھایا تھا جب ژالے نے بنا کسی کی پرواہ کیے وہ باہر پھینک دیا۔

"شاید تم میری بات بھول چکی ہو ژالے جان چلو خیر ہے آگے جا کے ہمیں بہت کچھ شیئر کرنا ہے تو کیوں نا آغاز اس آئسکریم سے کریں۔"

اس نے بھرپور انداز میں ژالے کا دل جلایا تھا۔

"بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں آپ اوذکان حیدر۔"

وہ پھنکاری تو اوذکان کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہ لڑائی میں ہمیشہ اسے کچھ زیادہ عزت سے نواز دیتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ تو وقت ہی بتائے گا جان اوذکان کون کتنی غلط فہمیوں کا شکار ہے بہت جلد تم اوذکان حیدر سے اعتراف محبت کرنے والی ہو یہ میرا دعوی ہے۔"

بھرپور انداز میں جتاتے وہ گاڑی آگے بڑھا گیا تھا اور پھر اسے ہزار اختلاف کے باوجود بھی زنجبیل کے دروازے پہ چھوڑتے گاڑی واپس بھگا لے گیا۔

وہ اسکی حرکتوں کو سوچتے کڑھنے لگی تھی۔

جب لان میں دھوپ سیکتے وجود پہ نظر پڑی تو وہ ٹھٹکی تھی وہ اسے کوئی چھوٹی سی اداس شہزادی لگ رہی تھی جو بھٹک کے یہاں آنکلی تھی سرسبز لان میں بیٹھی گھٹنوں کو آپس میں ملائے ان پہ ٹھوڑی جمائے خلا میں نظریں گاڑے کچھ ڈھونڈتی بھولی بھالی سی لڑکی جسکے لمبے سیاہ رنگ بال چوٹی کی مانند ایک طرف کو پڑے تھے یہاں تو کسی لڑکی کا وجود نہیں تھا پہلے کبھی اور اپنی فیملی میں اتنی ٹیپکل لڑکی کہاں تھی۔

"سنو ! کون ہو تم؟"

ایک مدھر آواز پہ وہ چونکتے ہوئے پلٹی تھی اپنے سامنے ٹھہری لڑکی کو دیکھتے وہ ایک دم کھڑی ہوئی تو گود میں بھرے جسمین کے پھول زمین بوس ہوئے تھے۔

سکن کلرڈ جینز پر ریڈ ٹاپ پہنے برائے نام کے اسکارف کو گلے سے لپیٹے ہوئے وہ لڑکی جسکے سفید پاؤں ریڈ اسٹرپس والے جوتے سے جھانکتے اس حسین لڑکی کی خوبصورتی کو مزید نمایاں کر رہے تھے زرلش کیلئے وہ قطعاً اجنبی نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

بتاؤ محبت کیسی ہوتی ہے؟

محبت پھولوں کے جیسی ہوتی ہے۔

"اوہ سوری میں نے شاید تمہیں ڈرا دیا۔"

وہ آگے بڑھتی اس چھوٹی لڑکی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اپنی شرمندگی ظاہر کرنے لگی تھی۔اس نے شاید اسے کہیں دیکھا تھا پر کہاں کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔

زرلش دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

وہ جان سکتی تھی کہ آنے والی کون ہے جو مکمل استحقاق سے یہاں آئی تھی۔

"ژالے"

بھاری دل آویز آواز پہ وہ دونوں ہی چونکی تھیں۔

"زنجبیل واٹ آ سرپرائز بتایا ہی نہیں اچانک آگئے تم مجھے صبح ہی مما نے بتایا تو میں رہ ہی نہیں سکی اور آگئی۔"

وہ زرلش کو بھلائے تیزی سے اسکی طرف بڑھی تھی اور اسکے ساتھ لگتے گویا اپنی بے قراریوں کی داستان سنائی تھی۔زنجبیل آفریدی کے قریب جاتی لڑکی زرلش کی سانسیں روک گئی تھی۔

"آئی مسڈ یو آلوٹ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ شنگرفی لب اسکے کانوں کے قریب لائے سرگوشی میں بولی تھی جب زنجبیل کی نگاہ سامنے موجود زرلش کے بے جان چہرے سے ہوتے اسکے پاؤں کے قریب پڑے جسمین کے پھولوں پہ پڑی تھی۔

بتاؤ محبت کیسی ہوتی ہے؟

محبت کانٹوں جیسی ہے۔

"زنجبیل کہاں کھو گئے ہو؟"

ژالے نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے متوجہ کیا تو وہ چونکتے ہوئے اسکی طرف دیکھنے لگا تھا۔ ہلکے سے اسکے سر پہ چپت لگائی اور اسے لیے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

زرلش کی آنکھیں اپنی ذات کے بے توجہی پہ بھرائی تھیں وہ ان پھولوں کو روندتی تیزی سے انیکسی کی طرف بڑھی تھی۔

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

کتاب کے اوراق پہ مسلی کلیوں جیسی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہارے لیے یہ جاننا ضروری ہے زرلش کہ تم زبردستی کسی کی زندگی میں اپنا مقام نہیں بنا سکتی ہو' تم اس دنیا کی باسی نہیں ہو تمہیں یہاں سے جانا ہی ہو گا۔"

وہ مضبوط چال چلتے ژالے کو اپنے بازو کے گھیرے میں لیے اندر کی جانب بڑھ چکا تھا جبکہ دماغ اور دل وہیں کہیں مسلی کلیوں میں اٹکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ لڑکی کون تھی زنجبیل ایسا لگتا ہے میں نے پہلے کہیں اسے دیکھا ہے پر پہچان نہیں پارہی ہوں۔"

ژالے کے بات پہ زنجبیل نے ہلکے سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں تم نہیں جانتی ہوگی مما نے رکھی ہے ہاؤس میڈ۔۔۔اندر چلیں اب؟"

زنجبیل کا انداز پہلے سے بھی کہیں زیادہ سنجیدہ تھا۔

"محبت ہر کسی سے نہیں مل لیتی، پہلے وہ درد دیتی ہے، ہجر کا روگ دیتی ہے جب آپ اس سے ملنے کے قابل ہو جائیں وہ تب آپ سے ملتی ہے۔"

زرلش نے انیکسی کی کھڑکی کا پردہ ہٹائے یہ دل شکن منظر دیکھا تھا کہ اسکا محبوب شخص کسی اور کی بانہوں میں تھا۔

جانے اسکی قسمت میں کونسا درد آیا تھا اپنے شوہر کا بٹوارہ دیکھنے سے فرق نہ بھی پڑتا پر اپنے محبوب پہ کسی عورت کا سائیہ برداشت نہیں ہو رہا تھا چاہے وہ اس سے پہلے ہی کیوں نہیں زنجبیل کی زندگی میں تھی۔

بتاؤ محبت کا رنگ کیسا ہے؟

اسکا بے رنگ آنسوؤں جیسا ہے۔

❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"سنو ! شہری بابو۔"

وہ کانوں میں پینسل اڑسائے مگن سا نقشہ پھیلائے بیٹھا تھا اور کہیں چیزوں پہ ڈاٹ لگا دیتا'جینز شرٹ میں اونی سویٹر جو ہائی نیک طرز کا تھا اس پہ سیاہ بالوں کو ترتیب سے سجائے وہ کسی سلطنت کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا جب وہ چھوٹی سی لڑکی اسکی کشش میں کھینچتی آج پھر چلی آئی تھی۔

"بتاؤ ! پہاڑی لڑکی۔"

اسے دیکھتے بشاشت کا احساس ہوا تھا اب یقیناً اگلہ پورا گھنٹہ وہ اس لڑکی کے ساتھ رہتے ہوئے اپنا کام پس پشت ڈالنے والا تھا۔

"کیا شہر کے سب لوگوں کی آنکھیں تمہارے جیسی ہوتی ہیں گہری سی؟"

وہ زنجبیل کی سیاہ آنکھوں کو دیکھتے بولی تھی۔

"یہ سوال کس نے پوچھا ہے پشمینہ نے یا تمہارے دماغ کی اختراع ہے۔"

وہ نقشہ سمیٹ رہا تھا جب زرلش نے اسکے کاغذ پہ اپنے گلابی ہاتھ جمائے۔

"رکو مجھے دیکھنا ہے تم کیا بناتے رہتے ہو؟"

اسکا سوال پیچھے کہیں رہ گیا تھا۔

زنجبیل نے نقشہ کھول کے اسکے سامنے رکھ دیا تھا۔

"یہ کیا ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ آڑھی ترچھی لکیروں کو دیکھتے بولی۔

"یہ اس ڈیم کا نقشہ ہے جو میری نگرانی میں بن رہا خیر تم بتاؤ کیا بھیجا ہے تمہاری پشمینہ نے آج؟"

وہ للچائی ہوئی نظروں سے ٹفن دیکھتے بولا تو زرلش نے وہ ٹفن اپنے پیچھے چھپا لیا۔

"پہلے تم میری بھی تصویر بناؤ۔"

اسکی فرمائش پہ زنجبیل کی ہنسی چھوٹی تھی۔

"کیا سچ میں؟ تمہیں لگتا ہے میں آرٹسٹ ہوں، ارے بابو یہ تو ہماری فیلڈ کا ورک ہے اسلیئے میں بناتا ہوں اور تم تو ہو ہی اتنی ڈارلنگ بنا تصویر کے ہی ایک تصویر جیسی ہو ہر طرح سے پرفیکٹ۔"

زنجبیل ٹفن ہاتھ سے جاتے دیکھ کر اسے کافی حد تک مسکہ لگاتے بولا تھا۔

"کیا سچ میں؟ مگر ڈارلنگ کیا ہوتا ہے؟"

وہ الجھی تھی اگرچہ اس نے گاؤں کے واحد اسکینڈری سکول سے میٹرک کیا تھا مگر اکثر ہی وہ زنجبیل کے فقروں پہ کنفیوژ نظر آتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈارلنگ مطلب ہے پیاری۔"

زنجبیل مسکرایا تو اسکی داڑھی میں ایک بھنور پڑا تھا۔

"کیا سچ میں 'میں تمہیں پیاری لگتی ہوں؟"

وہ ایکسائیٹڈ سی بولی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"بلکل بہت پیاری' لاؤ اب ٹفن دو۔"

زنجبیل نے پھر سے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی تھی۔ ان خوبصورت پہاڑوں میں اگر اس نے کچھ مس کیا تھا تو وہ گھر کا کھانا مگر جب سے ایک انجان لڑکی پشمینہ نے اسکیلئے لنچ باکس بھیجنا شروع کیا تھا وہ شدت سے انتظار کرتا تھا۔

"مجھے نہیں پتا تم مجھے بھلا پھسلا رہے ہو پہلے تصویر۔"

وہ روٹھی سی بولی تھی جب زنجبیل نے گہری سانس بھرتے اسے سامنے بیٹھنے کا کہا اور ایک بلینک پیج اٹھائے اسکی تصویر بنانے لگا تھا۔

"دکھاؤ مجھے؟"

اسے پینسل سمیٹتا دیکھ کر اس چھوٹی لڑکی کی فرمائش آئی تھی۔

"نہیں ! پہلے یہ ٹفن میرے حوالے کرو اسکے بعد۔"

زنجبیل کی شرط اسے ماننے بنی تھی جبکہ وہ نادیدوں کی طرح لنچ باکس خالی کرتے اسے پکڑا گیا تھا۔

"میں ہاتھ دھو کے آتا ہوں۔"

وہ اٹھنے لگا تھا جب اس نے راستہ روکتے اپنا دوپٹہ اسکے سامنے کیا۔

"اس سے صاف کرو لیکن وہ تصویر جلدی دکھاؤ۔"

اس میں برداشت کا مادہ ناپید تھا تبھی وہ بولی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے اپنی متوقع شامت کا سوچتے اسکی چھوٹی سی چنی سے ہاتھ صاف کیے۔

"چلو اب آنکھیں بند کرو جب تک میں نا کہوں کھولنا مت۔"

وہ خود میں ہمت نہیں پاتا تھا اپنے فن کی تشہیر کی۔ وہ خوشی خوشی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

زنجبیل بنا آہٹ کیے وہاں سے کھسکا تھا۔

پہاڑوں پہ اگے اس قدرتی جنگل میں سوائے پرندوں کی چہچاہٹ کے کوئی آواز نہ تھی۔

"کیا میں آنکھیں کھول لوں شہری بابو؟"

سناٹوں سے گھبراتے ہوئے بولی تھی جبکہ ہر طرف ایک جامد خاموشی تھی۔

"مسٹر زی؟"

بلا آخر اس نے آنکھیں کھول لی تھیں پر وہ کہیں نہیں تھا جبکہ وہ سفید ورک سامنے پڑا تھا۔

اس نے دھڑکتے دل سے اسے کھولا تو اس پہ بنی شکل دیکھتے اسکے قہقے بے قابو ہوئے تھے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کیوں وہاں سے بھاگا تھا۔

"بزدل بابو"

وہ اسے لقب دیتی اپنا سامان اٹھائے گھر کی جانب بڑھ گئی تھی۔ گھر آتے پہلا سامنا پشمینہ گل سے ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آج کتنے جھوٹ بولے تم دونوں نے مل کے ؟" پشمینہ نے اسے دیکھتے ہی سوال جڑا تھا۔

"میں نے صرف ایک اور زی جھوٹ نہیں بولتا ہے۔"

وہ تھوڑی دیر کو سوچتے بولی تو پیشمنہ نے نفی میں سر ہلایا مطلب اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا جسکے جھوٹ دن بدن پختگی اختیار کرتے جا رہے تھے۔

"بتاؤ کونسا؟"

"یہی کہ کھانا پشمینہ نے بنایا ہے۔"

وہ اسے چڑاتے بھاگی تھی یہ تو اسکا تقریبا روز کا جھوٹ تھا۔

پشمینہ اور زنجبیل نے کبھی ایک دوسرے کو نہیں دیکھا تھا لیکن زرلش کی باتوں نے ایک عجیب سا رشتہ باندھ دیا تھا جب سے وہ پہاڑوں پہ آیا تھا اسے ان لوگوں سے 'وہاں کی خوبصورتی سے محبت سی ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ زنجبیل کے پاس ہوتی تو اسکی ہر بات پشمینہ سے شروع ہوتے پشمینہ پہ ختم ہوتی تھی اور ایسا ہی گھر میں تھا جہاں اسکی ہر بات زنجبیل سے شروع ہو کے اسی پہ ختم ہوتی تو گویا دو مہینوں سے زرلش کی دنیا صرف ان دو لوگوں تک گھوم رہی تھی۔

پشمینہ قاضی کاکا کی بیٹی جبکہ زرلش انکے مرحوم بھائی کی بیٹی تھی جسکے پیدا ہوتے ہی باپ مر گیا تھا اور دو سال قبل ہی ماں بھی رخت سفر باندھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

یہ قبائلی خاندان پہاڑوں کی چوٹیوں پہ مقیم تھا جہاں سے بہتے جھرنوں اور قدرتی جھیلوں کے پانی کو سٹور کرنے کیلئے ڈیم بنانے کی تجویز پہ حکومت کی طرف سے وہاں کچھ انجینئرز کی ٹیم بھیجی گئی تھی جن میں زنجبیل بھی شامل تھا۔

زنجبیل کی فرینڈلی نیچر سے انسپائرڈ زرلش دن بدن اسکی خوبیوں کی دلدادہ اسے اپنا آئیڈیل ماننے لگی تھی اور ہر گزرتا دن اسے زنجبیل کی عادت میں مبتلا کر رہا تھا جسے وہ اپنی جولی نیچر میں لیتا زنجبیل آفریدی صرف اسکا بچپنا سمجھ رہا تھا۔

اسے زنجبیل سے بے تحاشہ باتیں کرنی ہوتی تھیں۔ پہلے وہ میں، میں کی رٹ لگاتی تو زنجبیل چڑ جاتا پھر اسے نے اپنی عادات اور روٹین کو تیسرے فرد یعنی پشمینہ کا نام دے ڈالا۔

وہ اپنی ہر بات پشمینہ کا حوالہ دے کے کرتی حتٰی کہ زنجبیل کیلئے بنائے ٹفن کو بھی وہ پشمینہ کے نام ساتھ اسے پیش کرتی اور ایسے میں زنجبیل اس انجان اور ان دیکھی لڑکی کی خوبیوں کا معترف ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اکثر ہی وہ زرلش کا بنایا خاکہ دہراتا تو وہ لڑکی اسے پیاری لگتی ایک انسیت سی ہو گئی تھی اسکے نام اور تصوراتی خاکے سے اور اسے پشمینہ کا ذکر سننا اچھا لگتا تھا۔ تخیل میں دودھیائی ہاتھوں میں کھنکتے کنگن، آبشاروں کے جھرنوں جیسی چوٹی زرلش کی باتوں سے ذہن کے دریچوں پہ ایک اپنا اپنا سا ایک سائیہ ابھرتا اور معدوم ہوتا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ تمارے ہاتھ میں کیا ہے زری؟"

اسکے ہاتھ میں پکڑے سفید کاغذ کو دیکھتے وہ اسے لینے کیلیئے آگے بڑھی تھی۔

"نہیں یہ میں نہیں دکھاؤنگی۔"

زرلش کی عجیب عادتیں کبھی کبھی پشمینہ کو شدید کوفت میں مبتلا کردیتیں۔

اگلے کئی دن وہ اسے نظر نہیں آیا تھا وہ اداس سی بیٹھی پہاڑ سے گرتی قدرتی آبشار کو دیکھ رہی تھی جسکا خاموش پانی نیچے آتے ہی تہلکہ مچا رہا تھا۔

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

گوری کے ہاتھوں کے کنگن،

چوڑیوں کی کھن کھن،

جھرنوں پہ اڑتی چڑیا جیسی،

ہتھیلی پہ دھرے شفاف آب جیسی ہے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاں محبت تو ایسی ہے۔۔۔

ٹھہرے پانی میں تلاطم برپا کرتی پتھر جیسی۔۔

ایک بار اسے زنجبیل نے کہا تھا اسے چوڑیاں پسند ہیں، جبکہ قاضی کاکا نے کبھی ان دونوں کو چوڑیاں نہیں دلائی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

انکے قبیلے میں کنواری لڑکیوں پہ عارضی بناؤ سنگھار کی چیز حرام تصور کی جاتی تھی پر اس بار ارسلان اور قاضی کاکا لکڑی کا لوڈ لینے گئے تو اس نے ارسلان سے فرمائشی جڑی تھی کہ بس وہ انہیں دیکھے گی اور پہنے گی نہیں اور وہ بہن کی محبت اور ضد میں لے آیا تھا اور زرلش وہ چوڑیاں لیے بیٹھی تھی کہ اسے زنجبیل آفریدی کے ہاتھ سے یہ پہننی تھیں

پر وہ نہیں آیا تھا۔

اسکا انتظار اس بار طویل رہا وہ ہر ممکن جگہ اسے ڈھونڈ آئی تھی مگر وہ شاید اپنے شہر چلا گیا تھا زرلش کے اداسی اور مایوسی میں دن گزرنے لگے تھے۔

قاضی کاکا پیسے کہیں رکھ کے بھول گئے تھے۔پشمینہ اور زرلش لکڑیاں کاٹنے جنگل گئی ہوئی تھیں جب پیسے ڈھونڈتے انکے ہاتھ زرلش کی چوڑیاں لگ گئیں جو انہوں نے کسی اچھوت کی طرح پھینکی تھیں اور کانچ زمین پہ گرتے کرچی کرچی ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کوکوکو۔۔۔"

زرلش کی عادت تھی گھر آتے ساتھ ہی کوئل کی آواز نکالنا جبکہ پشمینہ اسکی حرکت پہ ہمیشہ کی طرح کھکھلا اٹھی تھی۔

جوتا ایک طرف اتارے وہ آگے بڑھی جب پاؤں میں کانچ کی چبھن سے چیخ اٹھی۔

"کیا ہوا پشمینہ ؟"

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا؟ کہاں سے آئیں یہ؟"

زرلش اپنے سامنے ٹوٹی پھوٹی رنگ برنگی چوڑیوں کو دیکھ رہی تھی اسکا شوق ادھورا رہ گیا تھا' زبان گنگ ہوگئی وہ بھاگتی ہوئی ان کرچیوں کو سمیٹ رہی تھی۔

"زری پاگل ہوگئی ہو کیا یہ زخم کردیں گی۔"

پشمینہ نے اسکے ہاتھ پکڑے جہاں نازک کانچ چبھتے ہوئے زخم کرنے لگا تھا پر وہ کیسی دیوانے کی مانند انہیں سمیٹتے کمرے میں بھاگی تھی۔

پشمینہ بوکھلائی سی اسکے پیچھے آئی تو ان کو آپس میں جوڑنے کی کوشش میں تھی۔

"زری یہ کانچ ہے ایک بار ٹوٹ جائے تو پھر نہیں بنتے۔"

وہ اسکا زخمی ہاتھ تھامے اس پہ مرحم لگانے لگی جبکہ زرلش بے بس نگاہوں سے ان ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھی جنکے ساتھ زرلش کا دل ٹوٹ گیا تھا کانچ کی مانند۔

"اسے چوڑیاں پسند ہیں پشمینہ' مجھے اسکے ہاتھ سے چوڑیاں پہننی تھیں۔"

www.kitabnagri.com

اسکا سفید پڑتا چہرہ پشمینہ کو چونکا گیا تھا۔ وہ

ناسمجھ تو نہیں تھی جو زرلش کی زنجبیل سے بڑھتی انسیت اور پھر دیوانگی سمجھ نا پاتی۔

"زری یہ شہر کے لوگ بڑے چالاک ہوتے ہیں وہ بہلا پھسلا کے گاؤں کی لڑکیوں کی زندگی خراب کردیتے ہیں پتا نہیں تمہیں وہ کیا بغاوت سکھا رہا ہے تم اس سے آئندہ نہیں ملو گی سمجھ رہی ہو نا یہ

Posted on Kitab Nagri

چوڑیاں ابھی تمہاری قسمت کی نہیں ہیں ابھی وقت ہے' کچی عمر کے خواب تمہیں اندھا کر دیں گے اپنے شوق اتنے رکھو جتنی تمہاری عمر ہے ورنہ میں قاضی کاکا کو تمہارے پہاڑی والے بابو کے بارے میں سب بتادونگی۔"

پشمینہ اسے آنے والے وقت سے ڈرانے لگی تھی یا اپنے سہمے دل کو سنبھالنے لگی تھی جو بھی تھا اسے زرلش سے بے پناہ پیار تھا۔

وہ اسے اپنی اولاد کی مانند ٹریٹ کرتی تھی جبکہ وہ خود محض سات سال اس سے بڑی تھی۔

زرلش نے بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھا اور چپ سادہ لی تھی۔اگلے آنے والے کئی دن اس نے پشمینہ کی باتوں میں گھرے گزارے تھے مگر پھر جب بھوت اترا تو وہ زنجبیل کو ڈھونڈتی اونچی پہاڑی پہ آئی تھی۔

وہ درخت کی پشت سے ٹیک لگائے کسی سے ویڈیو کال پہ بات کررہا تھا۔

بنا آہٹ ہی وہ اسکی پشت سے جھانکتے وہ چہرہ دیکھنے لگی تھی جہاں ایک خوبصورت سی لڑکی مختلف ڈریسسز اسے دیکھا رہی تھی شاید وہ کسی ایونٹ کیلئے تیاری کررہے تھے زنجبیل بھی اسے اپنے قیمتی مشوروں سے نواز رہا تھا۔

زرلش کیلئے یہ حیرانی کی بات تھی کہ وہ کسی لڑکی سے کپڑوں کو لے کے بات کر رہا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

فلائنگ کس کے اشارے پہ وہ مسکایا تھا اور کال بند کر دی جب اپنی پشت پہ کسی کی موجودگی محسوس کرتے چونکا تھا۔

"تم۔۔۔ ارے ڈرا دیا مجھے پاگل لڑکی کہاں تھی تم اتنے دن سے آخر۔"

اسکے لہجے کی کھنک پاتے ہی وہ گم صم ہوئی تھی جانے کیوں وہ اسے بدلا ہوا سا لگ رہا تھا۔

"اے کہاں کھو گئی؟"

زنجبیل نے چٹکی بجاتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"آآں بتاؤ تو محبت کیسی ہے؟"

وہ اسکی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔

زنجبیل کے چہرے پہ مسکراہٹ جمی تھی زرلش نے اسے کبھی غصے میں نہیں دیکھا تھا کاکی طرح نہ ہی اس سے ڈر لگتا تھا۔

"ہنہ میرے لیے محبت میری ماں جیسی ہے اور کبھی پوشیدہ راز جیسی لیکن تم اپنے دماغ سے اب یہ لفظ نکال ہی دو کیونکہ وہ مذاق تھا۔"

اسکا انداز ایسا تھا جیسے اس نے زرلش کا سوال انجوائے کیا ہو لیکن اسے زرلش کی انولمنٹ پسند بھی نہ آئی ہو۔

"وہ تو سب کیلئے ہوتی ہے لیکن کچھ اور بتاؤ ناز نجبیل۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ ایک پتھر پہ اسکے قریب بیٹھی تھی جب زنجبیل نے درخت کی پشت سے ٹیک لگالی۔

"اسکے جیسی ہے۔"

تصور میں شاید وہ اس پری وش کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ کون ہے؟"

زرلش اسکی گھنی موچھوں تلے چھپی مسکان میں کھوئی تھی۔

"لڑکی ہے تمہاری طرح باؤلی سی۔۔ہاہاہاہا۔"

وہ اپنی بات سے محظوظ ہوتے زرلش کی چھوٹی سی ناک کو شرارت سے دبا گیا۔

"بتاؤ نازی وہ کون ہے تمہاری دوست ہے کیا؟"

زرلش کا دل بے چین ہو رہا تھا پہلے اسے لڑکی سے بات کرتے دیکھنا اور پھر اسکا ذکر سننا جانے کیوں اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ پھر بھی سب جاننا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ بتاؤ ٹفن میں کیا ہے؟"

شاید وہ بہت چھوٹی تھی ان باتوں کیلیئے جو زنجبیل اسے پرسنل بتاتا۔

"کچھ نہیں پشیمنہ پریشان تھی اسکی چوڑیاں ٹوٹ گئیں تو اسکا کھانا بنانے کو دل ہی نہیں کیا۔"

زرلش کی آواز بھرائی تو وہ زبردست انداز میں چونکا تھا۔ گوری کی کلائیاں سونی تھیں پر کیوں؟

Posted on Kitab Nagri

"تو میں نئی دلا دیتا ہوں تم اسے دے دینا مطلب کہ وہ اتنا کچھ میرے لیے بنا کے بھیجتی ہے اتنا تو حق بنتا ہے نا اسکا۔"

زنجبیل نے بے چین ہوتے اپنی بات کی خود ہی وضاحت دی تو وہ سر نفی میں ہلا گئی۔

"نہیں وہ ارسلان سے منگوا لے گی، تم نے بتایا نہیں وہ لڑکی کون تھی؟"

زرلش کی سوئی وہیں اٹکی تھی۔

زنجبیل نے جنگلی پھولوں کی ایک بیل توڑی اور پتے صاف کرتے صرف ٹہنی پہ سرخ پھول رہنے دیے۔

"بتاؤنگا بہت جلد، ابھی تو وہ صرف میری دوست ہے۔"

الوہی جذبوں کی چمک زرلش کی آنکھیں چندھیانے لگی تھی جب اپنی کلائی تھامے زنجبیل کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"یہ پشمینہ کو پہنا دینا شاید چوڑیوں کی کمی پوری ہو جائے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پھولوں کی اس باریک سی ٹہنی کو گجرے کی مانند زرلش کی سونی کلائی پہ باندھ گیا تھا۔

"یہ زہریلے پھول تم میرے کلائی پہ باندھ رہے ہو زی۔"

اس نے سفید کلائی کو سرخ پڑتے دیکھ کے کہا تھا۔

"پھول کبھی زہریلے نہیں ہوتے پاگل لڑکی، جیسے کہ تم۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسکی کلائی میں بندھے پھولوں کا جائزہ لیتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"افسوس ہوا کہ آنا بیکار گیا۔"

افسردگی سے کہتے وہ پہاڑی اترنا شروع کر چکا تھا زرلش نے اسے نیچے اترتے اور اپنے کواٹر کی طرف بڑھتے دیکھا پھر کلائی پہ بندھے پھولوں کو جو اسکے ہاتھ پہ اچھنگ کر رہے تھے لیکن وہ زنجبیل نے پہنائے تھے امرت جیسے تھے۔ کون جانے کونسا پھول کب زہر جیسا ہو جائے۔

"آج کیا جھوٹ بولا؟"

پشمینہ نے اسکے گھر میں داخل ہوتے ساتھ ہی پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں۔"

وہ افسردگی سے جواب دیتے کمرے میں بند ہو گئی۔

یقیناً یہ حیرانی کی بات تھی کہ اس نے آج کوئی جھوٹ نہیں بولا یہ بھی ایک جھوٹ تھا اسے ہنسی آئی لیکن سر جھٹک گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارسلان آیا تو پشمینہ کو اپنے ساتھ لے گیا سرکاری کواٹروں کے پیچھے والے کھیتوں سے چائے کی پتیوں کی چنائی کرنی تھی۔

موسم اچھا تھا تبھی وہ عورتوں کے ساتھ مل کے اپنا مخصوص کھجور کے پتوں سے بنا ٹوکرا کمر پہ لٹکائے پتیاں چن رہی تھی جب اسکی نگاہ چھت پہ بیٹھے شخص پہ پڑی جو شاید موبائل کے سگنلز کی وجہ سے

Posted on Kitab Nagri

چھت پہ موجود تھا جبکہ وہاں موجود شخص دلچسپی سے ان عورتوں اور مردوں کو دیکھ رہا تھا اسکیلئے ہلکی ہلکی بارش میں کام کرتے ان محنت کش خواتین اور مردوں کو دیکھنا انتہائی دلکش تھا۔

بارش کی بوندیں ٹپکیں تو سب اپنا اپنا کام سمیٹے گودام کی طرف بڑھی تھیں۔

چھت پہ ٹھہرا شخص بھی نیچے اترتے سامنے بنے ڈھابے سے سگریٹ لینے نکلا تھا مقصد ساتھ ساتھ بارش بھی انجوائے کرنا تھا جب مخالف سمت سے آتے شخص سے ٹکرایا۔

غلطی اسی کی تھی جو جلدی میں بھاگی چلی آرہی تھی۔

"آہ معاف کیجئے گا۔"

پکی سڑک پہ گرنے سے اسکی کہنی چھل گئی تھی۔زنجبیل بھی سنبھلا تھا۔

"آپکو تو چوٹ لگ گئی؟"

وہ اسکا بازو تھام گیا تھا جب پشمینہ نے ایک جھٹکے سے خود کو اسکی گرفت سے چھڑایا تھا۔شاید وہ اجنبی اس وادی کے اصولوں سے ناواقف تھا اگر جو قاضی کاکا کو خبر مل جاتی تو وہ اسکا قتل کردیتے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوہ سوری مجھے دھیان نہیں رہا میں۔۔۔"

"پشمینہ گل"

ارسلان کی آواز پہ وہ مڑی تھی چونکا تو اس نام پہ زنجبیل تھا یہ وہ نام تھا جسکا ورد اس نے پچھلے دو ماہ میں ہر روز ہی سنا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ارسلان میں گر گئی۔"

اپنی چوٹ دکھاتی وہ لڑکی زنجبیل کو دھچکا ہی تو دے گئی تھی۔

پختہ رنگ کی وہ چھوٹے سے قد کی لڑکی جسکا رنگ محنت کش عورتوں کی طرح کملایا ہوا تھا آنکھوں میں آنسو بھرے آنے والے سے مخاطب تھی۔ارسلان،پشمینہ اس چھوٹی سی وادی میں غلطی کی گنجائش کہا تھی ناموں کی اتنی مماثلت محض اتفاق نہ تھی۔

"اوہ معاف کرنا صاحب جلدی میں تھے ہم۔گھر میں ہماری چھوٹی بہن اکیلی ہے اسے بارش سے ڈر لگتا ہے تبھی پشمینہ گھبرا گئی تھی۔"

ارسلان بنا کسی کی غلطی کا تعین کرتے معذرت کرتا پشمینہ کا ہاتھ پکڑے لے گیا تھا جبکہ وہ برستی بارش میں سلب ہوتے حواسوں سے بھیگ رہا تھا۔

"مجھے بارش سے ڈر لگتا ہے'بادلوں کی کھنک سے دل ہولتا ہے ایسے میں پشمینہ کو ہر دم میرے ساتھ رہنا پڑتا ہے کبھی میں خوف سے مر نہ جاؤں۔"

بارش کی بوندیں اس کا مذاق اڑا رہی تھیں۔

"پشمینہ کی آنکھیں نیلی ہیں میری طرح'رنگ بھی میرے جیسا ہے بال۔۔ہاں بال شاید الگ ہو سکتے ہیں قد تو مجھ سے بھی بڑا ہے۔"

جھوٹ'جھوٹ اور پھر جھوٹ ان دو ماہ میں کیا اس لڑکی نے کبھی سچ بولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ مٹھی بھینچے اسے تلاشنے نکلا تھا مگر بادل گرجے تو یاد آیا وہ بہادری سے جھوٹ بولنے والی لڑکی بادلوں سے ڈر کے گھر میں بیٹھی ہو گی۔

زنجبیل کا بنایا تصوراتی خاکہ بری طرح ٹوٹا تھا تو وہ بھی اندر تک توڑ پھوڑ کا شکار ہوا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

ٹوٹے کانچ، بکھرے موتیوں جیسی ہے۔

"بیبی صاحب اس چھوٹی لڑکی کو تو جی بڑے زوروں کا بخار ہے ٹھنڈے پانی کی پٹی کر کے دیکھی ہے پر آرام ہی نہیں آرہا۔"

منشی چچا کی بیوی نے زہرہ کو کہا جو نجبیل کے ساتھ کچھ ڈاکومینٹس کا کام کر رہی تھیں۔

"اوہ تو ڈرائیور کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ۔"

زہرہ کے جواب پہ وہ سر ہلائے جانے لگی تھی جب زنجبیل نے اسے آواز دے کے روکا تھا۔

"مما ایک بار میں دیکھ لیتا ہوں شاید ماحول کی تبدیلی کا اثر ہو اور ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی کچھ خاص ضرورت نہ ہو میری گاڑی سروس پہ ہے تو آپکی گاڑی میں ہمیں آفس جانا ہو گا۔"

زہرہ اسکے انداز پہ چونکی تھی مگر بنا نوٹس کروائے سر ہلا دیا تھا شاید انکا وہم ہو کیونکہ بیٹے کی ہمدرد طبیعت سے آگاہ تھیں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ انیکسی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

مریم کچن کی طرف بڑھی تھی تا کہ اسکیلئے کچھ بنا سکے جب سے معلوم پڑا تھا کہ وہ یتیم بچی ہے سب نوکر اسکا بہترے خیال رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

چوکھٹ پہ ہوئے کھٹکے پہ وہ بھاری سر اٹھائے آنے والے کو دیکھنے لگی تھی۔

وہ نپے تلے قدم اٹھائے اسکے قریب آیا تھا۔

آج وہ اسے ایک ہفتے بعد دیکھ رہی تھی دل کی تشنگی بڑھنے لگی تھی جبکہ آنکھیں محبوب کو سامنے پاتے اسکے ایک ایک نقش سے خود کو سیراب کرنے لگی تھیں۔

"یہاں رہتے ہوئے بے نام موت مرنے سے اچھا ہے کہ تم واپس چلی جاؤ، میں سارا الزام اپنے سر لے لونگا۔"

وہ بہت زیادہ دریادلی دکھا رہا تھا۔

ایک آوارہ آنسو زرلش کی نیلی آنکھوں کی زینت بنا تھا۔وہ کمزور نہیں تھی تبھی رخ موڑ لیا،وہ کمزور ہو رہی تھی۔

"دیکھو لڑکی یہاں آکے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تمہارے اور ہمارے اسٹینڈرڈ ہی نہیں بلکہ رہن سہن سے لے کے سوچوں تک زمین آسمان کا فرق ہے بہتر ہے کہ اپنے اصل۔۔"

"میں نے ساری کشتیاں جلادی ہیں زی مجھے محبت کو کھوجنا ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

نحیف آواز میں ارادے کی پختگی ظاہر کی گئی تو زنجبیل کو اس ڈھیٹ لڑکی پہ مزید غصہ آیا تھا۔

"کیا تم بے موت مرنا چاہتی ہو؟سسک سسک کے ایڑیاں رگڑو تب بھی تم زنجبیل آفریدی تک نہیں پہنچ سکو گی زرلش خان۔ اور اگر ایسے نہیں مرو گی تو بہت جلد میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دونگا۔"

آنکھوں میں شعلوں کی لپک لیے وہ اسکے سامنے آرکا تھا۔زرلش کے پاس سوائے ان آنکھوں کی سختی کو دیکھنے کے کوئی راستہ نہیں تھا جب کام والی کمرے میں آئی تھی۔

"صاحب یہ سوپ۔۔"

نظریں جھکائے وہ اپنے آنے کا مدعا بیان کرنے لگی تھی۔

"رکھ دو جاؤ تم۔۔۔سنو ! میں اسے لے کے جا رہا ہوں ڈاکٹر کے پاس مما کو بتا دینا۔"

اس نے جاتی ہوئی ملازمہ کو پھر سے پکارا تو وہ 'جی بہتر صاحب' کہتے باہر نکل گئی تھی۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔"

اس کی آواز میں روٹھنے کی ادا تھی۔

"میں لے کے بھی نہیں جا رہا ہوں۔"

انتہائی فرصت میں وہ سنگل صوفے پہ نشست سنبھالے بیٹھ گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں کسی فلمی ہیرو کی طرح تمہاری ناز برداریاں اٹھاؤنگا تو تم اپنی اس غلط فہمی سے نکل آؤ کیونکہ میرا ایسا کچھ کرنے کا بلکل ارادہ نہیں ہے۔"

بے رحمی کی حدوں کو چھوتے زنجبیل آفریدی کے رویے سے اسے کوئی دکھ نہیں ہو رہا تھا کیونکہ وہ یہی سب ڈیزرو کرتی تھی۔

کانٹوں بھری پر خار راہ کا انتخاب اسکا اپنا تھا۔

اس نے آنکھیں موندلیں زنجبیل کی تیوری پہ کئی ایک بل پڑے تھے۔

کچھ دیر اسے گھورنے کے بعد اس نے ژالے کا نمبر ملایا تھا۔

"ژالے ڈارلنگ کیا آج رات ہم باہر مل سکتے ہیں؟"

چور نگاہوں سے اسے دیکھتے بلا ضرورت ہی اونچی آواز میں بات کر رہا تھا۔

"اوکے تو پھر ڈن ہو گیا ویسے بھی مما چاہ رہی تھیں ہم شادی کی شاپنگ اسٹارٹ کر دیں تو کونسے ڈیزائنر کے ڈریس کا سوچا ہے؟"

"اوہ اے ڈی ڈیٹس واؤ اوکے سویٹ آئی ایم ویٹنگ۔۔"

چند ایک مزید باتیں کرتے وہ واپس جانے کیلئے مڑا تھا جیسے وہ یہاں صرف کال کرنے کیلئے ہی آیا تھا ایک نظر اسے دیکھا جس نے آنکھیں موندے خود کو اس سے لاپرواہ ظاہر کیا تھا لیکن اسکی لرزتی پلکیں اسکی برداشت کے پیمانے کو ظاہر کر رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

پلکوں پہ اٹکے ماتم کدہ قطرے جیسی ہے۔۔۔

وہ اسکے قریب آ رکا ہاتھ بڑھائے پلکوں کے کونے پہ اٹکے آنسو کو انگلی کی پور پہ چنا اور اسے آزادی دی تھی اور پھر استہزائیہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا۔

اس ذرا کے میسر لمس نے اسے گویا نئی زندگی دی تھی۔

وہ جانتا تھا وہ بہت لا ابالی لڑکی جلد ہی اپنے فیصلے سے ہار جائے گی اور یہیں زنجبیل آفریدی چاہتا تھا۔

اسکی آہٹ کو دور جاتے محسوس کرتے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔

وہ تو کبھی اسکا تھا ہی نہیں پھر رونا کیسا؟

وہ اسے جیتنے آئی تھی پہلی ہی آزمائش پہ ہار کیسے سکتی تھی؟

اس نے اٹھنے کو سہارا لینے کیلئے سائیڈ ڈرا کو پکڑنا چاہا۔

شیشے کے باؤل میں رکھا سوپ ہلکی سی ٹھوکر سے نیچے گرا تھا' گرم سوپ کی تپش سے اس نے ہاتھ پیچھے کھینچا تھا جب شیشے کا باؤل پھسل کے نیچے گرتے کئی ٹکڑوں میں بٹا تھا اسکے ناتواں دل کی طرح۔

انیکسی سے باہر نکلتے زنجبیل نے شیشہ ٹوٹنے کی آواز سنی تو سختی سے لبوں کو بھینچ لیا تھا یقیناً وہ ژالے سے ملنے کا غصہ چیزوں پہ نکال رہی تھی فتح کی پہلی سیڑھی عبور کرنے کا سوچتے وہ سرخرو سا باہر نکلا تھا۔

وہ جلد اسے واپس لوٹ جانے پہ مجبور کر دے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زرلش فرش پہ گرے محلول اور کرچیوں کو دیکھ رہی تھی۔

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

ریزہ ریزہ دل جیسی ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اوذکان حیرت زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا جو گھاس نوچتے سر جھکائے بیٹھا اپنے جرم کا اعتراف کر رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زنجبیل کے ساتھ ہوئی ٹریجڈی پہ دکھی ہو یا پھر خوشیاں منائے کہ اسکی راہ ہموار ہوگئی تھی بنا کچھ کیے ہی اسے نوازا جارہا تھا اگرچہ اسے زنجبیل پہ یقین تھا مگر پھر بھی کبھی کبھی دل بدگمان ہوجایا کرتا تھا۔

"تم نے پھر کیا سوچا زنجبیل آئی مین کیا یہ ژالے کے ساتھ چیٹنگ نہیں ہوگی اگر تم اسے ان ٹائم حقیقت نہیں بتاؤ گے اور وہ بے وقوفی کا محل بنے گی؟"

اوذکان نے اپنے دل کی بے تحاشہ خوش ہوتی حالت پہ قابو پاتے بظاہر ژالے سے ہمدردی جتاتے کہا۔

"اسے سنبھالنے کو تم ہو مگر میں صرف مما کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں مجھے اس چیز سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ آئندہ کسے میرا لائف پارٹنر چنتی ہیں لیکن اس مسئلے سے نکلنے تک میں کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتا اور مما کا شادی کو لے کے بڑھتا اصرار مجھے بے حد ڈسٹرب کر رہا ہے۔۔۔"

وہ سینے پہ ہاتھ مسلتے بولا تو اوذکان نے تسلی آمیز انداز میں اسکے شانے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں کم از کم ژالے کو اعتماد میں لے کے سب کلئیر کرنا چاہیئے زنجبیل ہو سکتا ہے کوئی بہتر راہ نکل آئے وہ خود ہی انکار کر دے گی۔"

اوذکان کے مشورے پہ وہ اسے گھورنے لگا تھا تبھی وہاں کشمیری اسٹائل میں باندھے گئے اسکارف کے ساتھ وہ آئی تھی۔

اوذکان نے چونکتے ہوئے زنجبیل کی نگاہوں کے بدلتے رنگ دیکھے تھے۔

اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ آنے والی ہستی کون ہے جو انکے سامنے چائے رکھتے شاید زنجبیل کے اگلے حکم کی منتظر تھی۔

"جاؤ تم۔۔"

اسکی کی آواز میں سختی نمایاں تھی۔

"اتنی چھوٹی سی لڑکی ہار گئے تم زنجبیل آفریدی؟"

اوذکان کی آواز میں حیرت نمایاں تھی کیونکہ جو کچھ وہ بتا رہا تھا اس حقیقت کا گمان اس پہ کم ہی تھا۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

"ہوں معصوم چہرے اکثر دھوکا دے جاتے ہیں زہریلے پھول۔"

درد کی شدت سے آنکھیں میچی تھیں۔

"اتنی کم عمر بیوی ملنے پہ بھنگڑے ڈالنے چاہیئں تمہیں 'اپنے دل کا معاملہ کہیں اور نہ ٹکا ہوتا تو شاید میں اسے ضرور اپروچ کرتا۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے شوخی سے کہتے چائے کا کپ لبوں سے لگایا تھا۔ زنجبیل اسکی بات گھور کے دیکھنے لگا جو شاید بھول رہا تھا ان چاہی ہی سہی پر وہ زنجبیل آفریدی کی بیوی کی بات کر رہا تھا۔

"اگر ڈھنگ کا مشورہ نہیں دے سکتا تو فضول کی بکواس بھی مت کر گھٹیا انسان۔"

زنجبیل اس سے شئیر کر کے پچھتایا تھا۔

"ہاں اب تو ہم گھٹیا ہی مانے جائیں گے تم ہی عظیم ہو جو بغل میں دو دبائے بیٹھے ہو۔۔ ویل شکریہ تمہارا۔"

وہ ہاتھ جھاڑتے کھڑا ہوا تو زنجبیل نے ابرو اچکائے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ہماری راہ آسان کرنے کا امید ہے جلد ژالے آفریدی کی عقل ٹھکانے آجائے گی اور نہ آئی تو مجھ سے امید نہ رکھنا میرے جگر کہ میں تمہارے راز کو راز رکھ پاؤنگا۔"

اس نے شوخی سے کہا تو وہ اسکی بات کی گہرائی سمجھتے غصے سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"حد درجہ بیہودہ شخص ہے وہ جو اپنے دوست کی فیانسی پہ نظر رکھے۔"

اسکے جتانے پہ وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔

"کہتی تو وہ بھی یہی ہے پر حقیقت سے تم بھی آشنا ہو وہ تمہاری منگتر بعد میں میری محبت پہلے ہے اور یہ بھی جانتے ہو اگر تو بھی اوذکان حیدر کی محبت پہ قبضہ جمانے کی کوشش کرے گا تو اسکا انجام کیا ہوتا۔۔ خیر مجھے بہت افسوس ہوا کہ تمہاری پہاڑوں کی شہزادی پشمینہ محض ایک خواب نکلی جسکے تصور

Posted on Kitab Nagri

میں اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی ذلیل کیے رکھتا تھا کمینے تمہاری اس تصوراتی شہزادی سے مجھے پیار ہوتے ہوتے رہ گیا ہے بیڈلی کرش۔"

وہ اسے اچھا خاصہ تپا چکا تھا۔

"ذلیل انسان"

وہ اسے گالی دیتے واپس صوفے پہ بیٹھا تھا۔

"کیا خیال ہے ژالے کے سامنے یہ سیکرٹ لیک کر دوں؟" وہ جاتے جاتے اسکی حالت کا مزہ لینے کو مڑا تھا۔

"میں جانتا ہوں کہ اپنے مفاد کیلئے تم میرا قتل بھی کر سکتے ہو میرے سیکرٹ کو سیکرٹ رکھنا تو دور کی بات ہے۔"

زنجبیل سخت کبیدہ ہوا۔

"سیانے تو ہو ہی کیونکہ مجھے ژالے آفریدی چاہیئے اور تب۔۔جب وہ تمہاری شخصیت کے آسیب سے نکلے گی اینڈ آئی پرامس یہ بہت جلد ہونے والا ہے بنا تمہارا سیکرٹ لیک آؤٹ کیے سے گڈ لک ٹومی۔"

اوذکان نے وکٹری کا نشان بناتے اسے ایک فلائنگ کس پاس کی تو وہ اسے گھورتا رہ گیا تھا۔

وہ تھکن زدہ سا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔ جب ماضی کے ادوار کسی فلم کی صورت لحظہ لحظہ اسکے سامنے سے گزرنے لگے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کشمیر کی وادی میں اسکا پہلا دن تھا جب اسکا ٹکرا اس چھوٹی سی لڑکی سے ہوا تھا جو سر سبز میدان میں اکیلی ہی ایک ٹانگ پہ کھڑے دائروں میں ایک پتھر کو گھماتے کچھ کھیل رہی تھی۔

تیس سالہ زنجبیل آفریدی کیلئے وہ پندرہ سولہ لڑکی بچی ہی تھی وہ کتنی دیر فرصت سے اسکا یہ کھیل دیکھتا رہا جو سر پہ مخصوص اسکارف باندھے، گرم سویٹر میں ملبوس تھی شاید اسکے دوست نہیں تھے جو اکیلی کھیل رہی تھی۔

"ہاؤ۔۔"

وہ دبے قدموں اسکے پیچھے چلا آیا جو آنکھیں بند کیے اندازے سے ہی چھلانگ لگانے لگی تھی اپنا توازن برقرار نہ رکھتے زمین پہ گری تھی۔

"اوہ سوری سوری مائے مسٹیک۔"

وہ زمین پہ بیٹھتے اسکا ہاتھ تھام گیا تھا۔

زرلش نے فوراً اپنا ہاتھ چھڑایا اور گھٹنوں سے ٹراؤزر ہٹائے زخم دیکھنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی سپید ٹانگوں پہ خون کی پتلی سی دھار آرہی تھی گھٹنہ کافی زخمی ہوا تھا جو کنکریٹ کے میدان میں گرنے سے چھل گیا تھا۔

"اوہ گاڈ اٹس بلیڈنگ چلو آؤ میں پٹی کروادوں۔"

زنجبیل کو شرمندگی نے آگھیرا تھا جسکی وجہ اس لڑکی کو چوٹ لگی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"نہیں"

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی تھی۔

زنجبیل حیران سا اپنا خالی ہاتھ دیکھ رہا تھا۔

اس نے دوبارہ اس چھوٹی لڑکی کو جنگل میں سے لکڑیاں چنتے دیکھا تھا جہاں سے کچھ دور ہی زنجبیل اور اسکی ٹیم کا عارضی کیمپ تھا اور وہ لوگ کام کے وقت بیٹھ کے لوکیشن مئیر کرتے تھے۔

"سنو ! چھوٹی لڑکی تم وہیں ہونا جو اس دن میدان میں گر گئی تھی؟"

زنجبیل کی آواز پہ لکڑیاں چنتے اسکے ہاتھ رکے تھے۔ سر اٹھائے اسے دیکھ اور پھر لکڑیاں پھینکتے وہاں سے بھاگ گئی۔

زنجبیل اسے دیکھ کے رہ گیا اور اگلے ہی لمحے اسے انکشاف ہوا کہ وہ اس سے ڈر رہی ہے۔

وہ تنہا ہی قہقہہ لگائے ہنس پڑا تھا۔

آج بھی اپنی ہنسی کی بازگشت آس پاس محسوس ہوئی تھی۔

وہ تمام زہر آلود سوچوں سے جانے چھڑاتے باہر آیا تو وہ اسے مالی بابا کے ساتھ کام کرتی نظر آئی تھی۔ زنجبیل نے بغور دیکھا اسکی کلائی پہ پھولوں کی ٹہنی بندھی ہوئی تھی۔

"پوائزنیس۔۔۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ گھر کے اندر گم ہو گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اگر ہو چشم حقیقت تو دیکھ کیا ہوں میں

فنا کے رنگ میں اک جوہر بقا ہوں میں

طلسم بند سے مشکل رہائی ہے دل کی

حصار چشم فسوں ساز میں گھرا ہوں میں

مٹا مٹا کے مجھے ایک دن مٹا دے گا

زمانہ ساز تری چال جانتا ہوں میں

کمال عشق تصور ہے اوج پر ایسا

ترے جمال کو ہر شے میں دیکھتا ہوں میں

مری تلاش میں گم ہیں مسافران عدم

حدود وہم سے آگے نکل گیا ہوں میں

تلاش جس کی ہے ہر اک کو میں وہ منزل ہوں

جو طے نہ کر سکے کوئی وہ مرحلہ ہوں میں

تلاش جس کی مجھے کھو چکی ہے اے غواص

Posted on Kitab Nagri

اسی کو بحر تحیر میں ڈھونڈھتا ہوں میں۔۔۔۔

وہ نماز کے لیے باندھا دوپٹہ ڈھیلا کرتے اپنے بیڈ کی طرف بڑھ رہی تھی جب وہ آندھی طوفان کی مانند اندر آیا تھا زرلش پہ نگاہ پڑتے قدموں کی رفتار دھیمی پڑی لیکن تنے نقوش میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ اسکے ہاتھ میں تھامی جائے نماز سے یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ نماز پڑھنے کی نیت میں ہے یا پڑھ چکی ہے۔

"بات کرنی ہے مجھے تم سے۔"

دانت چباتے وہ اسکے قریب آیا تھا زرلش نے ہاتھ میں تھامی جائے نماز کو تہہ لگاتے مکمل طور پہ رخ اسکی جانب کرلیا تھا۔

"پشمینہ گل اور ارسلان ملنا چاہتے ہیں تم سے۔"

زنجبیل کی بات نے اسے اچھا خاصہ شاک دیا تھا وہ تو امید چھوڑے بیٹھی تھی کبھی اپنوں سے ملنے کی وہ تیزی سے اسکے قریب آئی تھی۔

"کہاں ہیں وہ مجھے ملنا ہے ان سے تم مجھے ان سے ملوانے لے چلو مجھے سب بہت یاد آرہے ہیں۔"

معصوم آنکھیں برکھا بنی ہوئی تھیں۔

زنجبیل نے ان آنکھوں میں دیکھنے سے احتیاط برتی اسے ہمیشہ ہی اسکے رونے سے چڑ ہوتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"لیکن ایک شرط ہے میری۔"

آواز کسی قسم کے تاثر سے عاری تھی۔

"ہاں مم۔۔میں ہر شرط مان۔۔۔"

"تمہیں یہاں سے جانا ہو گا انکے ساتھ ہمیشہ کیلیئے۔"

زنجبیل نے اسکی بات اچکتے اپنی سنائی تو زرلش کی تو جیسے سانس چھیننے کی کوشش کی گئی تھی۔

وہ سر نفی میں ہلاتے دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"نہیں میں ایسا کبھی نہیں کرونگی۔"

سرد مہری کی چادر لپیٹتے وہ ترتیب دی گئی چیزوں سے چھیڑ خانی کرنے لگی تھی۔

زنجبیل نے آگے بڑھتے اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا تھا۔

وہ کامنی سی گڑیا کسی ڈور کی طرح اس سے آکے لپٹی تھی اور پھر اتنے قربت دیکھتے سہمی تھی۔

"کیوں ہو تم اتنی ضدی! ہاں جب کہہ رہا ہوں دفع ہو جاؤ یہاں سے میری زندگی سے سنائی نہیں دیتا' سمجھ نہیں آتا کچھ تمہیں؟ بے تحاشہ نفرت ہے مجھے تم سے زرلش خان۔۔۔ کچھ دن تک میں ژالے سے شادی کر لونگا بدلے میں کیا ملے گا تمہیں، یہ رشتہ کبھی نہیں قبول کرونگا میں اور نہ ہی اس گھر میں اس رشتے کی حثیت سے تمہیں کوئی اپنائے گا آرہی ہے سمجھ۔"

Posted on Kitab Nagri

ایسے ہی قریب کیے وہ دھاڑ رہا تھا زرلش سوکھے پتے کی مانند کانپ رہی تھی وہیں اسکے وجود کی لرزاہٹ زنجبیل کا پارہ مزید ہائی کر گئی تھی وہ اسے پیچھے دھکیل گیا۔

"دیکھو میں بہت ڈسٹرب ہو چکا ہوں تمہاری وجہ سے اور میں ژالے کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کر سکتا وہ میری کزن ہی نہیں بچپن کی دوست اور بہترین ساتھی ہے اس سے دستبرداری میرے لیے ناممکن ہے۔"

وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے اسکی محبت کی توہین کہ ساتھ ساتھ اسکے خالص شہد سے گندھے جزبوں کی حوصلہ شکنی کر رہا تھا جہاں زرلش کا سفید پڑتا چہرہ اسے خود پہ لعنت ملامت کرنے پہ مجبور کر رہا تھا لیکن وہ کسی حال میں اسکی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتا تھا۔

"تم ژالے جی سے شادی کر لو میری طرف سے اجازت ہے۔"

وہ پلکیں جھپکاتے بولی تھی اس نے دل کو سمجھا لیا تھا جو بھی تھا اسکے نام سے منسلک رہ سکتی تھی اسے یہاں رہتے ہوئے وہ دیکھ تو سکتی تھی مگر اسے شاید سمجھ نہیں آرہی تھی پہاڑ جیسی زندگی ان بے وقوفیوں کے سہارے نہیں گزرتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنجبیل کا دل ان پلکوں کی جنبش میں الجھا تھا پر وہ انا پرست اس لڑکی کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا جو خود چل کے اس کے پاس آئی تھی۔

"مجھے اپنے کسی فیصلے کیلئے تمہاری اجازت نہیں چاہیئے آئی سمجھ دور رہو میرے معاملات سے۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کر رہا تھا۔

زرلش نے چپ سادھ لی تو کچھ دیر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے رہنے کے بعد وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

اسے رہ رہ کے اس لڑکی پہ کے غصہ آ رہا تھا جسکی بیوقوفی کی وجہ سے اسکی زندگی ڈسٹرب ہو کے رہ گئی تھی اور دل بنجارہ اسے تکلیف دے کے بھی راضی نہیں تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ایک شام وہ ژالے اور اوزکان کے ساتھ ایک دوست کی نجی پارٹی میں انوائیٹ تھا۔ جانے کیسے ژالے کو لگا تھا کہ وہ اسے اگنور کر رہا ہے تبھی اس نے زنجبیل آفریدی کو جا لیا۔

"تم کچھ بدل گئے ہو زنجبیل جب سے کشمیر سے واپس آئے ہو اکھڑے اکھڑے سے لگ رہے ہو سب ٹھیک تو ہے نا کیا تم ناراض ہو مجھ سے کسی بات کو لے کے؟"

وہ اسکے بازو پہ ہاتھ رکھتے لاڈ سے پوچھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پاس سے گزرتے اوزکان کے کان کھڑے ہوئے تھے ژالے کی بات پہ وہیں اسے زنجبیل کے پاس دیکھتے رقابت بڑھنے لگی تھی۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے اتنے بڑے پروجیکٹ کے بعد ہونے والی تھکن اتارنے کا صحیح سے ٹائم ہی نہیں ملا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اتنا روڈ شاید کبھی نہیں تھا جتنا اب ہو رہا تھا تبھی اسکی نگاہ خود سے کچھ فاصلے پہ موجود اوزکان پہ پڑی جسکی نظریں گاہے بگاہے ژالے اور زنجبیل کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ بھلا اس سے زیادہ کون آگاہ تھا ان آنکھوں کے رنگوں سے۔

"اوزکان اچھا لڑکا ہے تمہیں اسکے بارے میں سوچنا چاہیئے۔"

زنجبیل نے اسے کہتے ساتھ کولڈ ڈرنک لبوں سے لگائی تھی۔ منہم کے تن بدن میں آگ کا بھبھوکا اڑا تھا۔ ایک سلگتی نگاہ اس پہ ڈالی جو ژالے کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو زنجبیل اور اوزکان کا یہاں کیا ذکر میں کیوں بھلا اسکے بارے میں کیوں سوچوں گی ٹھیک ہے وہ ہمارا اچھا دوست ہے پر یہ سوچنا وچنا کیا ہوتا؟"

وہ ناراضگی جتاتے انداز میں بولی تھی جبکہ دماغ سلگ رہا تھا شک اور غصے کی ایک لہر دل میں اٹھی تھی یقیناً اسی نے زنجبیل کو کوئی بکواس کی تھی جسکی وجہ سے وہ اتنا روڈ ہو رہا تھا۔

"وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے تو میرے خیال سے اسکے دل کا مقدمہ میرے سے زیادہ بہترین طریقے سے کوئی نہیں لڑ سکتا۔"

زنجبیل مسکرایا تھا جو فیصلہ اس نے غلطی سے لیا تھا وہ وقت پڑتے غلط ثابت ہوا اسلیئے اس نے جتانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

ژالے کے لب آپس میں پیوست ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

خاموشی کا ایک طویل دورانیہ انکے درمیان آٹھہرا تھا۔

"اور میں۔۔۔ کیا میں کچھ نہیں ہوں زنجبیل؟"

جانے کیوں وہ شکوہ کرنا چاہتی تھی وہ اسکی ذات کو کیسے رائیگاں کر رہا تھا۔

زنجبیل کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی شاید ہی اس گہری مسکراہٹ کی اداسی کو کوئی جانچ پاتا۔

"تم بہت اہم ہو میرے لیے ژالے یو آر مائے بیسٹ فرینڈ اور میں ایک اچھے مخلص دوست کو کھونا نہیں چاہتا تبھی چاہتا ہوں کہ تم وقت لو اور اچھے سے سوچو شاید کہ تمہارا مسٹر رائٹ اغل بغل میں ہو اور تمہاری دوراندیشی اسے پرکھ نا پا رہی ہو۔"

وہ کیوں مسکرا رہا تھا ژالے کو شاید ہی کبھی زنجبیل کی مسکراہٹ بری لگی ہو اور وہیں اوذکان نے سختی سے گلاس تھاما تھا کانچ کبھی بھی ٹوٹ کے اسکی انگلیوں میں پیوست ہو سکتا تھا پر اسے پرواہ کہاں تھی۔

"وی آر میچورڈ انف ٹو ٹیک رائٹ ڈیسیژنز آٹ دا سپاٹ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنجبیل نے ہلکے سے اسکے رخساروں کو چھوتے ہوئے کہا تھا۔

ژالے کے اندر چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا دبے لفظوں میں وہ جو کچھ کہہ کے گیا تھا وہ مکمل ہی داستان تھی وہ ژالے کو واپس پلٹ جانے کا کہہ رہا تھا ایسا کہاں ہوتا ہے جو ہمسفر چنے جائیں وہ بیچ راہ چھوڑ دیں؟

ایک درد سے پر آنسو آنکھوں میں آ اٹکا تھا۔

وہ سست روی سے آگے بڑھا تھا وہ ایک رشتہ کھو رہا تھا پر دل اور دماغ ہر احساس سے عاری تھے۔

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے اوذکان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ ناراضگی سے اسے دیکھنے لگا تھا اسے زنجبیل کا ژالے کے رخسار کو چھونا بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

"وہ بہت اچھی ہے، تھوڑی جذباتی ہے پر مجھے یقین ہے کہ تمہاری محبت اسے سنبھال لے گی بیسٹ آف لک۔"

امید کا کوئی جگنو ہاتھ میں تھمایا گیا تھا وہ بے یقین تھا بھلا ایسا کہاں ہوتا ہے کہ ایک رشتہ نبھانے کیلئے بہت سے رشتوں سے منہ موڑا جائے پر یہ سب طے شدہ تھا اور پھر سب بدلنے کیوں لگا تھا اوذکان کو زنجبیل کی پوزیشن ترحم آمیز لگی تھی۔

وہ ہوش میں آیا تو اسے روتی ہوئی ژالے ہال کے پچھلے دروازے سے باہر نکلتی دکھائی دی تھی۔

"کیا تم نے اسے سب بتا دیا؟"

آواز میں دبا دبا غصہ تھا۔

زنجبیل کے لبوں پہ مسکراہٹ نے ڈیرہ جمایا۔

"ہاں میں نے اسے بتا دیا کہ اوزکان حیدر اس سے کتنی محبت کرتا ہے اس سے آگے کی داستان میرے خیال سے اتنی اہم نہیں ہے تم اسے منالینا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ ایک تشفی بھری تھپکی دیتے وہاں سے نکلتا گیا تھا۔ وہ جو سمجھ رہا تھا زرلش سے محبت کے جھوٹے سچے قصے اور شادی کے راز کا استعمال کرتے وہ ژالے تک رسائی حاصل کرے گا لیکن زنجبیل نے بڑی فرصت سے خود کو اس معاملے سے الگ کر لیا تھا۔

معجزے یوں ہوتے ہیں اسے یقین نہیں تھا اسے ایک دم سے زرلش یاد آئی تھی وہ لڑکی کسی فرشتے سے کم نہیں تھی جس کی وجہ سے زنجبیل نے اتنی آسانی سے فیصلہ لیا تھا پر یہ اسکا وہم تھا کہ زنجبیل نے اسکی وجہ سے فیصلہ بدلہ تھا جو خود ہی اپنے دل کی دنیا کے طوفانوں میں الجھا تھا اسکیلئے ژالے نامی طوفان کو جھیلنا آسان نہیں تھا۔ اسوقت وہ اپنی ذات کا سکون چاہتا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ژالے لیپ ٹاپ کی اسکرین پہ نظریں جمائے مختلف مناظر دیکھ رہی تھی جہاں وہ اور زنجبیل ساتھ ساتھ تھے کتنے ہی منظر میں وہ دو اکیلے تھے اور کہیں وہ ان دونوں کے بیچ مسکرا رہا تھا۔

آنسو جھرنے کی مانند ٹپاٹپ گر رہے تھے جب کوئی دروازہ ناک کرتے اندر آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ژالے نے آنے والے کو دیکھا تھا اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر خون میں جیسے شرارے دوڑنے لگے وہ چیل کی طرح اس پہ جھپٹی تھی۔

"یہ۔۔۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے تم نے کچھ الٹا سیدھا بولا ہے نا اسے۔۔ تم سمجھ رہے ہو ایسے ژالے آفریدی تمہاری ہو جائے گی یہ غلط فہمی ہے تمہاری۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسکے سینے پہ مکے برساتے جنونی ہو رہی تھی جبکہ وہ بے حس بنا مار کھا رہا تھا لیکن اسے ایک چیز تکلیف دے رہی تھی وہ تھی ژالے کی آنکھوں میں کسی اور کے نام کے آنسو دیکھنا بیشک وہ اسکا بھی من پسند شخص تھا پر اسوقت صرف رقابت کا جذبہ بھاری تھی۔

"وہ شادی کر چکا ہے ژالے۔"

بنا اسکے ہاتھ روکے اس نے بلاسٹ کیا تھا۔

اپنے جنون میں مگن ژالے کا ہاتھ خود ہی رک گیا تھا۔

اس نے بھیگا چہرہ اٹھائے اوذکان حیدر کی طرف دیکھا جسکے چہرے پہ جھوٹ کی کوئی رمز نہیں تھی۔

ژالے نفی میں سر ہلاتے پیچھے ہوئی تھی۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم 'ایسا تم صرف اسلیئے کہہ رہے ہو نا کہ میں زنجبیل کو چھوڑ کے تمہارا ہاتھ تھام لوں ایسا کبھی نہیں ہو گا اوذکان حیدر تم ۔۔۔ تم اس کائنات کے آخری شخص رہ جاؤ تب بھی ژالے آفریدی تمہیں نہیں اپنائے گی سنا تم نے کبھی بھی نہیں ۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں ۔۔۔"

وہ اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھے اسے پیچھے دھکیلتے کمرے سے نکالنے کی سعی کر رہی تھی۔

اوذکان کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ کسی سل کی مانند جما ہوا تھا اور اسکی مار سینے پہ جھیل رہا تھا۔

ژالے نے رخ موڑ لیا تھا اوذکان نے مرر میں اسکا عکس دیکھا۔

غصے سے مٹھیاں بھینچے وہ اسکے قریب آتے کندھوں سے پکڑے اپنے سامنے کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہوش میں آؤ ژالے تم ایک ایسے شخص کے پیچھے خود کو ہلکان کر رہی ہو جو کسی اور کی زلف کا اسیر ہے بلکہ اسے اپنی زندگی تک میں شامل کر چکا ہے تم بھلا۔۔۔"

"شٹ اپ اوذکان ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔ یہ میرا اور زنجبیل کا معمالہ تم ہوتے کون ہو اس سب میں آنے والے۔"

وہ اسے جھٹکتے زخمی ناگن بن کے پھنکاری تھی۔

"اوہ تو میں کون ہوں؟ کیا تم میری حثیت کو چیلنج کر رہی ہو؟"

اوذکان کا بھی ٹمپر لوز ہوا تھا۔

"مجھے صرف اتنا پتا ہے اوذکان حیدر تم نے زنجبیل کو مجھ سے بدگمان کیا ہے۔"

وہ بے رحمی سے آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

اسکی دودھیائی ملائم سرخی چھلکاتے گال اس حرکت پہ خون چھلکانے لگے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوذکان حیدر کا دل ان میں ڈوبا میں تھا۔

کچھ دیر اسے بے بسی سے دیکھتے وہ باہر نکل گیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے زنجبیل کو کال ملائی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم اسے سب سچ بتاؤ گے زنجبیل اور یہ بھی کہ تم نے زرلش سے نکاح اپنی من مرضی سے کیا ہے مجھے ہر حال میں ژالے کا ساتھ چاہئے جو تم سے منسلک ہو کے رہ گیا ہے اسے زنجبیل آفریدی نامی الیوژن سے نکلنا ہو گا۔"

وہ آتش فشاں بنا ہوا تھا۔

زنجبیل نے کچھ وقت مانگا تھا اپنے لیے وہ زہرہ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مگر زہرہ تو اسے اپنے ہر پلین سے انجان رکھتے ہتھیلی پہ سرسوں جمانے کو تیار تھیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"آج پشمینہ گل کے رشتے والے آرہے ہیں۔"

وہ زنجبیل کو ٹفن پکڑاتے بولی تھی پر زنجبیل نے اسے لینے کیلئے ہاتھ نہیں بڑھایا تھا۔

"قاضی کاکا اور ارسلان کا جاننے والا ہے لڑکا شاید کوئی لکڑی کا کار۔۔۔۔"

زرلش کی بولتی بند ہوئی تھی جب زنجبیل نے اسے بازو سے پکڑتے جھنجھوڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کتنی عمر ہو گی تمہاری؟"

وہ سرخ آنکھیں اس پہ گاڑتے بولا تھا۔ زنجبیل کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے اسکا گلہ خراب تھا جبکہ زرلش کی ساری توجہ اسکے دہکتے لمس پہ تھی جسکے ہاتھ بخار کی شدت سے گرم تھے۔

"زی تمہیں تو بخار ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنے ملائم ہاتھ اسکے رخسار پہ رکھتے متفکر سی بولی تھی اور پھر ہاتھ اسکے ماتھے پہ آٹھہرا تھا جسے زنجبیل نے جھٹک دیا۔

"بتاؤ کتنی عمر ہو گی تمہاری؟"

زنجبیل کا سوال ہنوز برقرار تھا۔

"پشمینہ گل کہتی ہے میں سولہ سال کی ہوں۔"

اگر اسکا انداز نارمل ہوتا تو یہ بات وہ اسے چہک کے بتارہی ہوتی پر زنجبیل کا انداز نارمل نہیں تھا۔

"اور ان سولہ سالوں میں تم نے کتنے جھوٹ بولے ہیں؟"

زنجبیل کی بات سنتے اسکی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔

"ک۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"

اس نے نظریں چرائی تھیں۔

"ہنہ۔۔ایک اور جھوٹ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکا انداز طنزیہ تھا زرلش یک ٹک اسے دیکھنے لگی تھی۔

زنجبیل وہاں سے جانے لگا تھا جب زرلش نے اسکا بازو تھاما۔

"کیا ہوا ہے زی کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔"

"شٹ اپ 'شٹ اپ جسٹ آسک می زنجبیل سر 'نیکسٹ ٹائم تم کہنے کی جرآت مت کرنا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے انگلی اٹھائے وارن کرتا پہاڑی سے نیچے اترنے لگا تھا۔زرلش کی جان پہ بن آئی تھی وہ بھاگتے قدموں سے اسکے ساتھ ہوئی۔

"زی کیا ہوا ہے تمہیں اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو اور کھانا بھی نہیں کھایا تم نے۔"

وہ اسکے ساتھ ساتھ بھاگتے قدموں سے چلنے کی کوشش میں تھی۔

"میرے پیچھے مت آؤ۔"

وہ رک کے اسے آنکھیں دکھاتے بولا تھا۔زرلش اسکے تیوروں پہ گھبرائی تھی۔

"وہ میں پشمینہ گل سے کیا کہوں گی مطلب تم نے کھانا کیوں۔۔۔"

"اعتبار نہیں رہا تمہارا' کوئی بھروسہ نہیں ہے مجھے تم پہ کہ زہر ملا کے کھلا دو کسی دن مجھے۔۔۔ تمہاری معصوم صورت پہ کون کافر یقین نہیں کرے گا۔"

زنجبیل نے چیختے ہوئے کہا تھا اور بھاگتے قدموں سے وہاں سے نکل گیا زرلش بے یقین سی ٹھہری تھی یہ وہ زنجبیل تھا جو اس سے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا وہ کیوں بدل گیا تھا۔

وہ دھیمی رفتار سے چلتی گھر آئی تھی۔

"آج کتنے جھوٹ بولے؟"

پشمینہ نے اسکا طاق پہ رکھا ٹفن اٹھاتے کہا تھا پر وزن سے معلوم ہوا وہ خالی نہیں تھا۔

اس نے حیرت سے وہ کھولا تھا وہ کھانا بدستور ویسا ہی پڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"زری یہ۔۔۔"

"وہ کہتا ہے میں جھوٹی ہوں۔"

زرلش نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا تھا۔

پشمینہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا جسکی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے۔

"وہ کہتا ہے میں اسے کھانے میں زہر دے دونگی۔"

"زری کون؟ کیا شہری بابو سے لڑائی ہوئی ہے تمہاری؟"

ٹفن میں موجود کھانا دیکھتے وہ یہی اندازہ کر پائی تھی۔

زرلش نے اجنبی نگاہوں سے اسے دیکھا اور سر نگوڑے خاموشی سے سو گئی تھی۔جب وہ شدید ڈپریشن میں ہوتی وہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند ہی کر لیا کرتی تھی۔

اگلے آنے والے کئی دن وہ اسے پہاڑوں پہ ڈھونڈتی رہی پر وہ نہیں آیا تھا۔

زرلش اپنی سمجھ بوجھ سے اسے منانے کیلئے اسکے سرکاری کوارٹر جا پہنچی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنجبیل کو اسکے جھوٹ نے کافی تکلیف دی تھی انجانے میں وہ اسکی باتوں سے ایک خاکہ تراش بیٹھا تھا مگر پشمینہ گل سے مل کے وہ مجسم بری طرح زمین بوس ہوا تھا تبھی اسے زرلش پہ غصہ تھا۔

یہ زنجبیل کی انتہا پسند طبیعت کا خاصہ تھا کہ وہ لوگوں سے بہت جلدی امیدیں وابستہ کر لیتا تھا لیکن اسکی زندگی کا ایک اصول یہ بھی تھا کہ جھوٹے لوگوں سے اسے شدید پرخاش تھی اول تو وہ سوچ سمجھ کے

Posted on Kitab Nagri

لوگوں کے قریب ہوتا تھا اور کبھی کوئی امیدوں کے برعکس نکلتا تو وہ ان سے دامن چھڑا لیتا تھا جیسا کہ اب وہ زرلش سے ہمیشہ کیلئے کٹ آف کیے بیٹھا تھا۔

اس چھٹانک بھر لڑکی نے اسے کیسے بیوقوف بنایا تھا اسکا غصہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا جبھی ایک بار وہ پھر سے آنکلی تھی۔

اپنے آفیسرز کی طرح اس میں بھی ایک بری لت تھی وہ اکثر ہی سگریٹ اور شراب پیتا تھا اور اس دن بھی وہ اپنا غم غلطاں کرنے کو دو پیگ لگائے سونے کی تگ و دو کر رہا تھا جب کمرے میں آتی لڑکی اسے چونکا گئی تھی۔

نیلی آنکھیں' کمر کو چھوتی کالی ناگن زلفوں کی چوٹی' ہاتھوں میں کانچ کی چوڑیاں بھرے کشمیری لباس میں ملبوس وہ لڑکی زنجبیل کی تمام حسیات بیدار کر گئی تھی۔

لمحہ لمحہ گھٹتا فاصلہ اسکی سانسیں تنگ کر رہا تھا۔

"زنجبیل میں نے تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔"

وہ نیلی آنکھیں پانیوں کے جھرنوں سے بھری ہوئی تھیں۔ وہ ہو بہو وہیں عکس تھی جسے زنجبیل نے پہروں سوچا تھا وہ حقیقت بن کے اسکے سامنے آرکی تھی۔

زنجبیل نے ہاتھ بڑھائے اسے اپنے پاس کیا تھا۔

"تم نے مجھے یاد کیا پشمینہ؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کی متحیر زدہ آواز سے زیادہ اسکے پاس اٹھتی ناگوار مہک نے زرلش کو چونکایا تھا۔

"میں زرلش ہوں۔"

وہ ہمیشہ کے انداز میں بولی تھی۔

زنجبیل بامشکل اپنی آنکھیں کھول پا رہا تھا۔

سامنے موجود نازک سی لڑکی وجود زن کی مکمل تصویر تھی جو زنجبیل کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

ام الخبائث اپنا گہرا اثر دکھانے لگی تھی جبھی زنجبیل نے اسے کھینچتے خود پہ گرایا تھا۔

زرلش پل میں سٹپٹائی تھی۔

"زنجبیل یہ کیا کر رہے ہو تم میں تم سے اپنے جھوٹ کی۔۔۔"

زرلش کی بات ادھوری رہ گئی تھی زنجبیل نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"پشمینہ تم جانتی ہو تم دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی ہو۔"

زنجبیل کی لڑکھڑاتی آواز اور پشمینہ کے نام پہ زرلش ٹھٹکی تھی۔

"زنجبیل پشمینہ گل نہیں ہے یہاں۔"

وہ اسکے چہرے کو تھپتھپاتے بولی تھی وہ پریشان تھی زنجبیل بار بار پشمینہ گل کا نام کیوں لے رہا تھا۔

"تم۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کی بولتے بولتے آنکھیں بند ہونے لگی تھیں اسکی گرفت زرلش پہ ڈھیلی پڑی تھی اور وہ بیڈ پہ نڈھال سا گرا تھا۔

زرلش کتنی دیر اسے دیکھتی رہی تھی وہ اس حال میں کہاں تھا کہ اس سے بات کرپاتی تبھی جانے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی جب زنجبیل کے سیل کی آواز پہ وہ چونکی تھی۔

وہ دھیرے سے اسکے سیل کے پاس آرکی تھی جہاں ایک خوبصورت لڑکی کی تصویر اور 'ژالے' کے الفاظ نے زرلش کو ہونٹ بھینچنے پہ مجبور کیا تھا۔

یہ وہیں لڑکی تھی جو زنجبیل کو ڈریسز دکھارہی تھی۔

"تو تم کل آرہے ہو میں انتظار کرونگی۔"

رومن اردو میں لکھا ایک مسیج موبائل اسکرین پہ نمودار ہوا تھا۔

وہ جارہا تھا؟ زرلش کے دل کی دھڑکن منتشر ہوئی تھی اسکا بچکانہ ذہن زنجبیل کو روکنے کیلئے بہانے تلاشنے لگا تھا جبھی کچھ سوچتے وہ اسکے پہلو میں آٹکی تھی اس سے آگے جو وہ کرنے جارہی تھی کوئی سوچ نہیں سکتا تھا کہ یہ محض سولہ سال کی لڑکی کے ذہن کی اپنی اختراع تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"سنو لڑکی!زنجبیل کے کمرے کی بھی اچھے سے صفائی کر دینا آج اور ہاں اسکی کوئی بھی چیز بنا چھیڑے کام کرنا کچھ بھی ادھر ادھر ہوا اس لڑکے نے میرا دماغ کھالینا ہے۔"

وہ زہرہ کو چینج کروانے میں انکی ہیلپ کر رہی تھی جب زہرہ نے اسے کہا تھا وہ محض سر ہلا کے رہ گئی تھی۔

"کیا تم بولتی نہیں ہو؟"

زہرہ کو اسکی کم گوئی بلکل پسند نہیں تھی وہ زندہ دل خاتون تھیں جنہیں زنجبیل نے گونگی ملازمہ پکڑوا دی تھی۔

وہ ملازمہ سے زنجبیل کے کمرے کا پوچھتی وہاں آئی تھی۔کشادہ سا کمرہ جہاں ایک جہازی سائز بیڈ اور ایک طرف تھری سیٹر صوفہ تھا۔سامنے ہی بہترین سا دیوار گیر ایل۔ای۔ڈی نصب تھا جسکے نیچے ایک شوکیس نما ٹیبل تھا جس پہ زنجبیل کی مختلف انداز میں لی گئی تصاویر رکھی تھیں۔

سلور گرے کمبنشن میں بنائی گئی روم کبرڈ اور ڈیکوریشن اسے کسی مہاراجہ کی سلطنت بتاتی تھیں۔ہاں وہ مہاراجہ ہی تو تھا زرلش کے دل کی

سلطنت کا۔

اسکے بیڈ کے سامنے ہی زہرہ اور ہاشم آفریدی کے درمیان ٹھہرے زنجبیل کی تصویر تھی زرلش کے لب آپ ہی آپ مسکرائے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسکے بیڈ کی سائیڈ پہ بھی انتہائی دلکش انداز میں پوٹریٹ کی گئی اسکی تصویر تھی۔

زرلش نے اسے اٹھاتے انگلیوں کی پورز سے چھوا تو آنکھیں بھرانے لگی تھیں کتنا ظالم بن گیا تھا وہ جیسے وہ اسے جانتا ہی نہیں تھا۔اس نے زنجبیل کی تصویر کو سینے میں پروسا تھا۔

کمرے کے ایک طرف اسکی اعزازی اسناد کا اسپیشل ریک بنایا گیا تھا۔

ایک منظر پہ اسکی نگاہ جم گئی تھی ژالے اور زنجبیل کے ہمراہ ایک اور شخص تھا جو شاید زنجبیل کا دوست تھا جو اس دن لان میں بیٹھا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ژالے کی ڈریسنگ تقریبا اسی دن جیسی ہی تھی کیوں تھی وہ زنجبیل کی زندگی میں؟

زرلش کی آنکھوں میں خفگی سی در آئی تھی اس نے وہ تصویر الٹا کے رکھ دی تھی اور انتہائی احتیاط سے زہرہ کے حکم کے مطابق اسکے کمرے کی صفائی کرنے لگی تھی۔

وہ سچ کہتا تھا کہ دو دو الگ دنیا کے لوگ تھا وہ پتوں کے قالین پہ سونے والی مخمل کے قالین پہ کیسے سو سکتی تھی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنا کام مکمل کرتے وہ باہر نکلنے لگی تھی جب اسکا ٹکراؤ کمرے میں آتے زنجبیل سے ہوا تھا۔اسے یہاں دیکھتے اسکی نگاہوں میں ناگواری سی در آئی تھی وہ اسکی نگاہوں کے سرد پن سے بچتی کنی کترا کے نکل جانا چاہتی تھی جب زنجبیل نے اسے کلائی سے تھامے دوبارہ کمرے میں کرتے دیوار کی پشت سے لگایا تھا۔

وہ اپنے وہیں روایتی لباس میں ملبوس تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"کون سوچ سکتا ہے اس معصوم چہرے کے پیچھے کتنی مکار لڑکی چھپی ہوئی ہے۔"

اسکا چہرہ گرفت میں لیے وہ گرم سانسیں اسکے چہرے پہ برساتے بولا تھا۔

زرلش اسکی گرفت پہ پھڑ پھڑا کے رہ گئی تھی جبکہ کلائی پہ جیسے اسکا ہاتھ کھب گیا تھا۔

"کیوں آئی تھی یہاں کوئی جادو ٹونہ کرنے؟"

زنجبیل کو اسکی خاموشی زہر لگ رہی تھی۔

"وہ بی بی جی نے صفائی۔۔۔۔"

"منع کیا تھا نا مجھے اپنی شکل نا دکھانا پھر کیوں آئی میرے کمرے تک؟"

زنجبیل کو اسے دیکھتے اپنے زخم رستے دکھائی دیتے تھے کتنا عظیم نقصان اٹھا چکا تھا وہ اسکی وجہ سے۔

"بولو۔۔۔"

اسے خاموش دیکھتے وہ دھاڑا تھا زرلش لرز کے رہ گئی تھی وہ کونسا زنجبیل تھا وہ تو کبھی اسے جانتی ہی نہیں تھی۔

"آ۔۔آئیندہ نہیں آونگی۔"

آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹکا تھا۔

زنجبیل اسے دروازے کی طرف دھکیلتے واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

سامنے لگے آئینے میں خود کو دیکھا تو شرمندگی نے آن گھیرا وہ ایسا نہیں تھا جیسا بن رہا تھا مگر اس حد تک وہ لائی تھی اسے۔ایک گہری سانس کھینچتے وہ فریش ہونے لگا تھا۔

وہ باہر آیا تو مما کے پاس زرلش کی شکایتوں کا انبار تھا۔

"زی مجھے کوئی میچور سی عورت لادو اس لڑکی کو ایک ایک بات سکھانی پڑتی ہے تب مجھے اپنی بے بسی کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔"

زہرہ کی بات پہ زرلش کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا بھلا اسے کہاں عادت تھی اس سب کی تبھی زہرہ اس سے تنگ نظر آتی تھیں۔

"پر مما اتنی جلدی تو کوئی اور قابل بھروسہ لڑکی نہیں مل سکے گی جب تک میں کوشش کرتا ہوں آپکو ایڈجسٹ کرنا پڑے گا نہیں تو زرینہ سے کہہ دیتا ہوں وہ اسے کچھ حد تک ٹرین کردے گی۔"

زنجبیل نے اپنے سامنے چائے رکھتی زرلش کو ایک نظر دیکھتے کہا تھا۔

"لو وہ کچن کا کام سنبھالے گی یا اسے اگر تمہیں خدا ترسی کا اتنا ہی شوق ہے تو مسسز لاشاری اسے لے جانا چاہتی ہے میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ اسکا جتنا حساب بنتا ہے کلئیر کرکے اسکے بڑوں سے بات کرکے وہاں بھیج دو بھائی میرا تو گزارہ بہت مشکل ہے اتنی سی بچی کے ہمراہ انہیں اپنی پوتی کیلئے کئیر ٹیکر چاہیئے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زہرہ کی ایک دوست آئیں تو انہیں زرلش بہت پسند آئی تھی تبھی وہ اسے اپنے پاس رکھنے کا کہنے لگیں تو زہرہ نے زنجبیل سے بات کر کے انہیں جواب دینے کو کہا تھا تبھی اسوقت سامنے تجویز رکھی تھی۔

زنجبیل کا موڈ آف ہوا تھا ماں کی فطرت سے آگاہ تھا اگر زرلش انہیں سیٹسفائی نہیں کر پائی تھی تو اسکا مطلب تھا انہیں اب وہ یہاں نہیں چاہیئے تھی۔ اسے اپنے سامنے ایک اور امتحان نظر آرہا تھا۔ وہ لاکھ انکار کرتا مگر وہ اسکی ذمداری تھی کیسے وہ اسے کسی اور کے حوالے کر دیتا اسکے نام سے منسوب تھی۔

"مما شیرازی نے جو نئی ڈیل کی اسائمنٹ تیار کی ہے آپ نے اس پہ غور کیا؟"

وہ انکی توجہ بٹانے کی خاطر بولا تھا کچھ دیر میں وہ زرلش کے ٹاپک سے ہٹ چکی تھیں۔

رات گئے وہ لان میں ٹہلتے بے چینی کا شکار تھا جبھی کچھ حل نہ پاتے وہ انیکسی میں چلا آیا تھا یہ بھی غنیمت تھا کہ سردیوں کے دن ہونے کی وجہ سے سرشام ہی سب اپنے بستروں میں دبکے نظر آتے تھے۔

وہ جو جاگی سوئی کیفیت میں تھی کھٹکے کی آواز پہ فوراً اٹھ بیٹھی تھی پر اسے سامنے دیکھتے چہرے پہ تاریک سائیہ سا لہرایا تھا یقیناً آج آنے کی وجہ خاص تھی اسکی ماں کے اعتراضات اسکیلئے کسی قدر اہم تھے زرلش سے زیادہ کون جانتا تھا جس نے ہمیشہ اپنی ماں کو اپنی پہلی ویلیو پہ رکھا تھا۔

"دوسروں کی نیندیں برباد کر کے کتنے سکون میں ہو تم یہاں۔"

وہ طنز کے تیر برساتے سر تا پیر اسے سلگتی نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔

وہ بستر سے نکلتے اسکے سامنے آرکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"زی تمہیں مجھ پہ ترس نہیں آتا؟ ہر بار ہی

اپنی کمان کے تیر برسانے یہاں چلے آتے ہو میری غلطی کیا ہے؟"

زنجبیل نے اسکی بات پہ ابرو اچکائے اسے دیکھا تھا۔

"کیا تم واقعی نہیں جانتی تمہارا کیا قصور ہے؟"

وہ اسکے بے حد قریب آرکا تھا۔

"شاید تم سے محبت۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی زنجبیل نے اسے ایک تھپڑ دے مارا تھا وہ پیچھے کو لڑکھڑاتے گری تھی۔

ڈھیلی ڈھالی چٹیا مزید بکھری تھی اور گھنے بالوں کی آبشار نے پیٹھ کو کوور کیا تھا اگر وہ بیڈ کا سہارا نہ لیتی تو یقیناً اسکے کونے سے ٹکرا جاتی۔

زنجبیل نے اسے بالوں سے پکڑے اپنے سامنے کیا تھا گلاب رخسار دہک رہے تھے' پنکھڑی ہونٹوں پہ سسکیاں تھیں پر مقابل کو اپنی ساری فرسٹریشن نکالنے کو جیسے ایک بے جان گڑیا مل گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"محبت جانتی بھی ہو تم محبت کیا ہوتی ہے؟ ایک لفظ کو مذاق بنا کے تم نے کئی زندگیاں برباد کر دی ہیں نفرت ہے مجھے اس لفظ سے بھی' تمہیں دیکھ دیکھ کے میرا خون کھولتا ہے دن رات پچھتاؤں کی چکی میں سلگتے گزرتے ہیں۔۔۔ شرم آتی ہے مجھے خود پہ کے میں نے کبھی تم پہ بھروسہ کیا تھا ایک نمبر کی جھوٹی دھوکے باز لڑکی ہو تم۔"

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کی گرفت پہ وہ پھڑ پھڑا کے رہ گئی تھی۔

وہ اسکا من چاہا شخص تھا تبھی اسے آزادی حاصل تھی وہ جیسے چاہے اسے بربریت کا شکار کرتا۔

"اگر تم سمجھتے ہو تمہارے ایسا کرنے سے میں پیچھے ہٹ جاؤنگی تو آزما کے دیکھ لو میری محبت کی طاقت ایک دن تمہیں بھی گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور کر دے گی۔"

زرلش کی نگاہوں سے چھلکتا اعتماد زنجبیل کو بہت برا لگا تھا تبھی وہ اسے دھونکنی کی طرح دھونکتے وہاں سے چلا گیا تھا۔

پر عجب تھا کہ اسکی مردانہ تسکین کو سکون حاصل ہونے کی بجائے وہ اور زیادہ بے چین ہوا تھا۔

اپنے کمرے میں آتے وہ سر پکڑ کے بیٹھ گیا تھا۔

اپنے حال اپنی متضاد کیفیت کا شکار تھا اسے زرلش سے نفرت کا دعوی تھا مگر کہیں نا کہیں دل میں اول روز کا سافٹ کارنر موجود تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"کیا گھر پہ کوئی نہیں ہے؟"

اوذکان نے گیٹ کیپر سے پوچھا تھا۔کیونکہ اسوقت اکثر ہی دستگیر فیملی سمیت لان میں نظر آتے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"جی بیگم صاحب اور صاحب لوگ تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں پر ژالے بیبی گھر پہ ہی ہیں۔"

چوکیدار چونکہ اسے اچھے سے جانتا تھا تبھی اسے ژالے کی موجودگی کا بتاتے دروازہ کھولا تھا۔

"اوکے شکریہ۔"

وہ کہتے ساتھ اندر کی طرف بڑھا تھا۔

ژالے کے کمرے کے سامنے کچھ لمحے رک کے اوذکان نے اسے سامنے دیکھ کر اسکے ریکشن کا سوچا تھا اور پھر بنا دستک ہی اندر آیا تھا مگر کمرے میں داخل ہوتے ہی سگریٹ کے بے تحاشہ دھوے نے اسکا استقبال کیا تھا اور ساتھ ہی اسے سانس لینے میں دشواری آئی تھی۔

سامنے ہی وہ فرش پہ بیٹھی سگریٹ پھونک رہی تھی۔ جبکہ ایش ٹرے میں ان گنت سگریٹ کے ٹکڑے پڑے تھے۔

اوذکان نے کچھ ناگواری سے اسے دیکھا تھا اور پھر اسکے قریب بیٹھتے اسکی انگلیوں میں دبا سگریٹ لیا تھا۔ وہ چونکی تھی اور پھر اوذکان پہ نگاہ پڑتے رخ موڑا تھا۔

"کیوں آئے ہو یہاں؟"

وہ دانت پیستے بولی تو اوذکان نے ہاتھ میں پکڑا سگریٹ اپنے لبوں میں دبایا۔

Posted on Kitab Nagri

"باس نے اس مہینے کی سیلری نہیں دی غربت اتنی ہے کہ سگریٹ پینے کے بھی پیسے نہیں ہیں تبھی سوچا تم سے ایک ڈبی ادھار لے لوں پر تمہیں دیکھ کے تو یہی لگتا ہے اگلے ایک مہینے کا کوٹہ تم نے آج ہی پورا کر لیا ہے۔"

وہ منہ پھاڑے اسکی بکواس سن رہی تھی۔

"مطلب؟"

وہ غصے میں وہاں سے کھڑے ہوتے بولی تھی۔

"مطلب بلکل واضع ہے میری جان سگریٹ صحت کیلئے بہت خطرناک ہے اور تم اسے اتنے مزے سے بیٹھی پھونک رہی ہو کچھ تو خیال کرو میرے بچوں کا۔"

اوذکان نے معصومیت سے کہتے اسکے روم کی ونڈو کھولتے فین بھی آن کر دیا تھا۔

"تم پاگل ہو اتنی ٹھنڈی ہے۔"

ژالے نے اپنی شال کو اچھی طرح لپیٹتے ہوئے کہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پاگل تم ہو جو اتنے دھوے میں بیٹھی ہو چلو باہر چلتے ہیں جینسوئے؟"

اوزکان نے کہتے ساتھ ہی مشورہ مانگا تو جیسے اسکی برداشت کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں؟"

Posted on Kitab Nagri

"کتنا ارٹیٹ کرتی ہو یار' ایک ہی سوال بار بار پوچھ پوچھ کے اینڈ آفکورس تم سے ملنے آیا ہوں انکل آنٹی دو دن سے یہاں نہیں ہیں تمہیں کم از کم مجھے بتانا چاہیے تھا۔"

وہ دھونس بھرے انداز میں کہتا پھر سے فین آف کر گیا اور ونڈو بھی کیونکہ سردی برداشت سے باہر ہونے لگی تھی۔

ژالے نے کوئلوں سے بھری انگیٹھی جلائی۔

"کیا تم مجھے اپنے بے ہودہ جوکس سنا کے انٹرٹین کرنے آئے تھے؟"

پچھلے دنوں کی نسبت وہ اس سے نارمل انداز میں مخاطب تھی۔

"ارادہ تو یہی تھا پر تم چاہو تو ارادہ بدلا بھی جا سکتا ہے۔"

اوذکان نے چاندنی سراپے پہ نظریں جمائے کہا تھا۔

اسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھتے وہ اپنے گرد لپٹی شال کو مزید اچھے سے لپیٹنے لگی تھی۔

"تمہارے دوست نے کس سے شادی کی ہے؟"

ژالے کے سوال سے زیادہ انداز نے اسے چونکایا تھا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"

اوزکان نے اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تو وہ اسکا ہاتھ جھٹک گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"جو پوچھا ہے وہ بتاؤ فضول بکواس سننے کا موڈ نہیں ہے میرا۔"

ژالے کسی طرح اسکے ہاتھ نہیں آنے والی تھی۔

"کل تک تو وہ تمہارا دوست بھی تھا۔"

اوزکان کی بات پہ ژالے نے کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔

وہ دھیمی چال چلتے روم فریج کی طرف بڑھی تھی اور بگ ایپل کی بوتل نکالتے لبوں سے لگائی تھی مگر اسکے ساتھ ہی کمرے میں پھیلنے والی

مہک پہ اوزکان نے اسکے ہاتھوں سے بوتل کھینچی۔ اسکے شک کی تصیح ہوگئی تھی وہ کولڈرنک کی آڑ میں الکحل استعمال کر رہی تھی۔

"کیا مذاق ہے یہ؟"

اوزکان کا غصہ عود آیا تھا۔

"سکون۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے اپنے بستر کی طرف بڑھی جب اوزکان نے اسے راستے میں جالیا تھا۔

"کیوں کر رہی ہو تم یہ سب؟"

اسکا بس چلتا وہ اسکا چہرہ تھپڑوں سے لال کر دیتا۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں۔۔۔میرا سکون برداشت کیوں نہیں ہے۔۔۔تم کیا سمجھے میں نے تمہاری بات پہ یقین کر لیا ہے۔۔۔نہیں وہ صرف میرا ہے۔۔۔ژالے آفریدی کا۔"

اوذکان کو اسکی حرکت اور اب اسکی باتیں غصہ دلا رہی تھیں۔

"ہوش میں آؤ ژالے تم اسکی خاطر خود کو ایسے برباد کیسے کر سکتی ہو۔"

وہ اسے کمر سے پکڑتے سنبھالنے لگا تھا۔

"اہش۔۔۔تم جیلس ہو نا۔"

وہ انگشت شہادت اسکے لبوں پہ جمائے بولی تھی۔

"ہاں ہوں میں جیلس ڈیمڈ بکاز آئی لو یو اور میں تمہیں اسکی خاطر خود کو یوں بے حال نہیں ہونے دونگا سمجھی تم۔"

وہ درشتی سے بولا تھا۔

"تم نے دیکھا ہے اوذکان اسکی مسکراہٹ کتنی پیاری ہے اور وہ۔۔۔۔"

"شٹ اپ ژالے۔"

اوذکان نے اسکی بات درمیان میں کاٹ دی تو وہ سہمی تھی۔کتنی دیر خاموشی انکے درمیان چھائی رہی تھی۔اوذکان کا دل اسے اس حالت میں دیکھتے دکھ رہا تھا۔ایک لمحے دل میں خیال آیا زنجبیل آفریدی

Posted on Kitab Nagri

کا وجود تھا ہی کیوں؟ پر دوسرے ہی پل اپنی سوچ پہ لعنت بھیجتے اسکی طرف متوجہ ہوا جسکی آنکھیں بند ہورہی تھیں۔

وہ اسے بازوں میں اٹھائے بستر پہ لایا تھا۔ احتیاط سے بستر پہ لٹائے وہ پیچھے ہٹنے لگا تھا جبھی اسکی نائٹی کا فرنٹ ہک اوزکان کی شرٹ کے بٹنوں سے الجھا تھا جسے سلجھانے کے چکر میں اوزکان کا ہوش اڑا تھا۔

وہ تو جیسے حسین پیکر کی دلکشی کو عریاں پاتے حواس باختہ ہوا تھا اسکے وجود سے نظریں چراتے کھڑا ہونا چاہا تھا جبھی وہ دودھیائی بازو اسکے گلے میں حمائل ہوئی تھیں۔

"اوزکان کیا میں اس قابل نہیں ہوں کہ وہ مجھے چاہے؟ کیا میں اتنی بری ہوں اپنے من چاہے شخص کو اپنے قریب نہیں محسوس کر سکتی؟"

وہ سراپا سوال تھی' آنکھیں پر نم تھیں لیکن اپنی بات سنانے کا عالم بے خودی میں اس نے جو طریقہ اپنایا تھا وہ سامنے والے کیلئے آزمائش بنا ہوا تھا۔

"ژالے اس ٹاپک پہ ہم پھر بات کریں گے تم ابھی ٹھیک نہیں ہو۔"

وہ اسکے بازو پیچھے ہٹاتے بولا تھا۔ بندہ بشر تھا ایمان متزلزل ہونے کا خدشہ تھا۔

"میرے پاس رہو اوزی۔"

وہ گزارش کر رہی تھی یا اوزکان کو آزمانے کی چاہت ظاہر کر رہی تھی۔ کمرے میں گرم سانسوں کا الجھا احساس پھیلتے جادوئی تاثر قائم کرنے لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ہاتھ پر ہاتھ رکھا اس نے تو معلوم ہوا

ان کہی بات کو کس طرح سنا جاتا ہے۔۔

"میں یہی ہوں ژالے پلیز تم سو جاؤ۔"

اس نے ژالے کی گرفت کو ذرا ڈھیلا پاتے ہی اسے پیچھے کرتے اسے کمفرٹر اوڑھاتے کہا تھا۔

"ہوں۔۔۔"

وہ آہستہ آہستہ غنودگی میں جا رہی تھی جبکہ اوزکان کی نگاہ بار بار بھٹکتے اسکے چہرے پہ جاتی۔

ایسا کوئی زاہد و عابد وہ بھی نہیں تھا کہ اپنے نفس پہ قابو پا سکتا۔تنہائی اور من پسند شخص کی قربت اسے ڈگمگانے لگی تھی تبھی اس نے ژالے پہ

جھکتے اسکے شادابیت سے بھرپور رسیلے ہونٹوں کا ذائقہ چکھنا چاہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے لمس پہ ژالے نے ذرا سی آنکھیں کھولی تھیں۔ نظروں کا تصادم اتنا شدید تھا کہ وہ خود کو بہکنے سے روک نہیں پائے تھے ژالے نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے اپنے سینے پہ رکھا تھا جبکہ اسکی مخروطی انگلیاں اوزکان کے بالوں کو سہلانے لگی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

اوذکان کی سانسوں میں بستی اسکے وجود کی مہک سانس لینا دوبھر کر رہی تھی۔تنہا مرد اور عورت کے درمیان بہکانے والا شیطان انکے درمیان چلا آیا تھا۔

اوذکان نے چہرہ اٹھائے اسے دیکھا جو کھوئے کھوئے انداز میں اوذکان کو دیکھ رہی تھی۔

وہ جیسے ہوش میں آیا تھا پیچھے ہٹتے وہ اس سے دور ہوا تھا جبھی ژالے نے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

"اوذی تم بھی مجھے دھتکار دو گے۔"

اسکے لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔

اوزکان کا دل سکڑ کے سمٹا تھا اس نے پیچھے مڑتے اسے دیکھا تھا جو ہوش میں نہیں تھی پر وہ تو ہوش میں تھا۔

"نہیں جاؤ اوزی پلیز آئی ایم الون۔"

وہ ملتجیانہ انداز میں کہتی اوذکان کا ہاتھ ہلا گئی تھی۔وہ جیسے گہری نیند سے جاگا تھا۔

"میں یہی ہوں تمہارے پاس۔"

وہ اسے اس حال میں نوکروں کے سہارے چھوڑ کے نہیں جا سکتا تھا تبھی اسکے سرہانے آ بیٹھا تھا۔

ژالے نے اٹھنے کیلئے اسکا سہارا لینا چاہا تھا وہ جو اپنی سوچ میں مگن تھا ان بیلنس ہوتے اس پہ دراز ہوا تھا دونوں ہتھلیاں اسکے اردگرد کیے وہ اٹھنے کی سعی کر رہا تھا جب ژالے نے اسکی شرٹ کی کالر سے پکڑتے اسے خود سے بے حد قریب کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اوذکان کا حوصلہ پست ہوا تھا پیاس کی شدت بڑھنے لگی تھی کچھ ایسا ہی حال اسکا تھا جبھی اس نے اوذکان کے لبوں پہ اپنی نرم انگلیوں کی پور ز جماتے اس پیاس کو بڑھایا تھا اوذکان نے اسے بانہوں کے حصار میں لیتے اسکے ہونٹوں پہ تسلط جمایا تھا۔

پہلی بار ایسی قربت میسر آئی تھی پھر بھی وہ خود پہ قابو پا گیا تھا۔

اس رات کی خواہشیں جیسے لبوں کے بول تک رہ گئی تھی۔

صبح ژالے کی آنکھ کھلی تو وہ اسکے سینے پہ سوئی ہوئی تھی جبکہ وہ ان ایزی سا بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔

ژالے کو اپنا سر بوجھل اور بھاری ہوتا محسوس ہوا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اوزکان اسکے قریب کیوں تھا۔

اسکی جنبش پہ اوذکان نے آنکھیں کھولی تھیں ادھر ژالے کے سوئے اعصاب جاگنے لگے تھے یہ قربت بہت سے معنی بتا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

"اٹھ گئی تم۔۔۔"

اوذی نے لمبی جمائی روکتے کہا تھا تبھی اگلہ لمحہ اسکے حواس مختل کر دیا تھا جب چٹاخ کی آواز پہ ادھ سوئی جاگی آنکھیں پوری کی پوری کھلی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"تت۔۔۔تم اتنا گر کیسے سکتے ہو اذکان حیدر تم نے

مجھے۔"

اس نے بے اختیار ہی پہلے سے ہی بند نائٹ کو سختی سے اپنے ارد گرد کھینچا تھا۔

"تم پاگل ہو چکی ہو ژالے۔" وہ رخسار پہ ہاتھ رکھے بے یقینی کا شکار تھا۔

وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے جبکہ اس لڑکی نے اسے اکسانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

ژالے کا رونا کافی اعصاب شکن تھا۔

"اوکے میں کوئی وضاحت نہیں کرونگا تم جو سمجھ رہی ہو بخوشی سمجھو۔"

وہ غصے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا لیکن ژالے کو رونا شدت اختیار کر گیا تو وہ جھجھلا سا گیا تھا۔

"ژالے تم غلط سمجھ رہی ہو مجھے آئی سوئیر ایسی کوئی غلط اٹینشن سے نہیں تھا میں یہاں 'تم نے الکوحل کا استعمال کچھ زیادہ کر لیا تھا ایسے میں مجھے بلکل مناسب نہیں لگا تمہیں یوں نوکروں کے سہارے چھوڑ کے جاؤں اور کوئی اس چیز کا ایڈوانٹیج لے۔"

وہ بڑے ٹھہرے انداز میں اسے سچویشن سمجھا رہا تھا۔

"ہاں اور تم نے سوچا لگے ہاتھوں میں ہی۔۔۔۔"

"شٹ اپ ژالے دو ماروں گا تمہیں حد ہوتی ہے بدگمانی کی۔"

Posted on Kitab Nagri

اسے بے انتہا غصہ آرہا تھا اس پہ رات کی ساری خماری اڑن چھو ہو چکی تھی۔ایک احساس تھا کہ وہ اسکے پاس ہے اسکے پہلو میں مگر حواسوں کی دنیا میں یہ ایک جرم ہی تھا بہر حال وہ اسکی نامحرم تھی۔

مگر جو زہر اسکے منہ لگا تھا اس سے جان چھڑانا اتنا آسان کہا تھا وہ ژالے کو اسکی بدگمانی کے سمندر میں ڈولتے چھوڑ کے وہاں سے چلا گیا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"یہ تمہیں کیا ہوا ہے؟"

وہ صبح کا اخبار اور چائے انکے سامنے رکھ رہی تھی جب زہرہ نے اسکے ماتھے پہ پڑے زخم اور چہرے پہ پڑے نیل کو دیکھتے پوچھا تھا۔

"زرینہ میرا پروٹین شیک۔۔۔"

وہ جو ابھی جاگنگ سے آیا تھا خانساماں کو کہتے جیسے ہی پلٹا دماغ جیسے سن ہوا تھا۔

اسکی زرد پڑتی رنگت اور پھٹے ہونٹوں کے ساتھ چہرے پہ جابجا نشان تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ۔۔واشروم میں پھسل گئی تھی۔"

آنکھوں میں آئی نمی کو دھکیلتے وہ بمشکل اپنے آنسو پہ ضبط کیے بولی تھی۔

"اوہ تو تمہیں ریسٹ کرنا چاہیئے تھا بلکہ میں منشی جی کی بیوی کے ہاتھ میڈیسن بھجواتی ہوں تم جاؤ ریسٹ کرو۔"

Posted on Kitab Nagri

زہرہ بیماروں کے معاملے میں ہمیشہ رحمدل دکھائی دیتی تھیں اسوقت وہ بھول چکی تھیں کہ انہیں زرلش سے کتنے اختلاف تھے۔

"جی بہتر۔۔۔"

اپنے اسکارف سے حتی المکان چہرہ چھپانے کی

سعی کرتی زرلش کو دیکھتے اسے غصہ بھی آرہا تھا جو چپ چاپ اسکے غضب کا شکار ہوتی رہی تھی ایک بار تو وہ اسے روک سکتی تھی اور ساتھ خود کو لعنت ملامت کیا یہ کیسی مردانگی تھی جو کمزور کو ہدف بنایا تھا۔

زہرہ کی اجازت ملتے ہی وہ واپس انیکسی میں چلی گئی تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ نک سک سا تیار اسکے سامنے تھا۔

"ہو گیا ہمدردی لینے کا شوق پورا؟"

وہ سرد نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔

زرلش نے مکمل اگنور کیا تھا۔

زنجبیل کو بہت برا لگا تھا اسکا اگنور کرنا تبھی اسکی اٹینشن لینے کو اپنے سامنے کیا تھا۔

"بات کر رہا ہوں میں تم سے۔"

اسکے قریب ہونے پہ وہ اسکے زخموں کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"شال لو ڈاکٹر سے چیک کروانے ہیں زخم کہیں بگڑ نہ جائیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

جانے کیوں وہ اس لڑکی سے ہمدردی جتا رہا تھا۔

زرلش نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا وہ جان لیوا درد دے کے مسیحائی کی بات کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہوں میں۔"

وہ اپنی کلائی اسکی گرفت سے آزاد کرواتے بولی تھی انداز میں نروٹھا پن واضع تھا۔زنجبیل کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا۔

زرلش کی آنکھیں پانی پانی ہوئی تھیں وہ کھڑے کھڑے فار میلٹی ہی نبھانے آیا تھا شاید لیکن تبھی وہ چونکی تھی جب گرم سانسیں اسکی پشت پہ اپنا لمس چھوڑنے لگی تھیں۔

"چلو۔۔۔"

وہ اسکے گرد شال لپیٹتے بولا تھا۔زرلش اس عنایت پہ حیران تھی پر کچھ دیر کی قربت میسر تو آتی تبھی وہ اسکے پیچھے آئی تھی۔

اس نے گاڑی کا بیک ڈور اسکیلئے کھولا تھا وہ خاموشی سے اندر بیٹھ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

راستہ خاموشی سے کٹا تھا کچھ دیر بعد وہ ایک پرائیوٹ کلینک کے سامنے تھے۔جانے اس نے ڈاکٹر سے کیا کہا تھا جس نے بنا کچھ پوچھے صرف زخموں کا معائنہ کیا تھا اور میڈیسن کا پرچہ زنجبیل کو تھما دیا تھا۔

وہ میڈیسن لیتے ہی باہر آیا تو زرلش کو لوگوں کو تکتے پا کے اسے خجالت نے آن گھیرا تھا ایک تو اسکا حلیہ ایسا تھا اوپر سے اسکی ہر چیز کو دیکھنے والی حرکت یہی شو کروا رہی تھی وہ پہلی بار شہر آئی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

ایک بار پھر خاموش سفر شروع ہوا تھا۔

راستے میں ہی اس نے کافی سارے شاپنگ بیگز لا کے بیک سیٹ پہ رکھے تھے زرلش اسے کام کرتے دیکھ رہی تھی۔ گھر پہنچنے تک وہ سوچ چکی تھی شاید ڈاکٹر نے اسے سکون آور انجکشن لگایا تھا۔

زنجبیل کو اندازہ تھا اسوقت گھر میں ماسوائے نوکروں کے کوئی بھی نہیں ہو گا پھر بھی احتیاط مانع تھی وہ گاڑی باہر روکتے اندر آیا تھا انیکسی کا آوٹ ڈور کھولتے زرلش کو احتیاط سے اٹھائے روم میں لایا تھا اور اسے آرام دہ حالت میں لیٹاتے باہر سے ہی نکل گیا تھا۔

زرلش کی جب آنکھ کھلی رات اپنے پر پھیلا چکی تھی۔ وہ آج کے دن کے واقعات سوچنے لگی تھی زنجبیل کا رویہ اسکے ساتھ قدرے بہتر رہا تھا اس نے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائی۔

اُس موڑ سے شروع کریں پھر یہ زندگی—

ہر شے جہاں حسین تھی، ہم تم تھے اجنبی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب اسکی نگاہ سامنے پڑی وہاں پر وہیں شاپنگ بیگز پڑے تھے جو وہ لایا تھا وہ خوشفہم نہیں ہونا چاہتی تھی کہ وہ یہ سب اسکیلئے خرید کے لایا تھا۔ اتنی ہیوی ڈوز اور گہری نیند لینے کے بعد وہ کافی بہتر محسوس کررہی تھی جبھی زرینہ اسکیلئے کھانا او کچھ میڈیسن لائی تھی جو زہرہ نے بجھوائی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کھانے کھاتے ہی وہ ایک بار پھر سوچوں کے بھنور میں ڈوبی تھی۔

یہ سزائیں اسکی خود کی منتخب کردہ تھیں زنجبیل بھی انسان تھا آخر کب تک اپنے اندر گھٹن رکھتا اچھا ہوا جو اس نے اپنی بھڑاس نکال لی تھی۔

وہ زہریلی سوچوں پہ مسکرائی تھی جب وہ اندر آیا تھا۔

"کیا تم انیکسی کو لاک کر کے نہیں سو سکتی؟"

اسکے ماتھے پہ کئی بل پڑے تھے۔

"دھیان نہیں رہا۔"

وہ بے پروائی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں؟"

اس نے حیرت سے پوچھا۔

"انیکسی کا دروازہ بند کرنے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے کہتے ساتھ ہی قدم بڑھائے تھے جب وہ راہ میں حائل ہوا تھا۔

"بیٹھو یہاں ہر وقت کی بے وقوفیاں ضروری ہیں کیا؟"

حیرت انگیز طور پہ اسکا انداز بہت نرم تھا۔

"اب چپ کی مار مارنے کے ارادے ہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

اس تمام عرصہ میں وہ پہلی بار مسکرایا تھا۔

زرلش نے اجنبی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"تم نے یہ بیگز اوپن نہیں کیے؟"

وہ شاپنگ بیگز اسکے پاس پھینکتے بولا تھا دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی جبکہ وہ میڈیسن چیک کررہا تھا تبھی ایک مرہم لیے اسکی طرف بڑھا تھا۔

"یہ بال باندھو۔"

اس نے حکم دیا تھا اسکی داسی نے تعمیل کی تھی کہیں مجازی خدا کا مزاج پھر نہ برہم پڑ جائے۔

زنجبیل نے آگے بڑھتے وہ شال جو صبح اوڑھائی تھی اب خود ہی اسکے وجود سے ہٹائی تھی۔

کمرے میں ہیٹر جلنے کے باوجود بھی سردی کی ایک لہر اسکے جسم میں سرائیت کر گئی تو اس نے اپنے بازو ہی اپنی ڈھال بنا لیے تھے۔

جبکہ زنجبیل کی نظریں اسکی گردن پہ پڑے نیل پہ تھیں اسے خود سے نفرت محسوس ہو رہی تھی جس نے اپنے اندر کا وحشی انسان جگایا تو کہاں وہ نازک سی لڑکی کیسے اسکے ظلم کو سہہ گئی تھی۔

زنجبیل نے اسکے دونوں بازوؤں کی ڈھال کو ہٹایا تھا نگاہیں بے ساختہ ہی اسکے وجود کے نشیب و فراز میں الجھی تھیں۔

اس نے اپنی انگلیوں سے گردن کے زخم کو چھوا تو وہ سسک اٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے زخم کی ابتداء ماپنے کو اسکی شرٹ کو گلے سے سر کایا تھا زرلش کی سانس اٹکی تھی اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

اس نے اسکے عمل کو دیکھا پر فلحال وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کس حد تک اسے زدو کوب کر چکا تھا۔

کچھ نشان کندھے پہ بھی تھے زنجبیل نے اسکی

مشکل آسان کرنے کو اپنی شرٹ اتارے اسے تھمائی تھی۔

"یہ پہن کے آؤ۔"

وہ اسکے حکم پہ آنکھیں پھاڑے زنجبیل کو دیکھنے لگی تھی۔

"کچھ کہا ہے میں نے؟"

اس کا انداز پھر سخت ہوا تھا وہ خاموشی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی چند منٹ بعد وہ اسکے سامنے تھی۔ زنجبیل کے لب مسکائے تھے جو کسی طرح بھی اسکی شرٹ میں فٹ نہیں تھی مگر ان دونوں کے درمیان اپنے رشتے سے ہٹ کے بھی ایک جھجھک مانع تھی۔

زنجبیل نے آگے بڑھتے شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے تھے اور شرٹ کو اسکے بازو کے سہارے کندھوں کے نیچے اڑسا تھا۔

زخم ایک لکیر مانند اسکی گردن سے ہوتے بیوٹی بون تک پھیلا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ کسی بچے کی مانند اسکا ہاتھ تھامے اسے بیڈ پہ بٹھا گیا تھا۔مرہم کے ساتھ وہ زندگی بخشتا اسکا لمس بھی محسوس کر سکتی تھی۔

ایک پل کو دعا کی کاش یہ لمحے یہی امر ہو جائیں اور زنجبیل کا لمس اسکے وجود پہ نصب ہو کے رہ جائے۔

زنجبیل نے ذرا سا اسکی بیک سے شرٹ سرکاتے وہاں پہ زخم کی موجودگی کا جائزہ لیا دل نے سو بار لعنت ملامت کیا تھا جہاں کمر پہ بھی اسکی جنونیت برپا تھی۔

زرلش کو لگ رہا تھا وہ سانس نہیں لے سکی گی اگر زنجبیل کی عنائیت کی بارش ایسے برستی رہی تو۔

زنجبیل کی بھاری آواز کمرے میں گونجی تھی جس میں حکم شامل تھا کہ یہ عارضی ڈھال بھی ہٹا دی جائے۔

اتنا آسان تو زنجبیل کیلئے بھی نہ تھا کہ صنف مخالف اپنی رعنائیوں اور ایک مستحکم رشتے سے اسکے سامنے تھی پر اسے اپنے اعصاب پہ مکمل کنٹرول حاصل تھا۔

اس نے خود ہی زخم دیا تھا تو مرہم بھی رکھنے کو اسکی نازک ادائیں سہل کرنی تھیں تبھی زخموں سے چور بدن کو شرٹ سے آذاد کرتے اس نے زرلش کا رخ دوسری جانب کرتے اسکی پیٹھ پہ مرہم لگایا تھا جب اس نے سسکاری بھری تھی۔زنجبیل کے ہاتھوں کی جنبش رکی تھی۔وہ کس احساس سے تڑپ رہی تھی یا واقعی رد کیے جانے کا درد رلا تھا زنجبیل خاموش نظریں اسکے دودھیائی وجود پہ گاڑے بیٹھا تھا۔

وہ گُل بدن، بتاؤں کہ کیسا ہے؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

فرشتے بھی بہک جائیں اس کے روبرو، وہ ایسا ہے

اُس کی کالی زلفیں گٹار کے تار ہیں

اداسی میں خوشی کی مہکار ہیں

اُس کی کالی آنکھیں بھنوروں کی حزیں گنجار ہیں

ہونٹ اس کے عطر میں بھیگے ہوئے یاقوت کی مہکار ہیں

اُس کی گردن جیسے مینائے شراب

اُس کے ہاتھ گویا باغ میں رنگیں گلاب

اُس کا پیٹ مرمر تراشیدہ چٹان ہے جہاں خوشی بستی ہے

وہ گُل بدن ایسا ہے،

ناف اُس کی کتنے عاشقوں کے لیے باعثِ نیاز ہے

سحر آگیں کوئی زمزمہ ساز ہے

اُس کی بل کھاتی ریشم سی کمر وقت روک دیتی ہے

رنگت اُس کی باعثِ شرم گلنار ہے

یارو وہ جذبۂ عشق سے سرشار ہے

وہ گُل بدن ایسا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پیشانی تھی کہ حد سوا تبھی اس نے اپنے لب اسکی پیٹھ پہ جمائے مسیحائی عطا کی تھی زرلش تو جیسے سانس لینا بھول گئی تھی جبکہ زنجبیل نے کھڑے ہوتے کمرے کی لائٹ آف کی تھی۔

"کروٹ کے بل لیٹنا تاکہ مرہم ضائع نہ جائے میں باہر ہی ہوں کچھ چاہیے ہو تو آواز دے لینا۔"

اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ کمرے سے نکل گیا تھا زرلش کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ زنجبیل آفریدی تھا جس نے انتقام کی خاطر ہر حد پار کر دی تھی اور آج وہ یکسر بدل گیا تھا۔

اس نے چوبیس گھنٹوں میں اسے رنگ بدلتے دیکھا تھا یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔

ادھر زنجبیل دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھا تھا۔

کچھ بھی تو اسکی من مرضی کا نہیں تھا کب تک وہ اس رشتے کو چھپائے گا سب کی نظروں سے اور زرلش؟ اس سے کیا کیا رشتہ نبھائے نیوٹرل ہوتے ہوئے اسے بیوی کا درجہ دے دے یا پھر اس نے جو کچھ کیا اسکی سزا دے اور پھر وہ پاگل لڑکی سب کچھ ہی تو تیاگ دیا تھا اس نے زنجبیل کی محبت میں اپنی عزت تک۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جتنا اسکے بارے میں سوچتا اتنا کڑھنے لگتا تھا۔

ادھر مسجد سے پہلی اذان ہوئی وہ دبے قدموں اسکے کمرے میں آیا تھا کمرے میں صبح کی روشنی پھیل رہی تھی ہیٹر کی وجہ سے کمرہ کافی گرم تھا لیکن پھر بھی وہ کمفرٹر اوڑھ گئی تھی۔ زنجبیل کو زخموں کی فکر

Posted on Kitab Nagri

ستائی تو وہ اسکے پاس جھکتے کمفرٹر اسکے وجود سے ہٹا گیا تھا لیکن خشک مرہم کا جائزہ لیتے مطمئن سا دوبارہ اسے اوڑھاتے ہٹنے لگا تھا پر دل میں عجب چاہتی ہوئی تھی۔

وہ پریوں جیسی معصومیت طاری کیے سوتی لڑکی اسکی ملکیت تھی ہر اختلاف بھولائے زنجبیل نے اسکے رخساروں پہ لب جمائے اور میٹھی سی خطا کرتے انیکسی سے نکلتے اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔

وہ چھٹانک بھر لڑکی اب نئے طریقے سے اسکے حواسوں پہ سوار ہو چکی تھی اسے ڈر تھا کہیں وہ اسکے سامنے ہار نا جائے۔

"نہیں زنجبیل آفریدی تمہیں مضبوط ہونا پڑے گا۔"

خود کو اسکے ستم یاد کرائے تھے 'جفا ہی تھی کہ قضا یاد رکھی جائے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں ۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ : اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ژالے اسکے جانے کے بعد گنگ سی بیٹھی تھی غلطی کہاں ہوئی تھی؟ حدبندیوں کو کس نے توڑا تھا؟ اسکی آنکھوں کے سامنے گزری شب کا منظر گھومنے لگا تھا اوذکان کا اسکے کمرے میں آنا اور پھر آہستہ آہستہ جیسے ندامت کے سمندر میں ڈوبتی گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ادھر اوذکان الگ گلٹ کا شکار تھا۔ اس نے مام ڈیڈ سے بات کرنے کا سوچا تھا آج نہیں تو کل ویسے بھی اس نے ژالے سے رشتہ بنانا تھا تو ابھی کیوں نہیں۔

درخشاں اسکی بات پہ حیران ہوئی تھیں۔

"بیٹا ژالے تو زنجبیل سے منسوب ہے کتنا گھناؤنا مذاق ہے یہ۔"

انہیں بیٹے کی بات پہ غصہ آرہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"مما میں کچھ نہیں جانتا آج شام تک آپ دستگیر انکل اور فاطمہ آنٹی سے میرے اور اسکے رشتے کی بات کریں گی۔"

انکا باادب بیٹا کس قدر باغی انداز میں بات کر رہا تھا وہ شاکڈ ہی تو تھیں۔

"میں سوچ نہیں سکتی تھی کہ تم میری تربیت کا جنازہ یوں نکالو گے اگر تمہارے بابا کو پتا چل جائے کھڑے کھڑے شوٹ کر دیں گے تمہیں اور تمہاری سائیڈ لینے والوں کو بھی جانتے ہو انکی دوستی کیلئے یہ کتنا بڑا چیلنج ہو گا۔"

درخشاں کسی طرح بھی اسکی بات ماننے پہ مائل نظر نہیں آرہی تھیں۔

"لیکن مما میں اتنی جلدی ہار نہیں ماننے والا ہوں مجھے ژالے سے ہی شادی کرنی ہے تو کرنی ہے۔"

اسکا انداز درخشاں کو ہکا بکا کر گیا تھا۔

ماں سے طویل بحث کے بعد تو جیسے اسکے ضبط کا امتحان شروع ہوا تھا اس نے زنجبیل کو مسیج کرتے ہوئے ایک کیفے میں ملنے بلایا تھا۔

"خیریت ایسی کیا ایمرجنسی نافذ ہوئی ہے؟"

جلد ہی وہ الجھا سا اسکے سامنے بیٹھا تھا رات گئے زرلش کا لیے جانے والا امتحان اور اسکے بعد جانے اوذکان کیا گتھی لایا تھا اسلیئے وہ پر مضمحل سا بیٹھا تھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے نا؟"

Posted on Kitab Nagri

اوذکان کو اسکی پریشان صورت نے بے چین کیا تھا اگر محبت نے بے کل رکھا تھا تو وہ بھی دوست تھا بھلا اس سے کیا اختلاف باندھنا تھا تبھی اسکے شانے پہ ہاتھ رکھتے فکر جتائی تھی۔

"میری زندگی میں کچھ ایسا نہیں چل رہا جو تم سے پوشیدہ ہو' عجیب تار عنکبوت کی پہیلی بن چکی ہے زندگی چاہ کی بھی سکون کیلیئے کوئی جائے پناہ نہیں مل پا رہی ہے۔"

وہ بیزار سا جواب دیتے ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا۔

اوذکان کو گہری چپ لگی تھی وہ آلریڈی اتنا ڈپریس تھا پتا نہیں ایسے میں اسوقت یہ مدع اٹھانا ٹھیک بھی تھا یا نہیں کتنی ساعتیں بنا کچھ بولے ہی گزرے تھے۔

"بولو یار یہ تو روز کا رونا ہے۔ تم نے کچھ کہنا تھا نا امپورٹنٹ؟"

زنجبیل کے کہنے پہ وہ گہری سانس بھرتے ٹیبل پہ دونوں ہاتھ جمائے اسکی طرف جھکا تھا۔

"میں ژالے سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوذکان کی بات پہ زنجبیل نے ابرو اچکائے اسے دیکھا تھا جیسے واقعی اس نے یہ بات کرنے کیلیئے اسے یہاں بلایا تھا۔

"اس میں انوکھا کیا ہے وہ تو تم یونیورسٹی کے فرسٹ ڈے سے چاہتے ہو۔"

ایسا کچھ خاص نہیں تھا اس خبر پہ جو وہ چونکتا کیونکہ یہ کھیل تو اسکی طرف سے پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔

"گزری شب ہم دونوں کے درمیان۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اوذکان نے پیشانی مسلی تھی اب کے زنجبیل نے ماتھے پہ بل ڈالے اسے دیکھا تھا اور کچھ الرٹ سا چیئر پہ سیدھا ہوا تو اوذکان کو بھی احساس ہوا تھا وہ لاکھ اسکا جگری دوست صحیح پر وہ ژالے کا فرسٹ کزن بھی تھا تبھی اس نے گلہ کھنکارتے اپنی بات کا رخ بدلہ تھا۔

"گزری شب ہم دونوں کے درمیان اس چیز کو لے کر کافی بحث ہوئی ہے وہ کسی طرح اپنے ریلشن شپ سے دستبردار نہیں ہونا چاہتی ہے اسلیئے اس سے مزید کچھ نہیں چھپانا چاہیئے تھا زی تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم یہ منگنی محظ اپنی مما کی

خوشنودی کیلیئے کر رہے ہو وقت بیٹے تم ژالے کو میرے لیے کنوینس کرو گے اور میرا خیال ہے اس سے بہتر کوئی وقت نہیں ہو گا جب تم بھی ایک رشتے کی ڈور میں بندھ گئے ہو تو تمہیں اس حوالے سے اس سے بات کرنی چاہیئے۔"

اوذکان نے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنجبیل کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کون کون سا رشتہ نبھائے سب کچھ ہی بگڑا ہوا تھا اسکی زندگی میں۔

بظاہر دوستی کے نام پہ منسلک اس سے ہر رشتہ ہی اپنے اپنے مفاد میں تھا۔

"جس سچویشن سے آجکل میں نبٹ رہا ہوں اگر یہی سب تمہارے ساتھ پیش آتی تو تم کیا کرتے اوزی ؟جبکہ میں تو پہلے ہی اپنی طرف سے سب ختم کر چکا ہوں اسکے بعد بھی ژالے اگر پانی میں مٹی کا گھر بنا رہی ہے تو یہ اسکی چوائس ہے ؟"

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے جڑی دو انگلیوں سے ماتھا مسلتے سگریٹ کی سلگائی تھی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں زی مگر وہ بہت جذباتی ہو رہی ہے۔"

اوزکان کی بات پہ وہ مبہم سا مسکرایا تھا۔

"اوزکان حیدر کو ژالے آفریدی چاہیئے 'ژالے آفریدی کو زنجبیل آفریدی اور تصویر کے دوسرے رخ پہ زنجبیل آفریدی نا چاہتے ہوئے بھی ایک چھٹانک بھر لڑکی کے ہاتھوں زمانے بھر میں رسوا ہوتے زرلش خان سے نکاح کی ڈور میں منسلک ہو چکا ہے۔۔۔ہاہاہا۔۔۔"

اس نے ہاتھوں میں پکڑی سگریٹ کو ٹیبل پہ مسلا تھا آج تو یہ نشہ بھی سکون نہیں دے رہا تھا۔

اوزکان کو بھی اس پہ ترس آنے لگا تھا پر اس میں ژالے کو کھونے کا ظرف نہیں تھا اور وہ اسے تب ہی حاصل کر سکتا تھا جب وہ زنجبیل سے مکمل دل برداشتہ ہوتے اسکی طرف پلٹے گی۔

"کیا عجب کھیل کھیلا ہے قسمت نے کیا تم نے 'ژالے نے یا زرلش نے کبھی سوچا ہے مجھے کیا چاہئیے؟ کیا یہ کھلا مذاق نہیں کہ تم تینوں ہی میرے بہترین دوستوں کے زمرے میں آتے تھے اور تینوں ہی میرے لیے آزمائش بن چکے ہو اگر میں ژالے کو سچائی بتاؤں تمہارے لیے تو کیا ہو گا؟ مما دو سیکنڈ نہیں لگائیں گی زرلش کو گھر سے نکالنے میں جبکہ وہ بے وقوف لڑکی اپنے ہاتھوں اپنا آشیانہ جلا کے آئی ہے اور نہیں بتاؤں تو وہ ژالے کی خوشی کیلیئے مجھے قربان کر دیں گی اور پھر میں اوزکان حیدر کو کھو دونگا واہ رے قسمت۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں وہ اب تک زرلش سے روا رکھے رویے پہ اذیت میں تھا اسے اس لڑکی سے محبت نہیں تھی پھر وہ اسے تکلیف دے کے خوش نہیں تھا۔

"ہم زرلش کا نام لیے بغیر بھی تو اسے حقیقت بتا سکتے ہیں؟"

اوذکان نے درمیان کا حل تلاشا تھا۔

"زرلش نے مجھے چاہنے کا دعوی کیا اور سم ہاؤ پا بھی لیا تو اسکے حصے میں کیا آیا ہے کیا کچھ ایسا ہے جو تم سے پوشیدہ ہے؟ پھر تم کیوں اس سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہو زندگی بھر کے رونے سے اچھا ہے کچھ لمحے بیٹھ کے رو لو۔"

اتنی کڑوی حقیقت اوذکان کو کہاں ہضم ہوئی تھی وہ ٹیبل پہ زور سے ہاتھ مارتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اتنے دلائل کیوں؟ تم صاف کیوں نہیں کہتے زنجبیل آفریدی تمہارا دل آگیا ہے اس پہ تمہارا۔۔۔ ایک تو خود تم تک چل کے آگئی دوسری سنہری تتلی کو تم جانے نہیں دینا چاہتے ہو' مجھے پہلے روز ہی سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ تمہاری ہی نیت میں جھول۔۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔کی آواز پہ ارد گرد کے لوگ انکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"بہت' بہت گھٹیا بکواس کر رہے ہو تم اوذی تم سے اتنی امید نہیں تھی۔"

وہ اسے گریبان سے پکڑتے جھٹکا دیتے وہ سے نکلا تھا جب وہ بھاگتے قدموں سے اسکے پیچھے آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تو تمہیں ژالے کو سچائی بتانی ہو گی اسے بتانا ہو گا کہ یہ منگنی صرف ایک ڈیل کے تحت ہوئی تھی۔"

وہ اسے بازو سے تھامے دھاڑا تھا۔

I said I am Already done with this game Damm"!

سم ہاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا اسکیلئے میں تمہاری مرضی کا محتاج نہیں ہوں۔"

زنجبیل نے اسے پیچھے دھکا دیا تھا جو اوذکان کو پل میں جذباتی کر گیا تھا اور دوسرے ہی پل وہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا تھے۔

لوگ محض تماشہ دیکھ رہے تھے کچھ سوشل میڈیا کے شوقین لوگ ویڈیو بناتے سوشل میڈیا پہ ڈال رہے تھے۔

بات جب خون خرابے تک پہنچی تو لوگوں کو درمیان میں آنا پڑا تھا۔

"بہت پچھتاؤں گے زنجبیل اس تھپڑ کی سزا پورا آفریدی خاندان بھگتے گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اپنی آستین سے چہرہ صاف کرتے بولا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

زنجبیل کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

وہ گھر آتے ہی بجائے اندر جانے کے انیکسی میں چلا آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

زرلش گھر کے اندر زہرہ کے ساتھ بزی تھی اپنے کام سے فارغ ہوتے ہی وہ انیکسی آئی تو اسے اپنے بستر پہ اوندھے منہ لیٹے دیکھ کر حیران ہوئی تھی تبھی اسکی نگاہ ہاتھ کی کھروچ پہ پڑی تھی جو بیڈ سے نیچے کی طرف لٹک رہا تھا۔

زرلش کا دل ڈوبا تھا اسے تکلیف میں دیکھتے۔

"زی کیا ہوا ہے تمہیں؟"

اس دیو ہیکل انسان کو ہلانا اسکے بس میں کہاں تھا تبھی وہ اسکا کندھا ہلاتے اس پہ زرا سا جھکتی پوچھ رہی تھی۔

زنجبیل نے بمشکل کروٹ لیتے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھا اسکے ہونٹوں کے قریب بینڈ ایج لگی تھی اس نے ہاتھ بڑھائے زرلش کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔

"کیا تمہیں درد ہو رہا ہے؟"

زرلش کو اسکی ذہنی حالت ابتر لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نن۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں میں پانی لاؤں تمہارے لیے؟"

زرلش کو اس سے خوف آرہا تھا جسکی سر د رہنے والی آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھیں۔

زنجبیل نے آنکھیں بند کرلی تھیں۔

زرلش کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"زنجبیل۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں بھرتے خوفزدہ سی بولی تھی اسے زنجبیل کو کھونے کا ڈر لاحق ہوا تھا۔وہ بھی جیسے اس ڈر سے آگاہ تھا تبھی مسکرایا تھا۔

"بے فکر رہو اتنی جلدی اس عذاب سے جان نہیں چھوٹے گی تمہاری۔"

وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے اوپر گراتے بولا تھا۔

"زخم کیسے ہیں؟"

اسکی گھمبیر آواز سناٹے چیرتے زرلش کی دھڑکن میں آتش فشاں برپا کر گئی تھی۔

وہ جو خود زخموں سے چور تھا اسے زرلش کی فکر تھی جنکا وہ موجب تھا۔

وہ چپ چاپ اسے دیکھتے رہنے کے بعد اسکے پہلو سے اٹھی تھی۔اسکی سنجیدگی اسکی عمر کے بلکل منافی تھی پر شاید اسے اب چاہ ہی نہیں رہی تھی ہنسنے کھیلنے کی۔

اس نے زنجبیل کی لائی مرہم اٹھائے اسکے زخموں پہ لگانی شروع کی تھی۔

"یہ تو بہت جلن دیتی ہے۔"

وہ ہنوز آنکھیں بند کیے بولا تھا زرلش بنا بولے جس حد تک زخم نظر آئے تھے انکی مسیحائی کرتے اسکیلئے پانی لائی تھی اور ساتھ وہیں پین کلر جو زنجبیل نے اسے کھلائی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

انکے درمیان ایک بار پھر سے خاموشی کا راج تھا دن کے اجالوں میں اسکا یہاں آنا اسکیلئے ہی باعث ذلت بن سکتا تھا تبھی وہ وہاں سے ہٹتے دوبارہ گھر میں آگئی تھی۔

زہرہ بے چین سی بیٹھیں بار بار اسکا نمبر ملا رہی تھیں۔

"جانے کیا کچھ کرتا رہتا ہے یہ لڑکا حد ہے۔"

زہرہ کے تاثرات سے لگ رہا تھا وہ کافی پریشان ہیں۔

"کیا ہوا بیبی جی؟"

اسکے دل کا سوال زرینہ نے پوچھا تھا۔

"کیا ہونا ہے یہ ویڈیو بھیجی ہے مجھے کسی نے اوذی اور زنجبیل جانوروں کی طرح لڑ رہے ہیں اور اب اس لڑکے کا فون بھی بند ہے۔"

وہ ایک بار پھر سے موبائل کان پہ لگائے بیٹھی تھیں جبھی وہ گھر چلا آیا تھا زرلش کی طرف دیکھتے ایک شکوہ سا نگاہ میں در آیا تھا جو اسے اس حال میں بھی چھوڑ کے آگئی تھی۔

"یہ سب کیا ہے زنجبیل یا خدا کیا حال بنالیا ہے اپنا زرینہ 'ارے لڑکی کھڑی کھڑی میر امنہ کیا دیکھ رہی ہو جا کے فرسٹ ایڈ باکس لے کے آؤ۔"

زہرہ کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا اپنے اکلوتے بیٹے کو یوں زخمی دیکھتے ہوئے۔

"مما کیا ہو گیا ہے ٹھیک ہوں میں بس معمولی سی چوٹ۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"یہ معمولی سے چوٹ ہے؟ اور اوزی؟ کیا ہے یہ سب زنجبیل بھائیوں جیسا ہے وہ تمہارے کیا ملا جنگلیوں کی طرح لڑ کے تم دونوں کو؟"

زہرہ کے غصے سے وہ بھی ڈرتا تھا تبھی ماں کا ہاتھ تھامے اسے سب مذاق تھا کا نام دیا تھا۔

"کال ملاؤ اسے ابھی میں بھی دیکھوں کیا کہتا ہے وہ۔"

"مما یہ سب باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں آپ ایک کپ چائے پلوا دیں مجھے سونا ہے۔"

وہ ناگواری سے کہتے اٹھ کھڑا ہوا تو زہرہ نے بھی فلوقت کا یہ معمالہ پیچھے رکھتے زرینہ کو اسکیلئے ہلدی والا دودھ لانے کا کہا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا چال میں لنگڑاہٹ واضع تھی۔ زہرہ کا دل ہول رہا تھا اسے ایسے دیکھ کے انہوں نے ژالے کا نمبر ملایا تھا۔

انکی بات سنتے وہ حیرت زدہ سی تھی کہ اوذی اور زنجبیل کے درمیان لڑائی ہوئی تھی دل خوشفہم ہوا تھا کہیں اسکی خاطر تو یہ نوبت نہیں آئی تھی ایک بار پھر اوذکان حیدر کا دماغ ٹھکانے لگانے کا سوچنے لگی تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"صاحب ژالے بیبی آئی ہیں۔"

وہ موبائل سکرول کرتے اپنا دماغ بٹا رہا تھا جب ملازمہ نے اسے ژالے کی آمد کا بتایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بھیجواسے تمہیں کس بے وقوف نے کہا ہے اسے انتظار کرواؤ۔"

وہ غصے میں پھنکارتے بولا جبھی وہ درخشاں کے ہمراہ چلی آئیں۔

ماں کو دیکھتے وہ ٹھنڈا پڑا تھا گھر آتے ہی جو اچھی خاصی سننے کو ملی تھی۔

"تم بیٹھو بیٹا میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔"

وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہہ کرتے ژالے کو خوشدلی سے بولتے کمرے سے نکلی تھیں۔

"کیا تم خود کو انسان کہتے ہو اوذکان حیدر تم کیا سمجھ رہے ہو اگر زنجبیل کو یوں زخمی کر کے مجھے بلیک میل کرو گی تو میں مان جاؤ نگی تو یہ غلط فہمی اپنے دل سے نکال دو۔"

وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کرتی بولی تھی۔

"کتنا غلط سوچتی ہو جان من تم میرے بارے میں اگر مجھے تمہیں بلیک میل ہی کرنا ہوتا تو وہ ایک خوبصورت رات کے بہت سے اسرار ہیں جسے تمہیں کھوجنے کی ضرورت ہے میری جان۔"

اوذکان ذو معنی انداز میں کہتے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اسکے پاس آیا تھا۔

ژالے کے چہرے پہ ایک تاریک سا سائیہ لہرایا تھا۔

"کیا مطلب ہے اس بکواس کا؟"

وہ ناسمجھی سے بولی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میرا خیال تھا کہ تم بہت سمجھدار ہو پر اگر تم چاہتی ہو کہ میں کھل کے بولوں تو ٹھیک ہے میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس رات کچھ دو جسموں کی فرمائش اور۔۔۔"

"شٹ اپ 'شٹ یور ماؤتھ اوزی تم کوئی بکواس نہیں کر سکتے ایسی۔"

وہ اسکے گریبان پہ جھپٹی تھی۔

"کچھ ایسی ہی باتیں میں نے تمہارے نام نہاد فیانسی کو کی تھیں پر اسکی غیرت۔۔۔"

"کک۔۔ کیا کہا تم نے زنجبیل کو؟"

اسکی آنکھوں میں خوف در آیا تھا۔

"پھر سے وضاحت میری جان میں۔۔۔"

ژالے نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ بھاگتے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھی تھی جب اوذکان اسکی راہ میں حائل ہوا تھا۔

"میں فیصلہ تم پہ چھوڑتا ہوں بہر حال یہ توطے ہے کہ اب وہ تمہیں اپنانے والا نہیں ہے بلکہ کوئی بھی اور مرد۔۔۔ کیونکہ ژالے آفریدی اب تم پارسا نہیں رہی بلکہ ایک رات تم نے غیر مرد کی بانہوں میں گزاری ہے اور اس شب کا میں کیا۔۔۔"

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی اوذکان حیدر تم نے میری بے ہوشی کا فائدہ اٹھایا ہے میں۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"یہ بات تو صرف میں اور تم جانتے ہیں میری جان لوگ تو یہی کہیں گے تم باصد اسرار اور بخوشی میرے ہمراہ تھی۔۔۔ پر اب اگر تم نے میری آفر کو ٹھکرایا تو جلد ہی یہ قصہ زباں زد عام ہو گا میری جان۔"

اوذکان نے پھونک مارتے اسکے چہرے پہ آئی لٹوں کو اڑایا اور شاہانہ انداز میں چلتے بیڈ پہ دراز ہوا تھا کسی فاتح کی مانند۔

وہ ہارے جواری کی طرح وہاں سے نکلتی گئی تھی۔

"ژالے کہاں گئی ہے؟"

درخشاں نے کمرے میں آتے حیرانی سے پوچھا جنکے ہاتھوں میں چائے اور اسنیکس تھے۔

"آنے کیلیئے جانا ضروری تھا مام بس آپ جلد ہی اپنی بہو کا ویلکم کرنے کیلیئے تیار ہو جائیں۔" وہ انہیں خفیف سا اشارہ کرتے بولا تو وہ اسے تاسف سے دیکھنے لگی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ کمرے سے نکلتے لاؤنج میں آیا تو سامنے ہی مما زرینہ سے مختلف ڈریسسز کو چیک کروانے کا کہہ رہی تھیں جو ایک کے بعد ایک انکے سامنے کر رہی تھیں۔

"واؤ مام کیا آپ نے اپنا بوتیک کھول لیا ہے؟"

وہ دیدہ زیب اور دلکش ڈیزائنز سے مزین کپڑوں پہ نگاہ ڈالتے انکی ویل چیئر کے پاس بیٹھتے بولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں یہ سب پسند آئے ہیں؟"

زہرہ نے اسکے گال پہ پیار سے ہاتھ رکھتے خوش ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بلکل مما آپکی چوائس ہمیشہ سے ہی لاجواب ہوتی ہے۔"

وہ زہرہ کے ہاتھ پیار سے سہلاتے انہیں چومتے ہوئے بولا تھا۔

"یہ سب ژالے کی بری کیلئے تیار کیے ہیں میں نے بس اب وہ جلد سے جلد تمہاری دلہن بن کے اس گھر میں آجائے تاکہ تمہاری یہ جذباتیات بھی کم ہوں ماں کی تو کوئی بات سرے سے تم سنتے نہیں وہ صحیح سیدھا کرے گی تمہیں۔"

مما کی بات پہ اسکا چہرہ ایک دم سپاٹ ہوا تھا نگاہیں اس سے ٹکرائیں جو زہرہ کی میڈیسن انکے سامنے رکھ رہی تھی۔اسکے چہرے پہ چھائی تاریکی اپنے پیچھے کی روداد سنا رہی تھی۔

زنجبیل کو بے چینی نے آگھیرا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مما مجھے کچھ دوستوں کے ساتھ آج شہر سے باہر جانا ہے کچھ دیر ہو جائے گی آتے ہوئے اور اس لڑکی کے گھر والے بھی ملنا چاہتے تھے تو اسے بھی ریڈی ہونے کا کہہ دیجئے گا جاتے وقت اسے انکے پاس چھوڑ دونگا شہر آئے ہوئے ہیں وہ۔"

وہ انتہائی اجنبی انداز میں کہتے اٹھ کھڑا ہوا تھا 'اس لڑکی' کا تخاطب ایسا تھا جیسے وہ کبھی زرلش سے واقف نہ رہا ہو جبکہ اس نے زنجبیل آفریدی کا اپنے لیے پر فکر انداز دیکھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"پر زنجبیل یہ ڈریسسز ڈن کرنے ہیں اور میں نے ژالے کو بھی بلوایا ہے تو وہ آتی ہی ہو گی پھر۔۔۔"

"مما یہ سب تو چلتا رہے گا ابھی بہت وقت ہے ان سب میں مجھے آفس کی طرف سے سائٹ وزٹ کرنی واپس آ کے اس بات پہ ڈیٹیل سے بات کرونگا۔"

وہ صاف پہلو بچاتے وہاں سے نکل گیا تھا۔

زہرہ نے زرلش کو بھی بجھوا دیا تھا جو خاموشی سے اسکی گاڑی میں آ کے بیٹھ گئی تھی۔

جانے کیا جھوٹ سچ تھا کہیں وہ اسے دوبارہ واپس چھوڑنے تو نہیں جا رہا تھا وہ بار بار اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔

"پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس جا کے اپنا حلیہ ٹھیک کر کے آؤ آئندہ مجھے اس لباس میں نظر نہ آؤ اسلیئے لاکھوں پیسے ان ڈریسسز پہ خرچے ہیں جنہیں تم اپنے صندوقچے میں پھینک چکی ہو۔"

وہ اسکے کشمیری لباس پہ ٹونٹ کرتے مڑ کر اسے گھورنے لگا تھا۔

زرلش جلدی سے وہاں سے اترتے انیکسی کی طرف بڑھ گئی تھی اگلے پانچ منٹ میں وہ اسکا لایا بلیک شیفون ڈریس کے اوپر بڑی سی چادر لیے باہر آئی تھی۔

زنجبیل کو اسکا حلیہ کافی قابل قبول لگا تھا۔

ایک شاندار ہوٹل کے سامنے گاڑی روکتے وہ اسکے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زرلش سنبھل سنبھل کے چل رہی تھی مگر یہاں کا فرش تو زنجبیل کے گھر کے مقابلے کافی پھسلن زدہ لگ رہا تھا اور اسے لوگوں کی بھیڑ میں گم ہونے کا خطرہ بھی لاحق تھا تبھی وہ اسکے ساتھ قدم ملانے کی تگ ودو میں تھی۔

"زنجبیل۔۔۔"

جب اسے لگا وہ مزید نہیں چل سکے گی تبھی اس نے زنجبیل کو آواز دے ڈالی تھی۔

اس نے ذرا کے رکتے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"مم۔۔۔میں گر جاؤنگی۔"

وہ ممنائی تھی زنجبیل اسے گھورتے واپس آیا تھا۔

"ابھی اور کتنا گرنا باقی ہے پہلے ہی حدیں پار کر چکی ہو تم۔"

وہ غصے میں کہتا اسکی کلائی تھام گیا تھا زرلش نے دوسرے ہاتھ سے مضبوطی سے اسکا بازو پکڑا تھا وہ تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک کمرے کے سامنے رکتے زنجبیل نے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا اور ہلکے سے دستک دی تھی۔

سامنے موجود ہستی کو دیکھتے زرلش کے پاؤں تلے سے زمین سرکی تھی اس نے زنجبیل کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"زری۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

ایک اور آشنا آواز پہ اس نے زنجبیل سے نگاہ ہٹائے اسے دیکھا تھا۔

"پشمینہ---"

لب سرگوشی میں ڈھلے تھے۔

زنجبیل نے اسکی کلائی چھوڑتے واپسی کیلئے قدم

اٹھائے تھے۔

"نن---نہیں زنجبیل مم---مجھے چھوڑ کے مت جاؤ۔"

اسکی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگی تھیں۔

"زری ہم سے ملو گی نہیں؟"

ارسلان کی آواز پہ اس نے پیچھے پلٹ کے دیکھا تھا۔

"مم--مل لیازز--زنجبیل مم--میں--"

"میں آدھے گھنٹے بعد تمہیں لے جاؤنگا۔"

زنجبیل نے اسکے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتے کہا تھا۔

زرلش کو یقین نہیں تھا اسکی بات پہ۔

"تت---تم لے جاؤگے ناسس--سچ کہہ رہے ہو؟"

وہ اسکے کف لنکس کو تھامے چھوٹے بچے کی مانند سہمی سی پوچھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے محض سر ہلانے پہ اکتفا کیا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"وہ چلا گیا ہے زری۔"

پشمینہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے متوجہ کیا تو وہ چونکی ایک بار پھر مڑ کے طویل راہداری کو دیکھا تھا۔

"زری ہم نے تمہیں کتنا یاد کیا تم سوچ نہیں سکتی ہو۔"

پشمینہ اسے گلے سے لگائے سسک اٹھی تھی وہ خالی خولی نگاہوں سے اسے دیکھتے پھر ارسلان کو دیکھنے لگی تھی۔

"زری تم بولتی کیوں نہیں دیکھو ہم یہاں اپنی کوئل کی آواز سننے ہی تو آئے ہیں۔"

پشمینہ نے دوبارہ سے اسکی ٹھوڑی پکڑے متوجہ کیا تھا ارسلان کی آنکھیں بھی بھرائی تھیں۔

"دیکھو زری میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔"

اس نے پیچھے مڑتے ایک ڈبہ اٹھائے زرلش کو پکڑایا تو وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"کھولو تو اس نے مجھے بھی نہیں دکھایا تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پشمینہ نے اسے فورس کیا تو وہ غائب دماغی سے سر ہلاتے وہ چھوٹا سا ڈبہ کھولنے لگی۔

ارسلان کے چہرے پہ آسودہ سی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی جبکہ سامنے موجود کانچ کی چوڑیوں کو دیکھتے وہ ساکت ہوئی تھی۔

"یہ کتنی پیاری ہیں ارسلان۔"

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ کی پرشوق آواز پہ وہ ہوش میں آئی تھی۔

"میری گڑیا کیلیئے جو ہیں۔"

ارسلان نے سادگی سے کہا تھا۔

زرلش کا ضبط ٹوٹا تھا اس نے اپنی سادہ سی خواہشوں والی خوبصورت زندگی کو کتنا مشکل بنالیا تھا۔

وہ ٹوٹ کے بکھرتے ارسلان کے گلے لگی تھی ان دونوں کیلیئے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔

"تم زنجبیل کے ساتھ خوش تو ہو نا۔"

پشمینہ نے اسکے بال سنوارتے کہا تھا وہ خالی ذہن بیٹھی رہی تھی۔

"کیوں خوش نہیں ہوگی دیکھا وہ کتنا اچھا ہے اس نے اہلِ نے بڑے محل نما ہوٹل میں ہمارے رہنے کا بندوبست کیا ہے سچ زری میں شہر آتا تھا یہی سوچتا تھا وہ کتنے بڑے لوگ ہوں گے جو ان بڑے بڑے محلوں میں جاتے ہیں آج تو میں بھی ان جیسا بڑا آدمی بن گیا ہوں۔"

ارسلان نے پرجوش انداز میں کہا تھا۔

زرلش کے چہرے پہ آسودہ سی مسکراہٹ آٹھری تھی۔

"بڑے لوگوں کے تھپڑ بھی بڑے ہوتے ہیں۔"

اسکی آواز محض سرگوشی سے زیادہ کچھ نہ تھی۔

"کچھ کہا تم نے زری؟"

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ اسکے رخسار سہلاتی بولی اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کاکا کیسے ہیں؟"

"کاکا بہت ابھی تک غصے میں ہیں زری کبھی کبھی بہت عجیب باتیں کرتے ہیں کہ وہ شہر آ کے تمہیں اور زنجبیل کو مار دیں گے۔"

پشمینہ اداسی سے بولی تھیں۔

"انہیں کہنا مرے ہوؤں کو مار کے ایک قتل کا الزام اپنے سر لیں گے۔"

اسکی آنکھیں نم تھیں وہ دونوں بھی اداس ہو گئے تھے۔ زنجبیل کی سحر زدہ شخصیت کا اثر ان پہ بھی ہو چکا تھا تبھی انکی ہر بات میں اسکا ذکر تھا۔

"زنجبیل بتا رہا تھا تم دونوں کا بہت برا ایکسڈینٹ ہوا ہے تبھی تمہیں اور اسکے چہرے پہ چوٹ لگی ہے۔"

پشمینہ نے اسکے ہونٹوں کے قریب کے نشان کو دیکھتے کہا باقی زخم تو مندمل ہو چکے تھے پر یہ ابھی وقت لے رہا تھا تبھی انکی گرفت میں آیا تھا پر زنجبیل کے گھڑے بہانوں پہ وہ آہ بھر کے رہ گئی تھی۔

کیسا شخص تھا وہ ماسوائے زرلش کے اسے باقی سب کے احساسات کی فکر تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ انکے ساتھ تھا کھانا روم میں ہی منگوا لیا گیا تھا اور اس نے حد درجہ کوشش کی تھی کہ کھانا دیسی ہی ہو اور ساتھ ہی انہیں رخصت کرتے وقت اس نے بیش بہا تحائف پکڑاوتے گویا مہمان نوازی کا بہترین فریضہ سر انجام دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"یہ کیا ہے مما؟"

اوذکان نے اپنے آنے پہ مما کو کچھ ٹیبل پہ پڑے کرسٹل کے نیچے دباتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"کچھ خاص نہیں تم بتاؤ کہاں سے آرہے ہو تمہارے پاپا کہہ رہے تھے آجکل آفس نہیں آرہے تم؟"

مما نے سرسری سا انداز اپنایا تھا۔

جبکہ وہ انہیں اگنور کرتے وہ کرسٹل اٹھا گیا جہاں فاطمہ کی طرف سے انہیں ژالے کے برائڈل شاور کا انوی ٹیشن بھیجا گیا تھا۔

اپر سوسائٹی کے یہ چونچلے جن میں بیش بہا پیسہ صرف دکھاوے اور فضول رسموں کیلیئے خرچ کیا جانا تھا ایک الگ کارڈ کی صورت میں موجود تھا۔

اوذکان کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔

اس نے وہ کارڈ ہاتھ میں تھاما اور باہر کی طرف بڑھا تھا ابھی ڈرائیور نے گاڑی گیراج میں کی ہی نہیں تھی کہ اسے آتا دیکھ کر وہ پیچھے ہوا تھا۔

"اوزی۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

درخشاں اسکے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی تھیں پر وہ بنا کان دھرے تیزی سے وہاں سے گاڑی نکال گیا تھا وہ دل تھام کے رہ گئی تھیں انکیلئے حیدر کو سچائی بتانا ضروری ہو گیا تھا ورنہ وہ لڑکا انکی خاندانی دوستی اور عزت کو بھینٹ چڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا۔

اوذکان نے گیٹ پہ ٹھہرتے چوکیدار کو کہا تھا کہ وہ ژالے کو بلا کے لائے جب کچھ ہی دیر بعد وہ انکار کی صورت جواب لایا تھا۔

"اگر تم دو منٹ میں باہر نہیں آئی سوئیر اسکا نتیجہ بہت برا ہو گا شاید تمہارے ماں باپ بھی اس رات کی بات سہل نہیں کر پائیں گے۔"

اس نے ایک دھمکی آمیز مسیج چھوڑا تھا اور اسکے اندازے کے عین مطابق وہ تین منٹ بعد ہی اسکے سامنے تھی۔

"کیا چاہتے ہو آخر تم کیا تمہیں سمجھ نہیں آتا میں تمہیں پسند نہیں کرتی اور تم۔۔۔"

اسکے باقی الفاظ بھک سے اڑے تھے جب اوذکان نے ہاتھ میں پکڑا رومال اسکے چہرے پہ رکھا تھا اور زبردستی اسے گاڑی میں ڈالتے وہاں سے نکل گیا تھا۔ کوئی کچھ بھی نہیں کر پایا تھا چوکیدار تک شاکڈ تھے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ایک لوکل ڈھابے پہ بیٹھا ارسلان یک ٹک ٹی وی پہ چلتی خبر دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"مشہور بزنس مین ہاشم آفریدی کی بہو کو اغوا کر لیا گیا تھا اور اغوا کرنے والا انکے بیٹے زنجبیل آفریدی کا بہترین دوست اوذکان حیدر تھا۔"

اسکے سامنے زرلش کا معصوم چہرہ گھوم رہا تھا اسکی گڑیا کو گزند پہنچانے والے کو وہ زندہ نہیں چھوڑے گا ۔

وہ کئی لوگوں سے پوچھ تاچھ کے زنجبیل کے دوست کے گھر پہنچا تھا اسے یقین تھا کہ وہ زرلش کو یہی لایا ہو گا معصوم لوگوں کی معصوم سی حرکت تھی۔

"جی خان کس سے ملنا ہے؟"

چوکیدار نے کڑے چتونوں سے اس پچیس چھبیس سالہ لڑکے کو گھورتے پوچھا تھا۔

"اوذکان حیدر کا گھر یہی ہے؟"

اسکی آواز طیش زدہ سی تھی۔

"ہاں پر تم کون ہو؟"

چوکیدار نے سر تا پیر دیکھا وہ کہیں سے بھی اوذکان کے سٹیٹس کا نہیں لگ رہا تھا۔

"مجھے اس سے ملنا ہے۔"

وہ پر تعیش انداز میں بولا تھا۔

"انکے گھر والوں کو بھی نہیں پتا وہ کہاں ہیں جاؤ بابا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

چوکیدار نے اسے ٹکا سا جواب دیتے لوٹایا تھا جب ایک اور گاڑی دروازے پہ آٹھہری تھی جس میں سے نکلتی بیس بائیس سال کی لڑکی کالج بیگ لیے باہر نکلی تھی۔

"سلام بی بی صاحب۔"

چوکیدار نے احترام سے کہتے اسکیلئے دروازہ کھولا تھا اور وہ ہلکے سے جواب دیتے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ارسلان کی نگاہیں بغور اس لڑکی پہ جمی تھیں۔

"ارے جاؤ بابا' بتایا نا اوذکان بیٹا کدھر ہیں انکے گھر والوں کو بھی نہیں پتا ہے۔"

چوکیدار نے کہتے ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا تھا۔

ارسلان سلگتا بجھتا وہاں سے چلا گیا تھا پر جیسے اسکا معمول بن گیا تھا اس نے اگلا ایک ہفتہ پورا اس گھر کے مکینوں پہ نگاہ رکھی تھی اور کبھی کبھی وہاں پولیس کا آنا جانا بھی لگا رہتا تھا۔

ایسے میں اسکا کمزور ہدف وہ لڑکی لگی تھی جو کالج وین پہ آتی جاتی تھی۔

اس روز اس نے کالج کے مقررہ وقت کے بعد نکلنے والی وین کا پیچھا کیا تھا۔

کالج سے گھر کے راستے میں پڑنے والے کم گنجان آباد علاقے میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنی گاڑی کو وین کے سامنے لایا تھا اسکے ساتھیوں نے بھی گن تانی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وین کا ڈرائیور نقاب پوش ڈاکوؤں کو بندوقیں تانے دیکھ کر حواس باختہ ہوا تھا۔ وین میں موجود لڑکیوں کی چیخیں الگ سے بلند ہوئی تھیں جب وہ ہرنی کی مانند بڑی آنکھوں والی خوفزدہ لڑکی کی طرف بڑھا تھا۔

"کک۔۔ کون ہو تم لوگ؟"

وین والے نے اسے مرحہ ارسلان کی جانب ہاتھ بڑھاتے دیکھ کہا تھا۔

ارسلان نے اپنے ساتھی کو آنکھوں سے مبہم اشارہ کیا تھا جس نے ڈرائیور کے پاؤں کے قریب ہی فائر کیا تھا۔ ایک بار پھر وین میں نسوانی چیخیں ابھری تھیں ڈرائیور کی بھی بولتی بند ہوئی تھی۔

اس نے دو لڑکیوں کے درمیان اپنے بیگ میں چہرہ چھپاتی لڑکی کو بازو پکڑے اپنی جانب کھینچا تھا۔

اس نے ہلکی سی چیخ بھری تھی اور اپنا بازو چھڑانا چاہا تھا پر اسکی کوشش کو دوسرے ہی پل میں ناکام بناتے ارسلان نے اسے کندھے پہ اٹھایا تھا۔

"جاؤ تم۔۔۔"

اسکے ایک دوست نے وین والے کو حکم دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"صاحب لوگ ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے تم مرحہ بیبی کو چھوڑ دو۔"

وہ منت بھرے انداز میں بولا تھا جب ارسلان کے ساتھیوں نے اس پہ بندوقیں تانی وہ پل میں ہوا ہوا تھا۔

مرحہ دہشت سے پل میں ہی مخلوط الحواس ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"یہ ہوتے ہیں آستین کے سانپ دوست یا خدا میری بچی ہم سوچ نہیں سکتے تھے کہ اوذکان اس حد تک گر جائے گا۔"

فاطمہ دل تھامے بیٹھی تھیں تو دستگیر آفریدی بھی زہرہ کے پاس بیٹھے تھے جنہوں نے اسکے شانے پہ ہاتھ دھرے ہوئے تھے۔

"زنجبیل بیٹا پولیس کیا کہتی ہے آخر اس معاملے میں؟"

زہرہ نے بیٹے کو دیکھا جو لاتعلق سا ٹھہرا تھا۔ جیسے اسے کسی معاملے سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

تبھی انسپکٹر حسن چوکیدار کے ساتھ اندر آئے تھے۔

"کیا آپکو پورا یقین ہے کہ آپکی بیٹی اور اوذکان صاحب کے درمیان محض دوستی کا رشتہ تھا؟"

انسپکٹر حسن کی بات زنجبیل کی آنکھوں میں اچنبھا نمودار ہوا تھا تو وہیں دستگیر آفریدی نے سوالیہ انداز سے اسے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا مطلب ہے آپکی اس فضول گوئی کا؟"

اس نے مٹھیاں بھینچے کہاں تھا۔

"دیکھیں جہاں تک ہم نے آپکے گھر کے سی۔سی۔ٹی۔وی کیمراز کی پچھلی ریکارڈنگ چیک کی ہے اس سے یہی لگ رہا ہے ژالے بیبی کے اپنے دوست سنگ بڑے گہرے مراسم تھے حتیٰ کہ انہوں نے ایک

Posted on Kitab Nagri

ساتھ راتیں بھی گزاری ہیں میرا مطلب ہے کچھ سی۔سی۔ٹی۔وی فوٹیج کے مطابق وہ ایک رات کے گھر آئے دوسری صبح یہاں سے نکلے۔"

انسپکٹر حسن کی بات پہ اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا اگر بات وردی کی تعظیم نہ ہوتی تو یقیناوہ انسپکٹر اسکے قہر سے نہ بچتا۔

"آپ اپنی دائرہ حدود سے بڑھ رہے ہیں انسپکٹر صاحب۔"

دستگیر بیٹی کے باپ تھے جنکی بیٹی تین دن سے غائب تھی ایسے میں انہیں لوگوں سے کیا کچھ سننا پڑ سکتا تھا انہیں اندازہ تھا تبھی برداشت سے کام لے رہے تھے۔

"ہمیں کچھ ریکارڈنگ ملی ہیں اور ہم نے آپکے چوکیدار سے بھی اس چیز کی کنفرمیشن لی ہے تقریباپندرہ دن پہلے آپ لوگوں کی غیر موجودگی میں اوذکان حیدر نے یہاں رات گزاری تھی۔"

انسپکٹر نے کہتے ساتھ تصدیقی نگاہ چوکیدار پہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈالی تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے تصدیق کی تھی۔

دستگیر کو ژالے پہ مکمل بھروسہ تھا وہ کچھ نہیں کہنا چاہتے تھے پر زنجبیل کا چونکنا زہرہ کی ناگواری اور انسپکٹر حسن کی مشکوک باتیں پل میں ہی ژالے آفریدی کو سبکی نگاہوں سے گرا گئی تھی۔

"دیکھیں دستگیر صاحب کیس مکمل سولو ہے اوذکان صاحب کے گھر والوں کو یہی کہنا ہے کہ وہ انہیں ژالے آفریدی کے رشتے کیلئے انسسٹ کرتے رہے ہیں پر انکے انکار پر اور ژالے بی بی کے زنجبیل

Posted on Kitab Nagri

صاحب سے شادی کرنے پہ ہی اس نے یہ انتہائی قدم اٹھایا ہے ہو سکتا ہے ژالے بی بی اوذکان حیدر کو چاہتی ہوں پر فیملی کے پریشر کی وجہ سے وہ اس شادی پہ مجبور ہوں۔"

انسپکٹر کی بیان کی گئی کہانی سب کو قابل بھروسہ لگی تھی ماسوائے اسکے جو حقیقت سے اچھے سے آگاہ تھا مگر اسوقت وہ کچھ بول کے اپنے پاؤں کلہاڑی نہیں مار سکتے ہیں۔

اگرچہ اوذکان یہ انتہائی قدم اسے بھی ہرٹ کر گیا تھا وہ سوچ نہیں سکتا تھا اوذکان اس حد تک چلا جائے گا پر ایک اور ملال جاگا تھا اگر وہ بروقت کوئی قدم اٹھالیتا تو شاید آج کچھ رشتوں میں دراڑ آجاتی پر یوں بدنامی کا سودا نہ کرنا پڑتا۔

انسپکٹر حسن کے جانے کے بعد کتنی دیر کوئی کچھ بول ہی نہیں پایا تھا۔

"میں یہی سمجھ لونگا میں بے اولاد ہی تھا میری کوئی بیٹی ہی نہیں ہے۔"

دستگیر نے روتے ہوئے کہا تھا فاطمہ دل تھام کے رہ گئیں۔اس میں کوئی شک نہ تھا کہ وہ دوست بن کے قریب تو تھے اگر اوذکان نے انتہائی قدم اٹھایا تھا تو یقینا اس میں کہیں نا کہیں ژالے کی بھی منشاء تھی۔

زنجبیل نے ماں کو دیکھا جو ٹوٹ سی گئی تھیں۔

گھر آتے ہی وہ کمرہ نشین ہو گئی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل بھی کمرے میں آتے اپنے جذبات پہ قابو نہیں رکھ سکا تھا تبھی اس نے ہر چیز تہس نہس کی تھی۔زرلش جو زہرہ کے کمرے سے نکلی تھی زنجبیل کے کمرے سے آتی آوازوں پہ ناچاہتے ہوئے بھی وہاں چلی آئی تھی سامنے کا منظر کافی شاکنگ تھا۔

"زنجبیل۔۔۔"

وہ بے قرار سی اسکی طرف بڑھی تھی جب صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے وہ ہارا ہوا شخص اسکی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"کیوں آئی ہو تم یہاں؟"

وہ چیل کی مانند اس پہ جھپٹتے دروازے کی طرف دھکیل گیا تھا۔

"زنجبیل تم ٹھیک نہیں ہو۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام گئی۔

"میں مر بھی جاؤں تمہارا اس سے واسطہ نہیں ہونا چاہیئے تم سب نے مل کے میری زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی وحشت ہو رہی ہے مجھے اس سب سے۔"

وہ کہاں کا غصہ زرلش پہ نکال رہا تھا۔وہ سہمی سی ٹھہری تھی بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھتے باہر نکل گئی تھی وہ ایک بار پہلے بھی اسکے قہر و ظلم کا شکار ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

زرینہ زہرہ کو جا کے زنجبیل کے زرلش کو ڈانٹنے اور اسکی ذہنی ابتر حالت کا بتایا تو وہ اسے زنجبیل کے کمرے میں جانے کا کہتی اسکے ہمراہ آئی تھیں۔

ماں کو سامنے دیکھتے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔

"آپ کیوں آ گئیں مجھے بلا لیا ہوتا؟"

وہ انکی ویل چیئر کے ہتھے پکڑتے بیڈ کی طرف لایا جبکہ زہرہ کی نگاہیں اطراف میں دوڑیں شاید ہی اس نے کمرے کی کوئی کرسٹل ڈیکور ہشتن چھوڑی تھی ماسوائے چھت پہ لٹکتے فانوس کے۔

"میں جانتی ہوں زنجبیل جو کچھ ہوا بہت برا ہوا ہے مگر اسطرح خود کو تکلیف دینے سے میرا بچہ کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔"

انہوں نے اسکی ٹھوڑی تھامے کہا تھا۔

"سوری مما۔۔"

وہ انکی گود میں سر رکھتے بھیگے لہجے میں بولا۔

"وہ میرے دوست تھے ایک بار کہا ہوتا ان سے بڑھ کے مجھے کچھ عزیز نہیں ہے مما۔"

اپنے جذبات پہ قابو رکھنا مشکل ہوا تھا۔

"اور اس سب میں تم نے اس یتیم کا دل دکھایا میرے بچے 'ایسے لوگوں کی آہ سے ڈر لگتا ہے مجھے تم اس بچی سے سوری کر لینا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ چلاتے پیار سے سمجھاتے بولیں تو اس نے سر ہلاتے جیسے انکی بات سے ایگری کیا تھا۔

در حقیقت تو وہ بھی اس سے خوب کھیلی تھی۔

زہرہ کچھ دیر اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد چلی گئی تھیں تو وہ پر سکون سا بیڈ پہ لیٹا تھا۔

"کسی کو تو محبت حاصل ہوئی بھتر ے غلط طریقے سے ہی صحیح مبارک ہو اوزکان حیدر تم نے بھی زرلش خان کی طرح زنجبیل آفریدی کو مات دیتے نفرت شدگان کی لسٹ میں اپنا نام شامل کر لیا۔"

وہ خیال میں ہی اس سے مخاطب ہوتے اذیت سے ہونٹ چبانے لگا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ژالے کو ہوش آیا تو خود کو ایک لگژری روم میں پایا تھا۔ایک دم سردی کا احساس بڑھا تھا تبھی سر سے درد کی ٹیسیں اٹھی تھیں۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کسکے کمرے میں اور کیوں تھی۔

پاس ہی کہیں سمندر کی شوریدہ لہروں کا شور اٹھ رہا تھا۔

وہ اپنے مختل حواسوں کو یکجا کیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ سردی کی لہر ونڈو کے اڑتے پردوں سے آرہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ونڈو کے پاس آتے کرٹن ہٹا گئی تھی سامنے کا منظر مبہوت کر دینے والا تھا نیلی لہروں کا ریلا صفاف شفاف مٹی لیے آتا اور پھر جیسے اپنا بوجھ کنارے پہ چھوڑتے آزاد سا واپس چلا جاتا کتنی دیر وہ اس منظر نگاہیں جمائے اپنے یہاں ہونے کی وجہ ڈھونڈتی رہی تھی اور پھر جیسے ایک دم سب عیاں ہوا تھا۔

آنکھوں پتلیاں آپس میں سکڑی تھیں۔

اس نے پیچھے مڑتے بند دروازہ دیکھا اور بھاگتے ہوئے اسے کھولنے لگی پر وہ لاک نہیں تھا۔

ژالے کی آنکھوں میں الجھن تیرنے لگی تھی۔وہ باہر آئی تو سامنے ہی اسے اوذکان حیدر میچ دیکھتا دکھائی دیا تھا کھٹکے کی آواز پہ پیچھے مڑا جہاں وہ اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"آہاں تو اٹھ گئیں آپ بڑی دیر سوئی ہیں میڈم۔"

وہ فریش سا اسکے سامنے جا رکا تھا۔

"مجھے یہاں کیوں لائے ہو تم کچھ احساس بھی ہے تمہیں کہ مما بابا کا کیا حال ہوا ہو گا مجھے گھر میں نہ دیکھ کر؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اس پہ چلاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔اوذکان بڑی فرصت سے سینے پہ ہاتھ جمائے اسے دیکھنے لگا تھا۔

وہ دروازہ کھولتے باہر آئی تھی سامنے ہی ریت کا صحرا تھا جیسے ایک طرف گھنا جنگل تو دوسری طرف نیلگوں سمندر تھا اسکا دماغ بھک کر کے اڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ---یہ---کہاں لائے ہو تم مجھے؟"

اپنے پیچھے اسکی موجودگی محسوس کرتے وہ چیخی تھی۔

"دنیا سے بہت دور ایک پرسکون جزیرے پہ میری جان جہاں مجھے تمہارے کھو جانے کا کوئی خوف نہیں ہے۔"

اوذکان کی آنکھوں میں چمک تھی تو لہجہ پور پور اسکی محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔

"دیکھو سب پنچھی اپنی اپنی مسافت طے کیے منزل کو جارہے ہیں اور وہ افق پہ ڈھلتی شام' کچھ دیر اپنے اندر زردی کو لے جائے گی کتنا حسین ہے نا یہ سب۔"

اوذکان نے اسکے ہاتھ تھام لیے ہر طرف بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

"تمہاری نظریں کِتنی ظاہر پرست ہیں نا' دُور اُفق پر ڈھلتی ہُوئی شام تو دِکھ جاتی ہے مگر کِسی کی زندگی میں اُترتا ہُوا اندھیرا نظر نہیں آتا۔"

اس نے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ چھڑائے تھے۔

"میری جان بہت خاص لمحے چاہیئے ہمیں ایک دوسرے کو جاننے کیلئے ایک دوسرے کے پاس رہنے کیلئے۔"

اوذکان نے ایک بار پھر سے اسے تھامنے کی کوشش کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کیا بکواس ہے یہ میں نہیں مانتی اس سب کو تمہیں احساس بھی ہے کچھ دن بعد میری شادی ہے اور تم۔۔۔۔"

اوذکان نے اسکے لبوں پہ اپنے ہاتھ جمائے اسے بے حد قریب کیا تھا۔ژالے کی دھڑکنیں منتشر سی تھیں تو آنکھوں میں ایک خوف سا برپا ہوا تھا جبھی اس نے اسکے کانوں میں پہنے بڑے بڑے گول آویزوں سے کھیلتے گھمبیر آواز میں اپنے جذبوں کو لفظوں کی زبان دی۔

اے آتشیں گلاب

اے میرے بیتاب دل کی معصوم خواہش۔۔

تیری زلفیں ہیں کہ پروانۂ خوشبو

تیری سانسیں ہیں کہ مہک بہار کی تیرے بدن پر رینگنا جیسے

برف سے ڈھکی چوٹیوں کو سَر کرنا

تم اتنی سُندر ہو کہ چودھویں کا چاند

تیرا ہونا حیات کی رنگینوں کے پتہ دیتا ھے

اے سلطنت بہار

مجھے بہکانے سے باز رہو

یوں نا ہو کہ میں بے وقت مارا جاؤں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ابھی تو تیرے خوابوں خیالوں نے

مجھے سرور بخشنا شروع کیا ھے

ابھی تو تیرے وجود زعفران کو لبِ احمر کی

خوشبو نے معطر کرنا ھے

ابھی تو تیری حسین زلفوں کی شان میں

قصیدے لکھنے ہیں

ابھی تو تیری بل کھاتی کمر کو نام دینا ھے

ابھی تو تیرے رخساروں سے روشنیاں پھوٹنی ہیں

زمانے کو بتانا ھے

ابھی تو تیری ہنسی نے ماحول کو مدہوش کرنا ھے

آؤ میری بانہوں میں سماجاؤ کہ,

میری دھڑکنوں کو قرار مل سکے

آؤ میرے گلے سے آن لگو کہ ساری تھکاوٹوں کو راحت محسوس ہوتی محسوس ہو

اے گُل پرنہ

تیری آواز جھرنوں کی مدھم سرسراہٹ

Posted on Kitab Nagri

تیری چال ستاروں کا رقص

یہ دوریاں مٹاؤ آؤ شدت سے بغلگیر ہو جاؤ

کہ جنت کا گماں مجھے دھرتی پر محسوس ہو سکے

ہائے یہ آرزوئیں یہ جاگتی آنکھوں کے سپنے

تم میں اور یہ عالم میں تم اور یہ زمانہ

آؤ اس فرق کو بھی مٹا ڈالیں

آؤ ہم ایک ہو جائیں۔۔۔۔

اوذکان کی آواز کا سحر ماحول پہ چھایا ہوا تھا کچھ لمحے وہ اس ماحول سے مکمل بیگانہ ہونے لگی تھی اور اوذکان نے انہیں کمزور لمحوں کا فائدہ اٹھاتے اپنے لب اسکے لبوں پہ جمائے تھے۔

وہ محسور سی تھی جب دماغ کے پنوں پہ ایک خیال روشن ہوا تھا اور وہ اسے پوری شدت سے پیچھے دھکیلتے گہری گہری سانسیں بھرنے لگی تھی۔

"زنجبیل تمہیں مار ڈالے گا سنا تم نے' اب تک تم نے اسکی ذات پہ جو جھوٹے الزام لگائے ان سب کا ہی

خلاصہ ہو گا۔"

وہ اسے وارن کرتے بولی تو اوذکان کے لبوں پہ استہزائیہ ہنسی آٹھری تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"زنجبیل نے جس سے شادی کرنی تھی مائے لیڈی وہ کر چکا کیسا لگے گا اگر میں یہ کہوں کہ اس سب پلین میں وہ بھی شامل ہے کیونکہ وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا پر زہرہ آنٹی کی بیماری کو لے کے وہ کافی پوزیسو تھا تبھی کھلم کھلا انکار کے بجائے اس نے یہ سائیڈ پلین رکھا تھا ہم دونوں ایک ہو جائیں اور اسکے من کی مراد پوری ہو۔"

ژالے نے اسکی بات پہ نفی میں سر ہلایا تھا۔

اوذکان نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف پھر سے قدم بڑھائے۔

"یہی سچ ہے میری جان آ۔۔آ۔۔ایک منٹ مجھے یقین تھا کہ تم یقین نہیں کروگی کچھ ہے میرے پاس تمہیں دکھانے کو۔"

اوذکان نے اندر جاکے اپنا منی لیپ ٹاپ اٹھایا تھا اور اسکے سامنے ایک ریکارڈنگ پلے کی تھی جو زنجبیل اور اسکی منگنی سے پہلے کی تھی اور اوذکان ابراڈ میں تھا زنجبیل کا وعدہ کہ وہ سب بہتر کرلے گا اوذکان اسکی مجبوری سمجھے ایسے ہی اوذکان نے اپنی اور زنجبیل کی کئی ریکارڈنگز آگے پیچھے کرکے سنائی تھیں وہ تو جیسے سن ہو کے رہ گئی۔

"اتنا بڑا دھوکا' تم نے زنجبیل کے ساتھ مل کے مجھ سے کس بات کا بدلہ لیا ہے آخر؟"

اس نے ہاتھ مار کے اوذکان کا لیپ ٹاپ گرایا تھا اور اسکا گریبان تھاما۔

اوذکان نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ تھامے اور لبوں سے لگائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"یہ دھوکا نہیں ہے میری جان میرے سچے جذبات کی یاوری ہے جو آج ہم ساتھ ہیں۔"

اوذکان نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

وہ ہوش میں ہوتی تو مزاحمت کرتی۔

کتنی دیر وہ روتی رہی تھی اوذکان بھی جیسے یہی چاہتا تھا کہ وہ یکبارگی رو کے اپنا من ہلکا کر لے کیونکہ آنے والے دنوں میں وہ اسے رونے نہیں دے گا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

حیدر صاحب کے گھر جیسے قیامت برپا تھی وہیں ڈرائیور کی الگ سے شامت آئی ہوئی تھی پولیس اور انکے ہاتھوں۔

"کیا آپ کو کسی پہ شک ہے؟"

انسپکٹر صاحب کے پوچھنے پہ وہ خاموش ہوئے تھے پر جہاں شک جارہا تھا وہاں سے یہ امید نہیں تھی۔

"ہاں مجھے دستگیر آفریدی پہ شک ہے کہ اپنی بیٹی کا بدلہ لینے کی خاطر انہوں نے میری معصوم بچی کو اغوا کروایا ہے۔"

درخشاں خود پہ قابو نہیں پا سکی تھیں پولیس تو جیسے انتظار میں ہی تھی فوراً سے الرٹ جاری ہوا تھا۔

"کیا آپ لوگوں کا دماغ خراب ہو چکا ہے میں بھلا ایسی گھٹیا حرکت کیوں کرونگا؟"

دستگیر نے پولیس کی بجائے حیدر کو کال کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"صرف شک ۔۔"

"صرف شک کی بنیاد پہ تم پرکھوں کی دوستی کا یہ صلہ دے رہے ہو کہ مجھ پہ میری ہی بیٹی کے اغوا کا الزام لگا رہے ہو تف ہے تم پہ ۔"

دستگیر آفریدی خود بھی مرحہ کے اغوا کا سن کے پریشان ہو چکے تھے ۔

ادھر وہ حیران پریشان سی نقاب پوش شخص کو دیکھ رہی تھی ۔

"آپ ہمیں یہاں کیوں لائے ہیں ۔"

ارسلان کو اندازہ ہو رہا تھا کہ جتنی خوبصورت وہ تھی اتنی ہی پیاری اسکی آواز تھی ۔

"کیونکہ تمہارے بھائی نے ہماری گڑیا کو اغوا کیا ہے ۔"

ارسلان نے اسکے سامنے ہی نقاب اتارتے کہا تھا ۔

سرخ و سپید رنگ کا حامل وہ شخص لب و لہجے سے ہی نہیں شکل سے بھی پٹھان نظر آ رہا تھا ۔

"آپکی گڑیا؟"

وہ حیران ہوتی بولی تھی ۔

"ہاں میری گڑیا میری بہن اور زنجبیل کی بیوی ۔"

ارسلان کا رنگ یہ سب بتاتے مزید سرخ پڑا تھا تو مرحہ بھی خوفزدہ ہوئی تھی ۔

"بتاؤ کہاں لے گیا ہے اسے تمہارا بھائی اگر تم نے نہیں بتایا تو بہت برے طریقے سے پیش آؤنگا میں ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے دھمکاتے بولا تھا۔

"ہم نہیں جانتے بھائی انہیں کہاں لے گئے ہیں ہمارے مما بابا تک اس بات کیلیئے پریشان ہیں پلیز اگر آپ نے ہم سے یہ پوچھنا تھا تو ہم سچ کہہ رہے ہیں ہمیں اوذی بھائی کا بلکل پتا نہیں ہے۔"

وہ افسردہ سی بولی تھی اتنا تو جانتی تھی ژالے کے اغوا کے معمالے کو لے کے کئی بار پولیس گھر پہ آئی تھی۔

"جب تک تمہارا بھائی زری کو واپس نہیں لائے گا تم یہی رہو گی اسے بھی پتا چلے کسی کی بہن کو اذیت دینے کا نقصان کیا ہوتا ہے۔"

ارسلان کا دوٹکا جواب مرحہ کی آنکھیں بھرنے لگا تھا۔

"ہم نہیں جانتے کچھ پولیس والے کہتے ہیں ژالے باجی اپنی مرضی سے بھائی کے ساتھ گئی ہیں۔"

وہ نم آلود آواز میں بولی تھی اور پھر جیسے کچھ یاد آنے پہ چونکی۔

"پر ژالے باجی کا تو کوئی بھائی نہیں ہے آپ کون ہیں؟"

اسکے لہجے میں حیرت واضع تھی۔

"کیا مطلب کون ژالے؟ میں اپنی گڑیا زری کی بات کر رہا ہوں زنجبیل کی بیوی۔"

ارسلان کا پارہ ہائی ہوا تو وہ سہمی تھی۔

"پر زنجبیل بھائی کی وائف تو ژالے آپی بن رہی ہیں آئی مین وہ ان سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں۔"

Posted on Kitab Nagri

مرحہ کی وضاحتیں اگلے بندے کے ماتھے پہ ناگواری کی لہر دوڑا رہی تھی۔

"زنجبیل آفریدی کی بیوی میری گڑیا زرلش خان ہے۔"

ارسلان نے جیسے تصیح کی تھی مرحہ نے الجھی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"پر ہم کسی زرلش کو نہیں جانتے ہیں۔"

مرحہ کی بات پہ وہ بھونچکارہ گیا تھا۔

"تم کافی دماغ خراب کرچکی ہو میرا لڑکی میں پھر آؤنگا تب تک تم سوچ کے رکھو کب سچ بولنا ہے تمہیں۔

ارسلان وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ مرحہ خوفزدہ سی لکڑی کے بنے اس گھر کو دیکھ رہی تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آدھی شب کو انیکسی کے دروازے پہ کھٹکا ہوا تو وہ خوفزدہ سی اٹھ بیٹھی تھی۔لرزتی ٹانگوں سے دروازے پہ آئی۔

"کک۔۔کون ہے؟"

اسکا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔

"میں ہوں زنجبیل دروازہ کھولو۔"

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کی آواز سنتے اس نے ڈور اوپن کیا تھا اور اسے دیکھنے لگی تھی۔

زنجبیل کا ڈر تھا اگر وہ ایسے ہی جمی رہے گی تو کوئی ملازم بھی اسے یہاں دیکھ کے آسکتا تھا۔

"کیا بے وقوفی ہے یہ پیچھے ہٹو۔"

وہ اسے پیچھے دھکیلتے ڈور لاک کر گیا تھا۔

زرلش کے چہرے پہ خون کی سرخی چھائی تھی۔وہ آگے بڑھتے اسکے کمرے میں آیا تھا۔

اندر روشنی میں اسکا سراپا واضع ہوا تھا جو زنجبیل کے لائے کپڑوں میں ملبوس تھی اس دن کے بعد سے زنجبیل نے اسے اپنے پرانے لباس میں نہیں دیکھا تھا۔

وہ اسے کیا کیا بتاتا کہ اس لباس میں دیکھتے اسے کتنے اپنے پرانے خسارے یاد آتے تھے۔

زنجبیل نے ایک طائرانہ نگاہ اسکے کمرے پہ ڈالی تھی جبھی اس ڈبے پہ آکے اسکی نظر رکی تھی جو ارسلان اسکیلئے لایا تھا۔

اس نے آگے بڑھتے وہ اٹھایا تھا زرلش کی نگاہوں میں وہ منظر آسمایا جب اس نے وہ زہریلے پھول زرلش کی کلائی پہ باندھے تھے۔

سامنے ہی مختلف رنگوں کی چوڑیاں زنجبیل کو ہونٹ سکوڑنے پہ مجبور کر گئیں اس نے دوبارہ انہیں انکی جگہ پہ رکھا تھا اور اسکے سامنے آرکا تھا زرلش اسکے سائے میں چھپ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"خوش تو بہت ہو گی تم اس طوفان سے جو میری زندگی میں برپا ہوا ہے صرف ایک تمہارے آنے کی وجہ سے۔"

وہ اسکی گردن پہ انگشت شہادت پھیرتے بولا تھا۔

ایک سرد لہر سی اسکے جسم میں سرائیت کر گئی تھی جبکہ اپنے جواب کے انتظار میں جیسے اس نے وہ تحریر لکھنی بھی ملتوی کی تھی جو اسکی گردن پہ لکھ رہا تھا۔

"مجھے تمہاری خوشی چاہیئے ہمیشہ سے زنجبیل پر میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ ہر اس خوشی میں 'میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔"

شاید آج پہلی بار وہ اس سے صحیح سے مخاطب تھا جب سے وہ یہاں آئی تھی زرلش نے اسکے طنز کا جواب اپنی دیوانگی سے دیا تھا۔

"ہنہ۔۔۔اور۔۔۔۔"

زنجبیل کی نگاہیں انگلی کے ساتھ سفر کر رہی تھیں جو گلے کی گہرائی ناپ رہی تھیں جو کافی کشادہ تھا اور بے دریغ ہی عرنیاں لوٹا رہا تھا۔

وہ پہاڑوں کی بیٹی اپنے قد و جسامت کے خدوخال سے اسکی عمر کی لڑکیوں سے زیادہ دکھتی تھی۔

اسکے دھیان میں نہیں تھا کہ وہ بغیر چادر دروازے پہ آنے والے کو ویلکم کرنے گئی تھی۔

"کچھ بول نہیں رہی تم۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اب کے زنجبیل کی آنکھیں سرخی پکڑنے لگی تھیں اسے خاموشی بری لگنے لگی تھی۔

زرلش نے ڈرتے ڈرتے نگاہ اسکی جانب اٹھائی اور پھر فوراً جھکا لی تھی کہ اتنا حوصلہ کہاں تھا ان آنکھوں کو شفاف دیکھنے کی عادت تھی پر اب تو یہاں گہری دھند جمی تھی جو ہر بار کی طرح زرلش کو اپنی لپیٹ میں لینا چاہتی تھی۔

زنجبیل کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ بکھری تھی جبھی اس نے گردن سے نیچلے خدوخال میں اپنی انگلی چبھائی تھی وہ درد کی شدت سے سسک اٹھی تھی۔

زنجبیل نے اسکی گردن پہ بائٹ کیا تو وہ ضبط کے باوجود چلا اٹھی تھی۔ یہ سزا اس نے منتخب کی تھی اس نے زرلش کے گناہوں کی۔

لڑکیاں تتلیوں کے مانند ہوتی ہیں محبت اور قدر کرنے والوں کے ہاتھ لگیں تو رنگ نکھر جاتی ہیں۔

اور بدقسمتی سے ناقدروں کے ہاتھ لگ جائیں تو ان کے رنگ مدھم پڑ جاتے ہیں ایسا ہی زرلش کے ساتھ ہو رہا تھا اسکا ہر رنگ رفتہ رفتہ مدھم پڑتا جا رہا تھا پر اسکے ہرجائی کو فکر ہی کہاں تھی۔

"کبھی اس درد کا حساب کیا ہے جو ہر وقت میرے سینے میں برپا رہتا ہے۔"

زنجبیل نے اپنا شغل ملتوی کرنے کی بجائے جیسے اس درد میں اضافے کی ٹھانی تھی اور اسکی ٹھوڑی کو اپنے آہنی شکنجے میں لیا تھا۔

زرلش کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑنے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے اسے کسی گڑیا کی مانند گھماتے اسکی پیٹھ اپنے سینے سے لگائی تھی۔

ناگن زلفیں اسکے چہرے اور سینے پہ بکھری تھیں تو یاقوتی لب کچھ کہنے کی جسارت میں پھڑ پھڑا کے رہ گئے تھے۔

وہ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی کہ آج کونسے ارادے اور بے سکونی اسے زرلش کے پاس لائی تھی آیا تو وہ آج بھی نفرت کا طوفان مچانے تھا پر اب کے شاید کلی کی خوشبو اسے پریشان کر رہی تھی۔

کون لکھے تجھے

کس کے بس میں ہے

تشبیہ و ترکیب میں لائے تیرے جمالِ ابد تاب کو۔۔۔

اس نے زرلش کے بالوں کو سمیٹے آگے کو گرایا تھا جبکہ اسکی پشت سینے میں دھڑکتے دل کی زیر و بم کی مدھر دھڑکن کو بھی ظاہر کرنے لگی تھی۔

"تم جانتی ہو وہ رات میں کبھی بھول نہیں پاؤنگا جس رات تم نے میری پاکدامنی کو داغدار کیا تھا میں بے گناہ ہو کے بھی مجرم ٹھہرایا گیا؟"

زنجبیل کے ہاتھوں کی سخت گرفت اسکے دونوں شانوں میں گڑنے لگی تھی جبکہ سگریٹ سے مہکتی سانسیں اسکے مومل چہرے پہ اپنا سلگتا لمس چھوڑ رہی تھیں وہ بلبلا اٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"مجھے معاف کردو زنجبیل میں نے وہ سب تمہیں روکنے کیلئے کیا میں بہت محبت کرتی ہوں تم سے میں۔۔۔"

وہ بھلا اسے کہاں سن رہا تھا جبھی زرلش کی بات درمیان میں رہ گئی تھی جب وہ درد کی شدت سے چلا اٹھی تھی زنجبیل کے آہنی ہاتھ اسے اپنے جسم میں دھنستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے جس نے پوری طاقت سے ہی اس معصوم سی کلی کو مسلتے زمین پہ گرایا تھا اور خود ایک گھٹنا زمین پہ ٹیکے اسکے مقابل بیٹھا تھا۔

چادر سے بے پہرہ وجود پہ وہ لباس کم پڑنے لگا تھا۔

زنجبیل کی سانسیں کچھ لمحے اس بے حجابانہ منظر پہ جم سی گئی تھیں اور پھر سے اسے کھینچتے اپنے قریب کیا تھا۔

کون لکھے تِرے پیکرِ نُور کو

کیا تراشے کوئی ایسے مہتاب کو

تیری آنکھوں کی یہ فی البدیہ ساحری

کس طرح کوئی ترتیب دے گا بتا؟

زنجبیل کے ہاتھوں کی جسارتیں بڑھیں تھیں تبھی اسکے شانوں سے لباس سرکا تھا۔

زرلش کی آنکھوں میں خوف کا سائیہ سا اُمڈا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا گھنے بالوں نے سراپا مکمل ڈھکا ہوا تھا جبکہ نیلی آنکھیں ان گستاخیوں کی تاب لانے سے انکاری تھیں اسکے ہونٹ بھی شاید زرلش کے وجود پہ کھب سے گئے تھے اتنا پر تپش لمس من چاہے شخص کا ہونے کے باوجود بھی تکلیف دہ تھا۔

تیری پلکوں کی اِن جھالروں کو کوئی دے بھی تشبیہ تو کیسے دے گا بھلا

تیرے ہونٹوں کو تازہ گلابوں سے زیادہ کوئی اور لکھے تو لکھے گا کیا؟

"زنجبیل مم۔۔۔۔"

اسکے ہاتھوں کا بڑھتا سرور زرلش کیلئے ناقابل برداشت تھا۔

"کیوں اتنی چھوٹی سی عمر میں تم محبت کی دعویدار بنی تھیں 'زنجبیل آفریدی کی بیوی بنیں تو تمہیں اس بات کا بخوبی احساس ہونا چاہیئے کہ بیوی بننا کیسا ہوتا ہے۔"

ایک بار پھر سے وہ زلف ناگ بدن سے لپٹی تھیں جبکہ زنجبیل تو اس صندلی وجود کے اسرار جاننے پہ مائل تھا۔ تبھی وہ اسے خود میں بھینچ گیا تھا کہ ان دونوں کی سانسیں بھی ایک معلوم ہو رہی تھیں۔

کمرے میں چھایا فسوں اپنا سحر طاری کرنے لگا تھا اب یہ صرف ہارنے کی جنگ نہ تھی بلکہ اس میں مقابل کے وجود سے برپا حشر سامانیاں اسے اپنا دیوانہ کر رہی تھیں۔

تیرے بھیگے مہکتے مقدس سے اِن آسمانی صحائف کی ہو بو کہاں

اِن زمینی گلابوں خوشبو کہاں

Posted on Kitab Nagri

تیری سانسوں کی لے پر موسیقاروں نے جو دُھنیں بھی بنائیں وہ مشہور ہو گئیں۔۔۔۔

اسکے لب مخروطی اٹھانوں پہ جمے تھے زرلش کی سانس رکی تھی۔

ایک آنسو کا ریلہ اسکی آنکھوں سے رواں ہوا تھا جبکہ اسکی ہتھلیاں پسینے میں بھیگی تھیں من اندر ہی اندر آبدیدہ تھا یہ نہیں تھا کہ اسکے چھونے پہ اعتراض تھا پر وہ ستم گر بن کے چھو رہا تھا اس لمس میں ترحم نہیں تھا'وہ لمس صرف منفی جزبوں سے پر تھا محبت کی آشنائی تو جیسے میسر ہی نہیں آنی تھی۔

اس رات کی مجبوری تھی کہ وہ مسیحا بن کے اسکے زخموں پہ مرہم رکھ رہا تھا جبھی بے حجابی معنی نہیں رکھتی پر آج کے پل کچھ ایسے نہ تھے آج کی رات جیسے سب کچھ جل تھل کرنے پہ مائل تھی اس نے ڈرتے ہوئے ایک بار پھر زنجبیل کی طرف دیکھتے استدعا کرنی چاہی تھی مگر وہاں رعایت نامی کوئی چیز نظر ہی نہیں آرہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جب تم میرے سامنے آتی ہو'ہر رات وہ لمحہ مجھے وہ منظر یاد آتے ہیں جب لوگ مجھے سنگسار کر دینا چاہتے تھے۔"

اسکی گرفت میں وحشت برپا تھی۔

"مم۔۔معاف۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ معافی تو ایک بہت چھوٹا لفظ ہے اس جرم کے بدلے جو تم نے کیا اس کھیل کی کوئی معافی ہے تو وہ صرف یہی کہ میں تمہیں سنگسار کر دوں' ان انگاروں پہ تمہارا وجود گھسیٹ کے خود کو سرخرو کروں اور میں اگر چاہتا تو ایسا کر سکتا تھا مگر ایک لڑکی کی عزت کیلئے میں نے اپنا سب کچھ ہار دیا خود کو ہار دیا۔"

زنجبیل کے حواسوں پہ ایک بار پھر انا سوار ہوئی

تھی اس رات وہ اس پہ ہاتھ اٹھا کے پچھتایا کتنا کے اس نے اپنے جرم کی تلافی نہیں کی تھی پشمینہ اور ارسلان سے اسے ملوایا تھا' نئے ڈریسز اور بیش قیمتی تحائف اسکے قدموں میں لا کے ڈھیر کیے تھے پر اس نے آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھا تھا اگر اسے یہ سب نہیں چاہیئے تھا تو پھر کیا رہ گیا تھا کرنے انہی محلوں کے خواب دیکھتے اس نے بغاوت کی چال رچی تھی تو اب اسے خوش ہونا چاہیئے تھا۔

اس نے اسے بیڈ کی طرف دھکیلا تھا جبھی زرلش کی نگاہیں زمین پہ جمی تھیں وہ اتنی معصوم نہیں تھی کہ اسکے ارادے نا جان پاتی۔

اسکی سندرتا سامری کے جادو جیسی تھی جو کسی کو بھی اپنے سحر میں گرفتار کر لے جبکہ اسکی آنکھوں کی نیلاہٹ اماوس جیسی تھی مگر ان میں پورا چاند ہمیشہ چمکتا نظر آتا جو اسکے دیوتا کی محبت کا عکس تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کا اسکی جانب بڑھتا ہاتھ رکا تھا جانے کونسا احساس تھا جو اسے اپنے ہی استحقاق کو جتانے کیلئے روک تھا شاید شعور میں کہیں یہ طوفان برپا تھا کہ وہ اس رشتے کو آگے بڑھانے کیلئے بہت امیچور تھی پر وہ کونسا رشتہ نبھانے جا رہا تھا وہ تو اسے اپنی تجویز کردہ سزائیں دینا چاہتا تھا۔

زرلش کے بھرے بھرے رخسار آنسو سے تر ہوئے تھے وہ اتنے کمزور نفس کا تو کبھی نہیں تھا۔

لمحوں میں دوری اختیار کرتے اس نے اپنا رخ ہی اس سے پھیر لیا تھا۔

"میرے لیے اور شاید تمہارے لیے بھی یہی بہتر ہے کہ میں مما کی تجویز مان لوں اور تمہیں انکی دوست کے پاس بھیج دوں ورنہ یہاں رہتے ہوئے میں پاگل ہو جاؤں گا اور میری اذیتوں کی حد تمہاری پامالی پہ جا گزین ہو گی۔"

آواز کا فاصلہ محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی تھیں وہ اس سے کتنے قدم دور تھا بخوبی دیکھ سکتی تھی۔

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی اگر وہ متوجہ ہوتا تو اسکی آنکھوں کے سوال پڑھ پاتا۔

"میں تمہیں یہاں نہیں رکھ سکتا کل اپنا سامان تیار کر لینا۔"

وہ کسی کروفر میں مبتلا کہتے باہر کی جانب بڑھا تھا جب وہ اسکی بات کی گہرائی کو سمجھتے اسکی راہ میں حائل ہوئی تھی۔

"میں کہیں نہیں جاؤنگی سمجھے تم میں زندہ نہیں رہ پاؤنگی تمہارے بغیر۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اسکی کمر کے گرد دونوں بازو باندھے سہمی چڑیا کی مانند اسکے کشادہ سینے پہ سر مارتی بولی تھی۔

وہ چاہ کے بھی اسے پیچھے نہیں کر پایا تھا جسکے بکھرے بال اسکے گھٹنوں تک سے لپٹتے زنجبیل کے ارد گرد بھی لہرا رہے تھے وہ کسی تیز دھار تلوار کی مانند اسکے وجود کو چھلنی کر رہے تھے ایسا اسے لگ رہا تھا۔

"مجھے تمہارے بال پسند نہیں۔"

اسکی سسکیوں میں ابھرتی آواز پہ سرد لہجے نے زرلش کو ایک دم خاموش کیا تھا نیلی آنکھوں کے گرد سرخی چھائی تھی۔وہ کیا التجا کر رہی تھی اور وہ کیا بول رہا تھا۔

"میں کٹوا دونگی۔"

اس نے گویا اعتراض ختم کیا تھا۔

"مجھے تم بھی پسند نہیں۔"

وہ سفاکی سے بولا تھا زرلش کا دل کئی ٹکڑوں میں بٹا تھا اسکی گرفت زنجبیل کے گرد ڈھیلی پڑی تھی اور وہ اسے پیچھے کرتے باہر نکل گیا تھا۔

زرلش کیلئے ایک اور قیامت برپا کر دینے والی رات تھی وہ اس سے برائے نام کے میسر لمحے بھی چھیننے لگا تھا وہ کہاں جائے گی؟ وادی میں واپس تو کاکا اسے مار دیں گے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ نڈھال سی زمین پہ بیٹھی اپنی خالی ہتھلیاں دیکھ رہی تھی۔ دل کا درد بڑھنے لگا تھا تبھی وہ زار و قطار رونے لگی تھی آخر کو کتنا صبر کرتی وہ بھی تو نازک دل کی مالک تھی جسے بار بار ایک شخص اپنے پاؤں میں روند کے چلا جاتا تھا۔

یہ ممکن تو نہیں جو دل نے چاہا تھا وہ مل جائے

کوئی امید ٹوٹے تو کیا کریں؟

جو دیکھے خواب آنکھوں نے حقیقت وہ نا بن پائے

جو قسمت ساتھ نہ دے تو کیا کریں؟

یہ دل جو رو رہا ہے تو کہیں سے صبر مل جائے

ہوئے جو بدگمان ہم تو کیا کریں؟

اسے اندازہ ہو رہا تھا کسی کو ہم زبردستی اپنا تو سکتے ہیں پر اسے اپنا نہیں بنا سکتے وہ تین مہینوں میں بھی زنجبیل آفریدی کو اپنا نہیں بنا پائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

دوسری طرف رات کے اس پہر ژالے آفریدی سیاہ شب میں ریتلی زمین پہ بیٹھی سمندر کی شوریدہ داستان سن رہی تھی جس کے اندر ایک طوفان سا برپا تھا۔ جسم کو اکڑا دینے والی سردی بھی اسکے منجمد حواسوں پہ کام نہیں کر رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کہیں سے خالی سیپ اسکے ہاتھ لگا تھا جس سے وہ بار بار ڈبل "Z" ریت پہ کندہ کرتی اور پانی کی لہر اسے آ کے مٹا دیتی تھی۔

کس قدر وہ اسکے جذباتوں سے کھیلا تھا اسے ژالے کو دوست بن کے حقیقت بتا دینی چاہیئے تھی وہ تب بھی قبول کر لیتی پر اتنا تضاد ظاہری اور اندرونی شخصیت میں اسے زنجبیل آفریدی سے نفرت ہو رہی تھی۔

اسکا سر جھکا ہونے کی وجہ سے اندر کی برف پگھلتے قطرہ قطرہ آنسوؤں کی صورت میں ریت میں جذب ہو رہی تھی اور پھر اچانک سے ایک لہر آتی اور اس مٹی کو اپنے ساتھ لے جاتی اور ان آنسوؤں کو بھی سمندر کی نظر کر دیتی۔

اسکے دل و دماغ پہ صرف ایک شخص کا ہی قبضہ تھا دماغ کی تاویلیں دل نہیں مان رہا تھا کہ اسے "زنجبیل آفریدی" سے نفرت کرنی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جو دل کے پاس رہتے ہیں وہ دل کیوں توڑ جاتے ہیں
وفا کے بدلے کیوں وہ بے وفائی چھوڑ جاتے ہیں
کبھی جو ہمسفر تھے اب وہیں انجان لگتے ہیں
محبتوں کے وہ رشتے بھی تو بے جان لگتے ہیں
خوشی کے در پہ دستک دے رہے ہیں غم مسلسل ہی

Posted on Kitab Nagri

کہیں ناچین پائیں تو کیا کریں؟

اسکے اندر کا طوفان سمندر میں اٹھتے طوفان سے کہیں زیادہ بوجھل کر دینے والا تھا۔

ژالے آفریدی کسی بت کی طرح طرح پاش پاش کر دی گئی تھی۔ وہ ایک ہفتے سے یہاں تھی اور اب تو دنیا بھی اسے قبول نا کرتی زنجبیل آفریدی جیسا پرفیکشن پسند آدمی تو دور کی بات اگر وہ اوذکان کی باتوں پہ یقین نہ بھی کرتی تب بھی وہ زنجبیل آفریدی کی گڈ بک میں شامل نہیں ہو سکتی تھی اب اور نہ ہی وہ اسکی ول و شر بک میں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ مسلسل سگریٹ پھونکتے اپنے اندر کا خلفشار نکال رہا تھا اگر وہ بہک جاتا تو جانے کیا طوفان آ جاتا اور شاید وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔

زنجبیل کی نگاہ اس ریک کی طرف اٹھی تھی جہاں وہ تینوں کنووکیشن کے دن کی ڈگری ہاتھ میں لیے وکٹری کا نشان بنائے بیٹھے تھے وہ چاہ کہ بھی وہ تصویر اس جگہ سے نہیں ہٹا پایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کسی سے ہمنوائی کا صلہ ہم کو نا مل پائے

ہوئے جو بدگمان ہم تو کیا کریں؟

"کیا یار اتنا کون سیلفش ہوتا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ تصویر ہاتھ میں لیے درد سے مسکرا دیا تھا۔

قدرت نے اسکے ساتھ کھلا مذاق کیا تھا فاطمہ نے صحیح کہا تھا اسکے دوست آستین میں چھپے سانپ تھے اس نے بھی زرلش کی حرکت دہراتے اس تصویر کو اوندھے منہ رکھ دیا تھا پر چین ہی نہیں ملا تھا تبھی اس تصویر کو ڈسٹ بن میں پھینکتے بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹتے دنیا سے منہ موڑنے کی چاہ ہوئی تھی۔اسکے اندر کی دنیا تہہ وبالا ہو رہی تھی۔اگر اسے ژالے کی چاہ نہیں تھی تو وہ زرلش کی چاہ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا پر وہ لڑکی روز بروز اسکے اعصابوں پہ سوار ہو رہی تھی اور ذنجبیل آفریدی کو لگ رہا تھا اگر وہ اتنی شدت سے ہی اسکی سوچ کے مدار اور چاہ میں مبتلا رہے گا تو یقینا ایک دن ہار بیٹھے گا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ کمرے کی کھڑکی میں ٹھہرا ایک ٹک اس پہ نگاہ ٹکائے ہوئے تھا جو کھلم کھلا موت کو دعوت دے رہی تھی۔اذیت سے اسکا سر پھٹنے والا تھا سر دھوا جسم کو فریز کرنے لگی تھی تبھی اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا وہ اسے مرتے اور مزید خود کو اذیت دیتے نہیں دیکھ سکتا تھا تبھی اسکی طرف قدم بڑھائے تھے۔

www.kitabnagri.com

کسی کا ساتھ پانا بھی کبھی آسان نہیں ہوتا

کسی کے دور جانے سے یہ دل ویران نہیں ہوتا

وجہ کچھ اور بھی مل جاتی ہے دنیا میں جینے کی

کسی کی آس پہ جینا بھی تو آسان نہیں ہوتا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ژالے کے سامنے آر کا تھا اسکے نام لکھنے والے کھیل میں خلل پڑا تھا۔اسکی نگاہ جوتوں سے ہوتی اسکے چہرے کی طرف اٹھی تھی۔

کیا کچھ نہیں چھپا تھا اسکی نگاہ میں۔

"مور اپنی مورنی سے یا مورنی اپنے مور سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہتے مرن ورت رکھ لیتے ہیں یعنی کھانا پینا ترک کر دیتے ہیں اور چپ چاپ مر جاتے ہیں۔تم بھی میری مورنی ہو خیال رکھا کرو اپنا کیونکہ یہ زندگی بیشک تمہاری ہے پر تم جان ہو میری اور اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا مرنا بھی اٹل ہے۔"

اوذکان حیدر نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

ژالے نے ایک بار پھر نام لکھنے کی کوشش کی تھی لیکن اب کی بار یہ کوشش ایک بار پھر ہی لہروں نے ناکام بنادی تھی بات صرف ایک "Z"تک محدود رہ گئی تھی۔

وہ ہار کے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوذکان نے اسکا برف سے جیسا ٹھنڈا ہاتھ تھاما تھا۔

نصیبوں میں ہی نہ لکھا ہو تو وہ کیسے مل جائے

خدا بھی روٹھ جائے تو کیا کریں؟

یہ دل جو رو رہا ہے تو کہیں سے صبر مل جائے

ہوئے جو بدگمان ہم تو کیا کریں------

Posted on Kitab Nagri

اسکے ہمراہ جاتے اس نے ایک بار پھر مڑ کے دیکھا اس مقام پہ جانے کونسے معجزے کا انتظار تھا جیسے وہ لہریں اس نام کو نہیں مٹائیں گی پر وہ زیادہ دیر نہیں ہو پایا تھا ایک بڑی لہر اپنی موج میں آئی تھی اور سب کچھ بہا کے لے گئی تھی۔

ژالے نے اپنے ہاتھ میں پکڑی سیپ کو دیکھا تھا اور مضبوطی سے اسے مٹھی میں بھینچا تھا پر اسکے حواس بلکل نڈھال ہو چکے تھے تبھی اسکا ہاتھ اوذکان کے ہاتھ سے چھوٹا تھا اور وہ زمین پہ ڈھیر ہوئی تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

پشمینہ ارسلان کی حرکتوں پہ کچھ مشکوک تھی۔

اسکا راتوں کا اور تین وقت کا اپنا کھانا لے کے غائب ہو جانا کچھ عجیب تھا تبھی اس دن دوپہر کے وقت وہ اسکی نظر سے بچتی اسکے پیچھے چلی آئی تھی وہ پہاڑی کے پیچھے ایک مکین گاہ میں گم ہوا تھا۔

پشمینہ کچھ الجھی سی تھی پر اب جب یہاں تک آئی تھی تو آگے بڑھنے میں کوئی حرج نہیں تھی کاکا کا یہ ٹھکانہ انکے خاص مہمانوں کیلئے استعمال ہوتا تھا جو کبھی پہاڑی پرندوں کے خصوصی شکار کو آتے تھے۔

"ہم آپکو کتنی بار کہہ چکے ہیں زنجبیل بھائی کی بیوی کا نام زرلش نہیں ژالے ہے اور اوذکان بھائی نے انہیں اغوا کیا ہے وہ انہیں کہاں لے گئے ہم کچھ بھی نہیں جانتے ہیں۔۔۔گاڈ پرامس ہم نہیں جانتے زرلش کون ہے۔"

وہ بڑی بڑی خوابیدہ آنکھیں اور گھنی پلکیں پھر سے نم تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ نے ارسلان کو اس لڑکی کے سامنے بیٹھے دیکھ منہ پہ ہاتھ رکھا تھا پر اس لڑکی کا روتے ہوئے کچھ بولنا اسے غصہ دلا گیا تھا انکے ہاں کے مرد اتنے کمزور تو کبھی نہ تھے کہ ایک عورت انکے سامنے روتی اور وہ ظالم بن بیٹھتے۔

"ارسلان یہ کیا ہو رہا ہے؟ کون ہے یہ لڑکی؟"

پشمینہ کی غصے بھری آواز پہ وہ گڑبڑایا تھا اسکیلئے یہ اچانک آمد کافی چونکا دینے والی تھی۔

"پلیز آپ ہمیں ان سے بچالیں انہیں شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ ہماری بات۔۔۔"

مرحہ سے بات مکمل ہی نہیں پائی تھی اتنے دن

بعد اپنی صنف کو دیکھتے گویا اس میں احتجاج کی ہمت آئی تھی۔

پشمینہ نے آگے بڑھتے ارسلان کے منہ پہ تھپڑ مارا تھا۔

"یہ صلہ دے رہے ہو تم میری تربیت کا کون ہے یہ

لڑکی بولو ارسلان۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے دھاڑی تھی اور اسکے ہاتھ پاؤں کھولنے لگی تھی نازک کلائیاں جیسے اس قید پہ خون رسنے لگی تھیں کچھ ایسا ہی حال پاؤں کا بھی تھا۔

"یہ میرا معاملہ ہے تم اس سے دور رہو گی جانتی بھی اس لڑکی کے بارے میں۔۔۔پشمینہ اسکے بھائی نے زری کو اغوا کرلیا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

ارسلان نے بجائے بات گھمانے کے مدعے کی بات کی تھی پشمینہ کو جھٹکا سا لگا تھا۔

"کیا تم مذاق کر رہے ہو ارسلان زری کو۔۔ مطلب کون کیوں اغوا کرے گا وہ زنجبیل کے پاس محفوظ ہے؟"

پشمینہ کو ارسلان کی بات شاید صحیح سے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"اسکے بھائی نے کچھ دن پہلے زنجبیل سے لڑائی کی تھی اور۔۔۔"

"یہ آدمی جھوٹ بول رہا وہ ژالے باجی ہیں زنجبیل بھائی کی منگتیر اور وہ میرے بھائی کے ساتھ اپنی مرضی سے گئی ہیں۔"

مرحہ کی تان پھر سے وہیں آ کے ٹوٹی تھی جو انسپکٹر حسن کی سنائی گئی کہانی تھی۔

اب الجھنے کی باری پشمینہ کی تھی۔

وہ دونوں جو داستان سنا رہے تھے کس پہ یقین کرتی۔

"ارسلان تم نے زنجبیل سے بات کی؟"

کچھ سوچتے اس نے ارسلان سے پوچھا اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو اس لڑکی کے بھائی نے زرلش کو اغوا کیا ہے؟"

وہ پھر سے غصہ ہوتے مرحہ کو اپنے ساتھ کھڑے ہونے کا اشارہ کرنے لگی تھی۔

"میں نے خود ٹی۔وی پہ دیکھا تھا کہ زنجبیل آفریدی۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"آپ لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آتا زرلش کون ہے ہم نہیں جانتے انفیکٹ ہم کیا کوئی بھی انہیں نہیں جانتا آپ زنجبیل بھائی کو کال کرلیں انکے گھر چلے جائیں وہاں سے معلوم ہو جائے گا آپکو۔"

اسکا کنفیڈینٹ کچھ بحال ہوا تھا۔

" صحیح کہہ رہی ہے یہ لڑکی تم زنجبیل کو فون ملاؤ۔"

پشمینہ کے مشورے پہ اس نے اپنی جیب سے وہ پرانا سا موبائل نکالا اور ڈھونڈ ڈھانڈ کے زنجبیل کا نمبر ملایا جو تیسری ہی کال پہ اٹھالیا گیا تھا پر ارسلان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کیا بات کرے تبھی پشمینہ نے اس سے سیل لیا۔

"ہیلو زنجبیل لالہ کیا زرلش سے بات ہو سکتی ہے ابھی؟"

وہ ارسلان کو خاموش ہونے کا اشارہ دیتے اسکی بات سن رہی تھی جو پانچ منٹ بعد کال کرنے کا کہہ رہا تھا۔

"وہ تمہیں ٹال رہے ہیں زری وہاں نہیں ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارسلان کی نگاہیں ایک بار پھر مرحہ پہ غصہ چھلکانے لگی تھیں جب سیل دوبارہ بج اٹھا تھا۔

ارسلان نے سپیکر پہ موبائل ڈالا تھا مرحہ بھی کنفیوژ کنفیوژ سی آوازیں سننے لگی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ زنجبیل ہی تھا اور وہ لڑکی؟

Posted on Kitab Nagri

کال بند ہوتے ہی پشمینہ کے لیکچر شروع ہو چکے تھے بنا تصدیق ایک لڑکی کو اغوا کرنے اور اسکے گھر والوں کو پریشان کرنے کے جرم میں اسکا بس چلتا وہ اسے گولی سے اڑا دیتی۔اگر اسکے گھر والے ڈھونڈتے بھی تو دوسرے ملک آنے سے رہے۔

وہ شرمندہ سا نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔

"میرے خیال سے زنجبیل بھائی نے گھر میں یہ بات چھپائی ہے کہ وہ شادی کر چکے ہیں ورنہ وہ ثالے باجی سے شادی کیوں کرتے شاید وہ دوسری شادی کر رہے تھے؟"

مرحہ کی آواز کسی دھماکے سے کم نہیں تھی۔

"ایسے کیسے وہ دوسری شادی کر سکتا ہے ہماری زری اتنی بے وقعت نہیں ہے؟"

ارسلان فوراً غصے میں آیا تھا۔

"میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔"

پشمینہ بھی سر تھامے بیٹھی تھی۔

"میں اپنے بابا کو کال کر لوں؟"

مرحہ نے اپنا مسئلہ سلجھانا چاہا تھا۔

"ہاں اسے تو واپس جانا چاہیئے۔"

پشمینہ نے ارسلان سے سیل لیتے اسے پکڑانا چاہا جیسے اسکے دماغ میں بجلی سی کوندی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"پاگل ہوگئی ہو پشمینہ اسکا باپ پولیس کو کال کرے اور ہم جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونگے کیوں ہمدردی کے چکر میں موت کو آواز دے رہی ہو۔"

ارسلان کی بات میں دم تھا جبکہ مرحہ کا سانس بند ہونے لگا تھا یہ سوچ کے کہ وہ آزاد نہیں ہوسکے گی اس ڈر سے کے وہ قید نا کر لیے جائیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اسلام علیکم!
اگرآپ میں لکھنےکی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں ۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
انتباہ : اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Posted on Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

اوذکان بے ہوش ژالے کو گھر کے اندر لایا تو جیسے وہ بے جان مورت بن چکی تھی۔

اوزکان کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے اسے برف پڑ تا دیکھ کچھ سوچتے وہ اپنا ایک گرم ڈریس نکال لایا تھا جبکہ مسئلہ اب چینج کرنے کا تھا ابھی تک وہ اسکے نکاح میں نہیں تھی جو وہ حدیں کراس کرتا تبھی کچھ سوچتے اس نے لائٹ آف کی تھی اور اسکا ڈریس بدلنے لگا تھا پر اسکے وجود پہ

سرکتی مٹی نے اسکی پریشانی کو بڑھایا تھا اسوقت یقیناوہ نہلا نہیں سکتا تھا پہلے ہی وہ مرنے والی حالت میں تھی۔

بمشکل اسکا ڈریس چینج کیے اس نے لائٹ آن کی تھی اور اس پہ گرم لحاف اوڑھایا جبکہ سردی کی شدت سے تھر تھر کانپتا وجود گرمی کی شدت چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوذکان کتنی دیر اسے من موہنی صورت کو ایسے تکلیف میں دیکھتا رہا تھا پر جیسے برداشت کی حد ختم ہوئی تو وہ اسکے ساتھ لحاف میں گھستے اسے اپنے وجود کی گرمی دینے لگا تھا۔

وہ تمام رات اوذکان نے اسے اپنے کشادہ سینے میں بھینچے گزاری تھی۔

صبح ژالے کی آنکھ کھلی تھی تو کچھ دن پہلے والا منظر ذہن کے دریچوں پہ ابھرا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اوزکان کی آنکھ کھلی تھی۔

"اٹھ گئ تم رات تم نے خود مرنے اور مجھے مارنے

میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔"

وہ ہاتھ جھاڑتے بولا تھا۔

"تت تم نے میر اڈریس۔۔۔"

"اوہ پلیز ژالے کوئی میلوڈرامہ کری ایٹ کرنے کی

کوشش مت کرنا اگر میں تمہیں تمہارے سابقہ منیگتر کا سوگ منانے دیتا ہوں تو اسکا یہ مطلب نہیں

کہ میں تمہیں یوں مرتا ہوا بھی دیکھوں آئی

سمجھ اگر میں ڈریس چینج نہ کرتا تو اب تک تم

نمونیا کا شکار ہوتے مر چکی ہوتی۔"

وہ کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ژالے کو اسکے کپڑوں سے الجھن ہو رہی تھی مگر اسکے پاس اور کوئی آپشن نہیں بچا تھا اسکے کپڑے پہننے کے علاوہ وہ چینج کیے باہر آئی تو وہ اسے امریکن طرز کے کچن میں سامنے ہی بریک فاسٹ بناتا نظر آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"گڈ مارننگ میری جان تمہارے لیے ایک بریکنگ نیوز ہے آج شام میں ہم شادی کر رہے ہیں تا کہ تم میرے یوں چپک کے سونے پہ اعتراض نہ کر سکو اور ویسے بھی میری ان گنت ادھوری سی خواہشیں ہیں کہ ہم اک محبت کی دنیا بُنتے، سنگ ہنستے، وصل کے لمحوں میں ملن کے گیت گاتے، پریت کے پر اوڑھ کر افق پہ دوڑتے اور جس عوض میرے بھاگ جاگ جاتے اور رشک وحسد سے دنیا دیوانی ہو جاتی۔"

اس نے انڈہ پھینٹنے کا کام روکتے ہوئے ایک ادا سے کہا تھا کیونکہ اس سے تو کوئی امید نہ تھی کہ وہ خود کچھ بنائے گی جبکہ پیٹ بھی بھرنا تھا۔وہ حیران پریشان سی اسکی باتیں سن رہی تھی۔

"غلط فہمی ہے تمہاری میں مرنا پسند کروگی اوذکان حیدر تم سے شادی کرنا کبھی گوارہ نہیں ہے مجھے۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف رخ کیا یہاں تھا ہی کیا جو اسے رہنے پہ مجبور کرتا وہ جب سے آئی تھی زیادہ وقت سمندر کی مٹی پہ بیٹھے ریت کا گھروندہ بنانے میں گزارتی۔

"نکاح کرلو مجھ سے تمہارے ہی بھلے کو کہہ رہا ہوں ورنہ مجھے لیونگ میں رہنے پہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ یہ تنہائی کبھی بھی مجھے بہکا پھسلا سکتی ہے دوبارہ تو تم میری ہی بانہوں کے حصار سے نکلی ہو اور رات گئے تک۔۔۔"

"شٹ اپ اوذکان اگر ایک بھی بکواس کی منہ توڑ دونگی تمہارا۔"

وہ سے انگلی اٹھائے وارن کرتے دوبارہ دروازے سے گم ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اوذکان نے بریک فاسٹ ریڈی کرتے ایک ٹرے میں سیٹ کیا اور ہاتھ میں چھوٹی سی قالین اٹھائے اسکے پاس آیا تھا جو سنہری دھوپ میں سورج کی تمازت لیتے اچھا محسوس کر رہی تھی۔

"میں سریس ہوں ژالے کیونکہ یہاں سے اگر تم ایسے بھی جاؤ گی تو کوئی بھی تمہاری پارسائی کا یقین نہیں کرے گا کیا ہی بہتر ہو اگر ہم بھی خود کو سچا ثابت نہ کریں اور ہر صبح یونہی کھلے سمندر کے کنارے پہ بیٹھ کے ایسے ہی پیار بھری باتیں کرتے ہوئے بریک فاسٹ کریں ہمارے بچے یہاں کھیلیں کودیں اور ہم انجوائے کریں انکے ساتھ۔"

اوذکان کی بات پہ اسکا خون کھول اٹھا تھا جبکہ وہ کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔

اوذکان کا انداز حد درجہ نارمل تھا جیسے وہ وہیں پرانے دوست ہوں۔

ژالے نے غلطی سے بھی ہاتھ نہیں بڑھایا تھا کھانے کی طرف جبکہ وہ بولنے کے ساتھ ساتھ کھانے پہ بھی ہاتھ صاف کر رہا تھا۔

ژالے وہاں سے اٹھتے سمندر کی لہروں کی طرف بڑھی تھی اوذکان کا دل خراب ہوا تھا تبھی ہاتھ روکے اسے دیکھنے لگا تھا۔

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی کبھی جو بات کرتی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

تو اس کے لفظ خوشبو کی طرح محسوس ہوتے تھے وہ ہنستی تو جیسے سارا عالم اس ہنسی میں ڈوب جاتا' وہ لب اس کے، وہ آنکھیں اور چہرے کی شادابی کہ جیسے اپسرا کوئی ہو پر اس ایک ہفتے میں وہ مرجھا کے رہ گئی تھی پر اوذکان کا خود پہ اختیار نہیں تھا اسے اس محبت پہ اختیار نہیں تھا جو وہ اس سے کرتا تھا۔

وہ اسکے پیچھے ہی آیا تھا ڈر تھا کہیں گہرے سمندر کی طرف نہ بڑھ جائے۔

"تم جانتی ہو میں جب بھی تمہاری طرف دیکھتا ہوں تو مجھے وہ سکون محسوس ہوتا ہے جو اِک خوف میں مبتلا لمبے عرصے سے کہیں کھو گیا تھا۔"

وہ اسکا ہمقدم تھا ژالے نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسے ہی تکے جا رہا تھا۔

"اور میرے سکون کا کیا؟ انفیکٹ تم اتنے خود غرض ہو چکے ہو تمہیں دو فیملیز کی دوستی نظر نہیں آ رہی' آپسی رشتوں کی ویلیو سے نابلد ہو چکے ہو تم کچھ خیال ہے تمہیں کہ ہمارے گھر والوں پہ کیا گزر رہی ہو گی؟"

ژالے کی آنکھیں بھیگی تھیں اوذکان کا دل تڑپا تھا پر وہ کمزور کیونکر پڑتا۔

"وہ لوگ یہی سمجھ رہے ہیں کہ تم زنجبیل سے نہیں مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی شروع کے دنوں میں دستگیر انکل کو چاہت ہوئی تھی پولیس کے پاس بھی گئے تھے لیکن اس دن کی سی۔ٹی۔وی فوٹیج کے بعد انوسٹی گیشن کا رخ مڑا ہے یا موڑ دیا گیا ہے۔۔۔میں نے انسپکٹر حسن کے ذہن

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ آئی ہو ہمارے پہلے بھی تعلقات تھے سو اب ہمارے گھر والوں کو ہماری پرواہ نہیں رہی۔"

ایک تیز پانی کی لہر آئی تھی اور ژالے کے قدموں تلے سے ریت سر کا گئی۔

وہ بے یقینی میں ڈوبی تھی اسکا توازن بگڑا جب اوذکان نے اسے مضبوطی سے پکڑا تھا سیاہ آنکھیں بھیگی تھیں۔

"تم اتنا کیسے گر سکتے ہو اوذکان۔"

وہ فورا اسکی گرفت سے نکلتے چیخی تھی اور دنوں ہاتھ بالوں میں ڈالے ہراساں بھی۔

"ژالے میں تمہیں پانے کیلیئے ہر حد تک جاسکتا ہوں سنا تم نے ہر حد تک اگر آج تم یہاں نہ ہوتی اور زنجبیل ایسے ہی بزدلی دکھاتا تو آئی سوئیر میں اسے بھی مار دیتا۔"

اوذکان نے اسے شانوں سے پکڑے جنونیت دکھائی تو وہ جیسے تھم سی گئی تھی۔ کتنے پل صرف سمندر کی لہروں کا تلاطم برپا رہا تھا جبکہ آنکھیں ایک دوسرے پہ گڑی ہوئی تھیں۔

"آئی ہیٹ یو۔۔"

اس نے پست آواز میں کہتے اپنے شانوں سے اسکے ہاتھ اٹھاتے جھٹکے تھے اوذکان خاموش رہا تھا۔

"آئی۔ ایم سوری۔۔۔"

اوذکان نے نگاہیں جھکائی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"تم اتنا گر جاؤ گے اپنے مفاد کیلئے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا اوذکان ایکسٹریملی سوری۔"

ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے وہ بھاگتے قدموں سے گھر کے اندر گئی تھی۔

اوذکان کتنی دیر بلاوجہ لہروں کے رقص پہ نگاہیں جمائے رہا تھا۔ جو بھی تھا وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا اسے ژالے کے آنسو تکلیف تو دیتے تھے پر وہ تکلیف تو شاید وہ سہہ بھی لیتا پر اسے کھونے کا ڈر اور درد وہ کسی حالت میں افورڈ نہیں کر سکتا تھا جبھی اپنے فیصلے پہ مہر ثبت کی تھی۔

نُور مَن

میں وعدہ کرتا ہوں کہ

تمہارے گرد محبت کا وہ حصار قائم کروں گا کہ

جس سے دنیا کا ہر دکھ ہر غم ٹکرا کر ریزہ ریزہ بکھر جائے گا۔

ہماری محبت کا محل 'تاج محل سے زیادہ حسین ہو گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کھلے دروازے کی طرف بڑھتے خود سے اقرار کر رہا تھا اور اس سے عہد وفا کے پیمان کر رہا تھا جو یہاں تھی ہی نہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سنو لڑکی جا کے زنجبیل کو اٹھا دو پتا نہیں اور کتنا سونا ہے اس لڑکے نے ہمیں آج ہی ایک اہم میٹنگ کیلئے نکلنا تھا۔"

وہ زہرہ کے کمرے میں آئی تو زرینہ انہیں تیار ہونے میں مدد دے رہی تھی۔

اس حکم پہ وہ سر ہلاتے اسکے کمرے میں آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل ہوش وخرد سے بیگانہ پڑا عادت کے مطابق اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔

وہ بنا آہٹ چلتے ہوئے زمین پہ دوزانو بیٹھتے اسکے سرہانے آبیٹھی تھی جبکہ نگاہیں اسکی دید کی پیاس بجھا رہی تھیں جو اس دن سے ناراض سا تھا اور مڑ کے اسکے پاس نہیں آیا تھا۔

اماوس کی سیاہی جیسی سیاہ آنکھیں بند تھیں اس نے ہولے سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے اسکے گھنے بالوں کو سہلایا تھا دل ایک دم شدت سے دھڑکا تھا۔

اسکی قربت کا تصور ہی جان لیوا تھا وہ بھلا کب اسے اپنے قریب آنے دیتا' دل اسکی محبت سے لبریز تھا یہ جان کے بھی وہ اسے پسند نہیں کرتا اسکے نزدیک وہ چھوٹی سی ضدی بچی تھی جس نے کھلن کو چاند مانگا تھا اور وہ چاند بن کے اس سے اتنا دور ہو گیا تھا کہ وہ اسے چھو بھی نہیں سکتی تھی۔ سورج کی کرنیں چھن چھن کے کھڑکی سے باہر آتی اسکے چہرے پہ پڑ رہی تھیں یہ منظر اتنا حسین اور مکمل تھا کہ وہ اس میں کھونے لگی تھی۔

نوّر الصّبح

اٹھو

کہ صبح کی نرم دھوپ

تمہارے چہرے کی خوش دیدنی کی منتظر ہے۔

سورج تمہاری دید کیلیئے مچل رہا ہے__!!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

رات کے تارے

تمہیں الوداعی سلام کرنے آئے ہیں۔

چاند

تمہاری اجازت کا منتظر ہے۔

پھول

تمہارے وجود کو مہکانے آئے ہیں

شبنم

تمہارے حسین چہرے کو تازگی بخشنے آئی ہے۔

اٹھو

کہ موسم تمہاری دلنشیں انگڑائی سے حسین ہو۔

اٹھو

کہ آج کا دن

تمہاری آنکھوں سے طلوع ہو۔۔۔۔

اس نے ایک دم ہی کروٹ لی تھی اور اسکا رخ زرلش کی طرف ہوا تھا اور زرلش کا ہاتھ اسکے سر سے پھسلتے چہرے پہ آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کی آنکھیں اس نرم لمس پہ کھلی تھیں تو اسے سامنے دیکھتے جیسے وہ کچھ لمحے سمجھ ہی نہیں پایا تھا کہ وہ یہاں کیوں تھی؟

زرلش اسے خود کو محویت سے تکتے پا کے گڑبڑائی تھی پر اس نے پھر سے آنکھیں موندے کروٹ بدل لی تھی۔

زرلش کنفیوز سی انگلیاں چٹخانے لگی۔

"تمہیں بڑی بی بی جی بلا رہی ہیں۔"

وہ مڑ کے واپس چلی جانا چاہتی تھی پر زہرہ کے غصے کے ڈر سے پھر سے اسکے قریب چلی آئی تھی۔

"زنجب۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھائے اسکا کندھا ہلانا چاہا تھا پر اچانک ہی اس نے کروٹ بدلتے زرلش کو اپنی طرف کھینچا تھا۔

وہ اس اچانک حملے کیلئے بلکل تیار نہیں تھی تبھی اسکے اوپر گری تھی اور زنجبیل نے اسے اپنے حصار میں قید کر لیا تھا۔

"مما سے کہہ دو آج کی میٹنگ کینسل ہے میں انہیں بتانا بھول گیا تھا۔"

وہ بغور اسکی ناک کی سیدھ میں نکلی مانگ کو دیکھتے بولا تھا۔ اور انگشت شہادت اسکے چہرے پہ پھیری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

انداز بلکل عام سا تھا زرلش اسکی گرفت سے نکلنے کو کسمسائی تھی۔

"مم۔۔مجھے چھوڑو زنجبیل۔۔۔کک۔۔کوئی آجائے گا۔"

اس نے خوفزدہ نظروں سے کھلا دروازہ دیکھتے کہا تھا زنجبیل نے بغور اسکے چہرے کا خوف دیکھا تھا وہ لڑکی اسے ایفیکٹ کرنے لگی تھی'وہ دوسری بار تھا کہ اسے اگنور نہیں کر پارہا تھا من میں اس کلی کی خوشبو سے معطر ہونے کی چاہ ابھرنے لگی تھی۔

زرلش اسے خود کا جائزہ لیتا دیکھ مرنے والی ہی ہوچکی تھی اور وہ اسے پیچھے کرتا اٹھ بیٹھا تھا۔

"آج رات میں آؤنگا انیکسی کا دروازہ کھلا رکھنا اور میرے کپڑے نکال دو۔"

اسکی نظریں ابھی بھی زرلش میں الجھی تھیں انداز خالصتا شوہروں والا تھا۔

وہ سر اثبات میں ہلاتے فورا اسکے پاس سے اٹھ کے بھاگی تھی۔اس نے الٹے سیدھے ہاتھ مارتے اپنی ہی مرضی سے زنجبیل کا ایک گرم سوٹ نکالا تھا۔

وہ کمفرٹر پیچھے کیے اٹھ کھڑا ہوا تھا جب وہ اسکے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں ریڈی کیے واپس مڑی تھی پر جیسے ہی جانے کو مڑی زنجبیل سے ٹکرائی تو سانسوں میں انتشار پھیلا تھا وہ اسکے اتنے قریب آچکا تھا۔

"میں نے کچھ کہا تھا ابھی ویسے تو اس زبان سے وہ وہ تیر نکلتے ہیں کے حد نہیں اور مجھے جواب دینے کیلئے گونگے کی بیماری ہوگئی ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے پیچھے کو پش کرتا دیوار سے لگا گیا تھا اور اسکے دایئے بایئے ہاتھ پھیلائے تھے۔

"جج۔۔جی ٹھیک ہے۔"

ان آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو زرلش دیکھ ہی نہیں پارہی تھی۔

"کیا ٹھیک ہے؟"

اس نے زرلش کی ٹھوڑی پکڑے چہرہ اوپر کرتے سخت لفظوں میں پوچھا تھا۔

"مم میں انیکسی کا لاک نہیں لگاؤں گی۔"

اس نے بمشکل جیسے نوالہ حلق سے اتارا تھا۔

زنجبیل نے کتنی دیر اسکی سراسیمگی کو دیکھا تھا اور پھر اسکے لبوں پہ بوسہ دیا تو زرلش کی حالت مرگ جیسی ہوگئی تھی۔

اس حسن ورعنائی کے پیکر نے اپنی فسوں گری کا جادو جگاتے آسمان کو زمین کر دیا تھا۔

وہ آنکھیں پھاڑے 'سانس ساکن کیے اسے دیکھ رہی تھی جو بوند بوند صہبائے طہور اسکے لبوں تو کبھی رخساروں پہ لٹارہا تھا۔

اس لمحے پہ شب دیجور کا چاند اس نے تسخیر کرلیا تھا۔زرلش کی آنکھوں سے ابر برسانے لگیں تو زنجبیل کی بوجھل شب جیسی آنکھوں میں بھی جگنو چمکنے لگے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اس نے زرلش کے سینے پہ ہاتھ دھرے جیسے ان دھڑکنوں کا حساب رکھنا چاہا تھا جبکہ اسکی ایک ایک دھڑکن اس لمس پہ صدقے جاتی ایک ہی بات دہرا رہی تھی۔

تم میرے لیے وہی "یُسر" ہو جس کے بارے میں رب فرماتے ہیں

"انّ معَ العُسرِ یُسراً"

(بیشک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے) ہاں تم "یُسر" ہی تو ہو 'آسانی، 'سکون، 'دکھوں کی گہری کھائی سے نکل کر مل جانے والی راحت۔۔۔۔

شب میں جہاں اس نے بائیٹ کیا تھا وہاں ایک نیل سا بنا تھا اور دن کے اجالوں میں اسکی سفید رنگت پہ بہت بھدا سا لگ رہا تھا۔ زنجبیل نے اس پہ لب جمائے تھے۔ اسکے لبوں سے ایک سسکی سی برآمد ہوئی تھی پر زنجبیل خود ہی کھو رہا تھا اس میں 'اس نے گردن پہ پڑے داغ پہ ایک بار پھر سے لب پھیرتے اسے ہلکے سے بائٹ کیا تو وہ تڑپ اٹھی تھی زنجبیل نے سر اٹھائے اسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس بھرتے اسکی شدتوں پہ بوجھل سی تھی اور پھر وہ اسے چھوڑتا تیزی سے واشروم میں گم ہو گیا۔

کتنی دیر وہ ایسے ہی دیوار سے لگی اپنی سانس بحال کرتی رہی اور پھر باہر کی طرف بھاگی تھی۔

وہ زہرہ کو پیغام پہنچاتے ساتھ ہی کچن میں آئی تھی اور خانساماں کی ہیلپ کرنے لگی جب وہ چلا وہ فریش سا چلا آیا تھا۔

"اے لڑکی جاکے ریڈی ہو مما کے ساتھ شاپنگ کیلئے جانا ہے تمہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اس نے ہمیشہ کی طرح سب کے سامنے زرلش سے بے اعتنائی برتی تھی۔

جبتک وہ گھر ہوتا زرلش کو ایسے ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگائے رکھتا تھا اور وہ اس سے گریزاں کونوں کھدروں میں چھپتی پھرتی تھی۔

زہرہ کو شاپنگ کیلیئے بھی ہمیشہ ایک ہیلپر چاہیئے ہوتا تھا جو انکی وہیل چیئر گھسیٹ سکے۔

زرلش کے آنے تک وہ زہرہ کو گاڑی میں بٹھا چکا تھا۔

بڑی سی کشمیری شال میں لپٹی گہرے براؤن کلر کے سادہ شلوار قمیض میں ملبوس وہ لڑکی کسی طرح بھی ملازمہ نہیں لگتی تھی وجہ اسکے مومی نقوش بھی تھے۔بلیک سینڈل میں اسکے سفید پاؤں چمک رہے تھے۔

زنجبیل نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا تھا اور گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول دیا وہ معمول کے مطابق بیٹھ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تمام راستے زہرہ اور زنجبیل کی ہونے والی باتوں سے وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ ماں بیٹا ایک دوسرے کے کتنے کلوز تھے اور دونوں کیلیئے ایک دوسرے کی پسند اپنانا لازم وملزوم تھا۔

زرلش کے دل میں ہوک سی اٹھی تھی کہ کاش وہ بھی زنجبیل کی پسندیدہ چیزوں میں سے کوئی ایک ہوتی۔

Posted on Kitab Nagri

شہر کے مشہور شاپنگ مال کے سامنے رکتے اس نے زہرہ کی فولڈڈ چیئر گاڑی سے نکالی تھی۔زرلش بھی کسی تابع کی طرح انکے پاس آرکی تھی۔

"مجھے گھر کیلئے کچھ کراکری کا سامان بھی لینا ہے زنجبیل۔"

زہرہ کی بات پہ اس نے اثبات میں سر ہلاتے کراکری کے پورشن کی طرف رخ کیا تھا جبکہ وہ خود ہی زہرہ کی چیئر پکڑے ہوئے تھا۔

زرلش دھیمے قدم چلتی ان دونوں کے پیچھے ہی تھی وہ دونوں مختلف چیزوں کو ڈسکس کرتے کچھ چیزیں فائنل کرتے زرش انہیں رینگ باسکٹ میں ڈالتی جارہی تھی۔

وہ تینوں ایک جگہ رکے تھے جب ایک خاتون نے زرلش پہ مسکراتی نگاہ ڈالی تھی۔

"یہ آپکی بیٹی ہے ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے آپکی طرح؟"

انہوں نے زہرہ سے پوچھا تھا ساتھ کچھ زیادہ تعریف کردی تھی جب زہرہ نے اپنے ساتھ ٹھہری زرلش پہ نگاہ کی شاید آج پہلی بار انکی توجہ اس پہ گئی تھی جسکا صاف سفید رنگ سیاہ پلو میں جگمگا رہا تھا اور کچھ مال کی چکاچند روشنیوں کا بھی کمال تھا۔

"نہیں یہ میری۔۔۔"

"اوہ اچھا تو بہو ہے ماشاءاللہ بہت پیاری جوڑی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل اپنے خیال میں زرلش کے پیچھے آرکا تھا جب سامنے موجود خاتون نے اپنے سے اندازہ لگایا تھا جو تھا تو صحیح مگر زہرہ جو بے خبر تھیں۔

انکی بات پہ زرلش کا چہرہ سرخ پڑا تھا تو زہرہ کے نقوش اس حوالے پہ تنے تھے۔

"نہیں یہ میری میڈ ہے۔"

زہرہ کی وضاحت پہ سامنے موجود خاتون کی آنکھوں میں حیرانی سے اتری تھی۔ زرلش نے سر جھکا لیا تھا جبکہ زنجبیل زرلش کے چہرے پہ آئے کئی رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

"آ۔۔اہ سوری مجھے لگا۔۔۔اصل میں کہیں سے لگ ہی نہیں رہی ہے یہ میڈ۔"

وہ خاتون کافی باتونی ثابت ہوئی تھیں ساتھ ہی وضاحت بھی کی اپنی غلط فہمی کی۔

"کوئی بات نہیں اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔"

زہرہ نے بڑے ضبط سے جواب دیتے زرلش کو اشارہ کیا تھا وہ انہیں لیے آگے بڑھی ان خاتون کی نگاہوں نے دور تک زرلش اور زہرہ کا پیچھا کیا تھا۔

"میں انکی سلپ بنوا کے آتا ہوں مام آپ جب تک ویٹ کریں۔"

شاپنگ مکمل ہوتے ہی وہ انہیں فوڈ کارنر کے ایک طرف بیٹھاتے بولا تھا ساتھ ہی آرڈر ریپلیس کیا تھا۔

"یہ ٹرالی لے کے اس کاؤنٹر کی طرف آؤ۔"

وہ زرلش کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے بولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

زہرہ ادھر ادھر بھاگتے دوڑتے بچوں کو دیکھ رہی
تھیں جب وہ خاتون دوبارہ سے انکی پاس آ بیٹھیں۔

"دراصل مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی اگر آپ برا نا مانیں تو میں کچھ دیر یہاں بیٹھ جاؤں؟"

وہ خاتون زہرہ سے اجازت طلب کرتے بولیں تو زہرہ نے بھی بوریت ختم کرنے کے احساس سے انہیں خوش اخلاقی سے ویلکم کیا تھا۔

❀❀❀❀

کاؤنٹر پہ رش ہونے کی وجہ سے اپنی باری کا ویٹ کرتے زنجبیل نے سرسری سی نگاہ اس پہ ڈالی تھی وہ بار بار اپنی شال ٹھیک کرنے کی سعی کرتی نظر آئی۔

زنجبیل نے ایک بار اسکی حرکت اگنور کی تھی پر ایسا کچھ تھا جو اسے خود بھی ڈسٹرب کر رہا تھا شاید زرلش کا بار بار اپنی شال ٹھیک کرنا۔

کچھ لمحے اس نے اس منظر پہ نگاہیں جمائی تھیں زرلش کا بار بار اس ہجوم میں اسکی طرف کھسکنا زنجبیل کو چونکا گیا تھا اس نے بغور دیکھا زرلش کی شال بار بار سر سے پھسل جاتی جسے وہ زبردستی سر پہ ٹکا رہی تھی اور یہ بار بار کا کھیل تھا۔

تبھی اسکی نگاہ اسکے بغل میں ٹھہرے لڑکے پہ پڑی تھی جو اسے گندی نگاہوں سے دیکھتے ہاتھ لگانے کی کوشش میں تھا اور ساتھ ہی زرلش کی شال کھینچتے نیچے کر دیتا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کے دماغ کی نسیں پھولی تھیں اس نے پلٹتے ہوئے زرلش کا ہاتھ پکڑتے اپنی طرف کھینچا تھا اور ساتھ ہی انگلی اٹھائے اس لڑکے کو وارن کرنے کے انداز میں منہ منہ میں گالی دی تھی۔

زرلش کو زنجبیل کے سینے سے لگتے دیکھ اور زنجبیل کا سرخ چہرہ اسے بوکھلا گیا تھا وہ ایک منٹ میں وہاں سے غائب ہوا تھا جسکے ہاتھ میں گنا چنا سامان تھا۔

زرلش تھر تھر کانپتی اسکے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

"وہ لڑکا تمہیں ٹیز کر رہا ہے اور تم چپ چاپ ٹھری سہہ رہی ہو بے وقوف بتا نہیں سکتی تھی مجھے۔"

وہ رش کا دھیان کرتے اسکے کانوں کے پاس آتے دبی دبی آواز میں بولا تھا۔

زرلش کی آنکھیں اس ڈانٹ پہ بھیگی تھیں۔

اسکا بل بننا شروع ہوا تھا جب زنجبیل نے بنا کسی پرواہ کے اسے اپنے آگے رکھا تھا اور ہر چیز خود ہی اٹھائے کاؤنٹر پہ رکھنے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زنجبیل کے جھکنے اور اٹھنے سے لے کے بازو بڑھانے تک بار بار اسکا جسم زرلش سے ٹکرا رہا تھا پر اس لمس میں بھی سکون تھا جو کسی نا محرم کے چھونے سے ادھ موئی ہوئی جا رہی تھی۔

شاپنگ بیگز بنتے ہی وہ ہنوز اسکا ہاتھ تھامے گاڑی تک آیا تھا۔

"خبر دار جو اگر تمہاری آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا پہلے تو میں ان لوگوں کی ڈسپلن کمیٹی اور اس لڑکے سے نبٹ لوں اسکے بعد دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ غصے میں اپنا سر نوچتے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں دبا گیا تھا۔

"نہیں زنجبیل وہ۔۔۔"

"شٹ اپ تمہارے سانس لینے کی آواز بھی نہ آئے مجھے۔" زنجبیل کی آواز اونچی ہوئی تو ارد گرد کے لوگوں نے مڑ کے اسے دیکھا تھا۔

زنجبیل نے گاڑی پہ ہاتھ مارتے بیک ڈور کھولتے تقریباً دھکیلنے والے انداز میں اسے اندر گراتے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا۔

وہ اسکی حرکت پہ سسک اٹھی تھی۔

وہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے اس میں بیٹھا تھا اور فرنٹ مرر اس پہ فوکس کیے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھتے اپنے غصے پہ کنٹرول کر رہا تھا۔ زرلش کی نظریں گاڑی کے فرش پہ جم گئیں تھیں۔

اس نے گہری سانس بھرتے گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگائی تھی کچھ دیر آنکھیں موندے رہنے کے بعد سیدھا ہو بیٹھا تھا اور واٹر بوٹل اٹھائے اسکی جانب بڑھائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پانی پیو جب تک میں مام کو لے کے آتا ہوں۔" تحکم بھری آواز پہ لرزتے ہاتھوں سے بوتل تھامی تھی جبکہ ہڑبڑاہٹ میں اسکی انگلیاں زنجبیل کے ہاتھ سے مس ہو رہی تھیں۔

زنجبیل وہاں سے نکلتے زہرہ کے پاس آیا تھا وہ بھول چکا تھا کہ وہ کھانا آرڈر کر چکا ہے تبھی زہرہ کو اسی خاتون سے دوبارہ محو گفتگو دیکھتے خود کو مزید نارمل کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ارے زنجبیل کہاں رہ گئے تھے بیٹا؟"

زہرہ نے اسکے پیچھے دیکھتے کہاں تھا۔

"سوری مام ریسپشن پہ اتنارش تھا کہ میں بھول گیا تھا کھانا ایسا کرتے ہیں آرڈر پارسل کروا لیتے ہیں کافی تھکن محسوس ہو رہی ہے تو گھر جاتے سکون سے لنچ کر لیں گے۔"

اسکا دل ہر چیز سے بری طرح اچاٹ ہو رہا تھا۔

ڈسپلن کمیٹی کے سامنے کمپلین کرنے کے بعد اس نے با آسانی اس لڑکے کو ڈھونڈ لیا تھا جو دوسرے کاؤنٹر پہ تھا اور وہیں زنجبیل نے کئی ایک تھپڑ مارتے اسکا چہرہ لال کیا تھا۔

وہ سترہ اٹھارہ سال کا لڑکا اپنے ماں باپ کے سامنے شرمندہ شرمندہ سوری بولتا رہا تھا۔

زہرہ کو باہر لاتے اس نے گاڑی میں بٹھایا تھا۔

زہرہ نے ایک نظر پھر سے زرلش کو دیکھا جو زنجبیل کی مدد سے انہیں گاڑی میں بٹھا رہی تھی وہ لڑکی واقعی خوبصورت تھی اور زنجبیل کے برابر ٹھہری مکمل لگ رہی تھی پر وہ اسٹیٹس کا نشئس تھیں بھلا ایک نوکرانی کی خوبصورتی کیا معنی رکھتی ہے۔

انہوں نے زرلش کے برابر ٹھہرے زنجبیل کے اکھڑے تیور دیکھتے گونا گو سکون محسوس کیا تھا۔

انکے بیٹے کو اس لڑکی کی خوبصورتی سے کوئی غرض نہیں تھی انہیں اپنے بیٹے پہ اعتماد تھا تبھی انکی گردن مزید فخر سے تنی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ انہیں گھر چھوڑتے ہی واپس چلا گیا تھا۔

رات گئے اسکا انتظار کرتے کرتے زہرہ سوگئی تھیں پر زرلش کی آنکھوں سے نیند جیسے روٹھ گئی تھی۔

زرلش کیلیئے زنجبیل کا ریکشن ڈرا دینے والا تھا اب نجانے وہ اسکا کیا حال کرتا۔

اس نے کتنی دیر اسکا انتظار کیا تھا پر وہ نہیں آیا۔اسے نیند آنے لگی تھی جب وہ انیکسی کا لاک لگاتی سوگئی تھی۔

زنجبیل کے سینے میں ایک آگ بھڑکی تھی۔

پہلے ایک لمحے کی زنجیر سے باندھا مجھ کو

اور پھر وقت کی رفتار بڑھا دی اس نے—

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر وہ اس بات سے ہٹ کے سوچتا کہ زرلش نے اسکے ساتھ کیا ہے تو وہ اسکی زندگی کی ایک ایسی حقیقت تھی جس سے وہ چاہ کے بھی نظریں نہیں چرا سکتا تھا۔

وہ اسکی بیوی اور عزت تھی جسے سر اٹھا کے وہ پبلک پلیس پہ بھی محفوظ نہیں رکھ سکتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اسکا دماغ ان گنت سوچوں کی آمجگاہ بنا ہوا تھا وہ نو عمری کی حدود میں داخل ہوتی اپنی سراپے اور نین نقوش سے کسی کو بھی متوجہ کر سکتی تھی گھر میں بھی تو نوکروں کی فوج تھی اور کتنی بار ڈرائیور کے ہمراہ گھر کے سامان کیلیئے اکیلے جانا پڑتا تھا اسے۔

اسٹریس لیول جب حد سے بڑھا تو اس نے ہمیشہ کی طرح شراب کا سہارا لیا تھا۔

تقریبا دو بجے وہ گھر آیا تھا پر انیکسی کا لاک اسکا منہ چڑا رہا تھا۔ زرلش پہ اسکا غصہ مزید بڑھنے لگا تھا۔

پر یہ بھی ان دونوں کے حق میں بہتر تھا جس حالت میں وہ یہاں تھا ہوش و حواس برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا جبکہ پورا دن اسکے دماغ میں ایک ہی تکرار بار بار ہوئی تھی۔ وہ اسکی زنجبیل آفریدی کی بیوی ہے اور اسکے علاوہ کسی دوسرے شخص کو حق نہیں تھا وہ اسے دیکھے بھی۔

اپنے کمرے میں آکر بھی اسے سکون نہیں مل پایا تھا۔ کچھ سوچتے اس نے انیکسی کے نمبر پہ بار بار کال ملائی تھی پر دوسری طرف سے ریسیو نہیں کی گئی تھی۔ وہ اسکے غصے کو مزید ہوا دے چکی تھی۔ تبھی وہ گھر کے مختلف حصوں سے انیکسی کی ماسٹر کی ڈھونڈنے لگا تھا جہاں گھر کی تمام چابیاں پڑی تھیں وہ اسے آسانی سے مل گئیں پر اسکی حالت اس قابل نہیں رہی تھی وہ وہاں تک جا سکے تبھی نڈھال سا بستر پہ گر گیا تھا۔

چار بجے اسکی طبیعت سنبھلی تو وہ فریش ہوتے ماسٹر کی سے لاک کھولتے اندر آیا تھا وہ اسے تہجد کیلیئے جائے نماز پہ بیٹھی نظر آئی تھی۔ وہیں مخصوص سیاہ شال کے حلقے میں دمکتا چاند مکھڑا زنجبیل نے کتنی

Posted on Kitab Nagri

ساعتیں اسے دیکھا تھا کہیں نا کہیں وہ اسکی آہٹ پاتے خود ہی آنکھیں نہیں کھول رہی تھی۔اسکی دعا کا دورانیہ طویل ہوتے دیکھ زنجبیل اسکے بستر پہ ایستادہ ہوا تھا۔

زرلش جائے نماز فولڈ کرتے اٹھ کھڑی ہوئی تو نگاہ اس سے ٹکرائی جو سینے پہ ہاتھ باندھے چھت کو دیکھ رہا تھا۔

زرلش سوچوں میں ڈوبی تھی کہ آگے جائے یا نہ جائے۔

"مجھے تمہارا اس لڑکے کے سامنے کمزور پڑنا پسند نہیں آیا تھا زرلش خان تم چاہتی تو اسے ایک تھپڑ لگا سکتی تھیں 'ویسے تو ہر چال بخوبی چل سکتی ہو تم مگر اپنا تحفظ نہیں کر سکتیں۔"اسکے اندر کی جلن کب کم ہوئی تھی جو وہ اس پہ غصہ نہ اتارتا۔زرلش چونکی تھی تو وہ بنا دیکھے بھی جانتا تھا کہ وہ نماز سے فارغ ہو چکی ہے۔

زرلش خاموشی سے چلتے اسکے قریب آتے دوزانوں فرش پہ بیٹھی تھی۔

"میں جب جب آنکھیں بند کرتا ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر جم جاتا ہے جب وہ تمہیں چھو رہا تھا۔۔۔ڈیمڈ۔۔"زنجبیل اٹھ کے بیٹھا تھا۔زمین پہ پیر رکھے تھے جو زرلش کے بلکل قریب تھے وہ کسی مجرم کی مانند نگاہیں زمیں پہ جمائے بیٹھی تھی جرمدار تو تھی مگر اعتماد کہاں تھا۔

کچھ دیر اسے شعلہ بار نگاہوں سے دیکھتے رہنے کے بعد زنجبیل نے اسکے شانوں پہ ہاتھ رکھا تو وہ سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"ادھر آ کے لیٹو۔۔۔" اسکے حکم پہ وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"مجھے نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔" اس نے گویا وضاحت دی جو مانگی نہیں گئی تھی۔

"میں سلا دونگا۔" اس کا سخت انداز سہل کرنا مشکل تھا تبھی کسی تابع کی مانند وہ اسکے برابر آ کے بیٹھی تھی زنجبیل نے چند ساعتیں اسکے خاموش چہرے کو تکا اور ہاتھ بڑھائے اسکے وجود کو چادر کی ڈھال سے آزاد کیا تھا۔ چند لمحے بغور ان رعنائیوں کا جائزہ لیا جو پردہ نشین تھیں۔ بالوں کو اس نے حسب عادت چٹیا نہیں کر رکھا تھا۔

"میرے سامنے اس تھان کو لپیٹنے کی ضرورت ہے نہیں اور جہاں ہے وہاں سے آئیندہ تم مجھے بے خبر نظر آئیں میں تمھاری گردن دبا دونگا' اور ایسا کرتے مجھے بلکل دکھ نہیں ہو گا کیونکہ میں زیادہ دیر اپنے ناپسندیدہ لوگوں کو برداشت نہیں کر پاتا ہوں۔" زنجبیل نے اس پہ جھکتے شرم آگیں گفتاروں پہ لب رکھتے بظاہر سلگتے لفظوں میں کہا تو وہ بے جان ہوئی تھی۔ زنجبیل کی آنکھیں ان پنہاں رازوں کو کھوجنے کی متلاشی بنیں تو دماغ نے فوراً روکا تھا۔

وہ اسکی نظروں کی تپش سے جزبز ہوئی تو زنجبیل نے اسکی گود میں سر رکھتے اپنے اور اسکے گرد کمفرٹر اوڑھا تھا۔ یہ نفرت کا کیسا انداز تھا جو وہ بار بار جتانے یہاں آتا تھا۔

زرلش نے بغور اپنے محبوب شخص کو دیکھا جو پورا دن سلگانے کے بعد رات کے کچھ راز چرانے یہاں آیا تھا پر وہ الجھا ہوا شخص محبت کے ستونوں پہ جمے اسکے قدم بھی اکھاڑ رہا تھا کچھ ہی دیر میں اسکے ہلکے

Posted on Kitab Nagri

ہلکے خراٹوں کی آواز کمرے میں گونجی تھی اسے تھکے دن کا سکون رات کے آخری پہر ملا تھا۔زرلش نے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگالی گستاخ دل نے بارہا کہا ایک بوسہ نصیب ہو مگر وہ اسے سختی سے ڈپٹنے لگی تھی۔اگلی صبح بارہ بجے اسکی آنکھ کھلی تھی اور وہ کہیں نہیں تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ اپنے سامنے پڑے سرخ جوڑے کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔ پھر نگاہ اس سے ٹکرائی جو گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ تلملاتی ہوئی اسکے برابر آئی تھی۔

"تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں یہ لباس پہنوں گی اور تمہاری آفر قبول کرونگی؟"

"کیونکہ تمہارے پاس اور کوئی آپشن ہی نہیں بچا میری جان' قاضی صاحب بڑی دور سے آئے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں ریڈی ہو کے باہر آؤ۔"

وہ حکم دیتے باہر جانے لگا تھا جب ژالے نے دروازہ بند کرتے اسے گھورا۔

"تم نے زنجبیل کو نیچا دکھانا تھا دکھا لیا اب بند کرو یہ ڈرامہ۔"

وہ اسکے سینے پہ ہاتھ مارتے بولی تھی۔

"غلط بلکل غلط میں نے یہ سب تمہیں حاصل کرنے کیلئے کیا ہے جو کر بھی لیا ہے تم نکاح نا کرو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے' تم یہ لباس نہ پہنو مجھے تب بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے میری جان۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اوذکان نے اسکی جانب پیش قدمی کی تو وہ جیسے لڑکھڑائی تھی۔

اوذکان نے اسے سنبھالتے اپنے بے حد قریب کیا تھا۔

"حرام کھانے کی چاہ نہیں ہے پر تم ریزیسٹ کرو گی تو میرے پاس آپشن نہیں ہے کوئی۔"

اوذکان اسکے چہرے پہ جھکا تھا اور کنول کی شادابی لیے ہونٹوں کو انگلی سے چھوا تھا۔

ژالے نے اسے پیچھے کرنا چاہا پر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔

اسکی جسارتوں کی بڑھتی حد ژالے کو احساس کروا رہی تھی کہ وہ کمزور لڑکی تھی اور کب تک اس سے مقابلہ کرتی۔

"مم۔۔مجھے منظور ہے پر میری ایک شرط ہے؟"

ژالے نے اوذکان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا۔

"اب شرط و شرائط کا وقت گزر چکا ہے میری جان۔"

اوذکان نے ٹکا سا جواب دیا تھا۔

ژالے نے سر جھکاتے بے ساختہ امڈ آنے والے آنسو پیے تھے۔

"اچھا بتاؤ۔"

گویا اسے ژالے پہ ترس آیا تھا تبھی اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تت۔۔تم مجھے میری مرضی کے بغیر۔۔۔آئی مین میں جبتک اس رشتے کو ایکسپٹ نہیں کرلیتی۔۔۔"

ژالے کو اپنا مدعا رکھتے لاج سی آئی تھی۔

اوذکان نے بغور اسکے گالوں کو سرخی کو دیکھا۔

"مجھے تم چاہئیے ژالے آفریدی' مجھے اس بات کا یقین ہو جائے کہ کوئی تمہیں مجھ سے نہیں چھینے گا تو تاعمر بھی انتظار کرلونگا۔"

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"جو تم چاہ رہی ہو میں اسکا وعدہ نہیں کرسکتا مگر کوشش کرسکتا ہوں کچھ ایسا نہ ہو جو میری بیوی کی طبیعت پہ گراں گزرے۔"

اوذکان نے اس بات کو لائٹ سا لیا تھا۔

ژالے کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے وہ کھل کے بات کہاں کررہا تھا۔

"چلیں؟"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"کیا اسکے بعد تم مجھے گھر جانے دوگے؟"

وہ پرامید نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"نہیں میں اپنی پوری زندگی اسی آئی لینڈ پہ گزارنے والا ہوں کیونکہ ہم دونوں جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے خاندان اب تک ہماری جان کے دشمن بن چکے ہوں گے اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور ہوا ہوگا ایموشنل پیرنٹس کی طرح یہی ڈائلاگ بولا ہو گا وہ دونوں ہمارے لیے مر چکے ہیں لائلز۔۔۔"

اوذکان کا قہقہہ ژالے کے دل کو دہلا گیا تھا۔

"اوذکان تم بھلا کیسے اتنے ظالم بن سکتے ہو؟"

اس نے اپنی آخری کوشش کی تھی۔

"میری محبت شاید ایسی ہی ہے ژالے۔"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔

ژالے نے دونوں دوستوں سے دھوکا کھایا تھا تبھی شاید آنکھیں پرنم سی تھیں۔وہ شکست خوردہ سی اسکے ساتھ چلنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہم بھی شکستہ دل ہیں 'پریشان تم بھی ہو

اندر سے ریزہ ریزہ میری جان تم بھی ہو

ہم بھی ہیں ایک اجڑے ہوئے شہر کی مثال

آنکھیں بتارہی ہیں جہ ویران تم بھی ہو

مل جائیں ہم تو کیسا سہانا سفر یہ ہو

Posted on Kitab Nagri

گھائل ہیں ہم بھی سوختہ سامان تم بھی ہو

کچھ ہی دیر میں وہ اسکے نام سے منسلک ہوچکی تھی جہاں اوزکان کے چند ایک دوست بھی اس چھوٹی سی تقریب میں شامل ہوئے تھے۔اس نے وہ لباس نہیں پہنا تھا اور نہ ہی اوزکان نے اسے مزید اس چیز کیلئے پریشرائز کیا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ گنگ ساماں کی بات سن رہا تھا۔

"میں نے یہی سوچا کسی یتیم کے سر پہ ہاتھ رکھنے سے کچھ ہماری مشکلیں بھی ٹل جائیں گی۔"

زہرہ کی اتنی پریکٹکل بات سنتے وہ سن ہوا بیٹھا تھا۔

"وہ خاتون جسے تم مال میں ملے تھے آج اپنی بیٹی کے ساتھ آئی تھیں اس دن باتوں ہی باتوں میں گھر کا ایڈریس وغیرہ پوچھا تھا تب مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ انکا ایسا کوئی ارادہ ہے اس سے بڑھ کے بھلا اور کیا بات ہوسکتی ہے۔"

اسکے ذہنی خلفشار سے نابلد وہ اپنی سنائے جارہی تھیں۔

زنجبیل کی نگاہ سامنے سے آتی زرلش پہ پڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ہاں اسکا پری پیکر حسن ایسا تھا کہ کسی کو بھی اسکا دیوانہ کر سکتا تھا۔اسے ایک دم غصہ آیا تھا کہ وہ کیوں لوگوں کی نظر میں آئی تھی۔اس نے ژالے کو ہمیشہ بولڈ ڈریسنگ کے ساتھ دیکھا تھا اور کافی اوپنلی فرینڈشپس تھیں اسکی مگر کبھی کوئی جیلسی فیل نہیں ہوئی تھی پر اسوقت اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ زرلش کو کہیں چھپا دے۔

"کچھ خاص بڑی فیملی نہیں ہے کہہ رہی تھیں کہ انکے بھائی کی پہلی بیوی کی وفات کے بعد سے انکا بھائی کافی ڈسٹرب ہو چکا ہے تبھی وہ زرلش کیلئے کہہ رہی تھیں ایک نومولود بچہ بھی ہے بس۔۔۔ایک خوبصورت بیوی ہی اسے۔۔۔"

"مما۔۔۔"

زنجبیل نے پھولی سانسوں سے انہیں پکارا تو وہ چونکیں۔

"کیا ہوا تم ٹھیک تو؟"

وہ اسکی پیشانی کو چھوتے بولیں۔

"ہاں میں آپکو کہہ رہا تھا کہ مجھے کچھ دنوں کیلئے شہر سے باہر جانا ہے اپنے پروجیکٹ کو لے کے ہوپ سو کے آپ پیچھے سے سب سنبھال لیں گی؟"

وہ انکے گھٹنے پہ ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کیوں نہیں میرا بچہ میں تو پریشان ہوگئی تھی پر تم بتاؤ پھر میں ان لوگوں کو کیا کہوں؟ تم بتا رہے تھے نا کہ اسکے بہن بھائی آئے تھے اس سے ملنے تو کیا انکا ایڈریس دے دوں انہیں؟"

زہرہ کی سوئی ٹیپکل عورتوں کی طرح ایک جگہ ٹکی تھی۔

"مم شی از ٹوٹل۔۔۔"

زنجبیل نے عذر تراشا تھا۔

"میرا نہیں خیال اگر عمر نہ دیکھیں تو وہ۔۔۔"

"کیا ہم بعد میں اس ٹاپک پہ بات کریں مام اٹس ارجنٹ ابھی مجھے جانا ہے۔"

وہ معذرتی نگاہوں سے انہیں بولا تھا۔

"ہاں پر ایک فیور کردو مجھے میرے روم میں چھوڑ دو پتا نہیں وہ لڑکی کہاں ہے۔"

وہ زہرہ کی آنکھوں سے اوجھل سی تھی۔

زنجبیل نے شکر ہی ادا کیا تھا کہ وہ یہاں نہیں تھی ورنہ اپنی جذباتیات پہ قابو مشکل ہو رہا تھا۔

زہرہ کو روم میں چھوڑتے وہ باہر آیا تو وہ اسے پودوں کی باڑ کے ساتھ ساتھ گم صم چلتی نظر آئی تھی ہر طرف سے بیگانہ خود میں مگن سی زنجبیل تیزی سے اسکی طرف لپکا تھا۔

"دو منٹ میں مجھے انیکسی میں نظر آؤ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اسکے سر پہ کھڑے ہوتے پھنکارا تو وہ ڈر کے مارے اچھلی تھی جبکہ وہ وہاں سے نکلتے انیکسی میں گم ہوا تھا یہ بھی صد شکر تھا کہ وہ گھر کے بیرونی حصے کی طرف تھی جو ابھی تک نوکروں کی نگاہ اس پہ نہیں پڑی تھی۔

زرلش وہاں آئی تو وہ اسے بے چینی سے وہاں ٹہلتا نظر آیا تھا اسے دیکھتے اسکی جانب لپکا تھا۔

"عذاب بن چکی ہو تم میری زندگی کیا ضرورت تھی تمہیں مما کے ساتھ مال جانے کی؟"

وہ اس پہ دھاڑ رہا تھا جیسے وہ اکیلی تھی اور وہ تو ساتھ تھا ہی نہیں اگر وہ اسکی حثیت متعین کرتا تو کوئی کیوں اسکیلئے سوالی بن کے آتا پر یہ بات کون سمجھاتا اسے۔

"تم نے ہی تو۔۔۔۔"

"شٹ اپ آئندہ 'تم' لفظ استعمال نہیں کرنا تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی کسی بڑے سے کیسے بات کرتے ہیں رہنا تم وہیں گاؤں کی اجڈ۔۔۔۔"

زنجبیل نے مکا بنا کے دیوار پہ مارتے اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی جو اسکی بے بسی کی انتہا ظاہر کر رہا تھا۔

زرلش کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگی تھیں۔

"کوئی اور کام ہے تمہیں چوبیس گھنٹے رونے دھونے کے علاوہ۔"

اس نے بازو سے پکڑتے زرلش کو جھنجھوڑا تو وہ روتے ہوئے اسکے سینے سے آلگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل جو اسے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا چپ ہو کے رہ گیا تھا۔

"مانا کہ میں نے بہت غلطیاں کی ہیں زنجبیل 'بہت جھوٹ بولے ہیں مگر میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اور تو کوئی خواہش نہیں کی ہے میں نے جو تم ہر وقت ناراض رہتے ہو مجھ سے۔"

وہ ہچکیاں بھرتے کہہ رہی تھی زنجبیل کو وہ

چھوٹی سی لڑکی اپنے آنسو کے سمندر میں قید کرنے لگی تھی۔

اسکے آنسو زنجبیل کا سینہ بھگو رہے تھے تو لرزتے لب بے بسی کی علامت بنے ہوئے تھے۔

"وہ لڑکا تمہیں مال میں تنگ کر رہا تھا بتا نہیں سکتی تھیں تم مجھے بزدلی کی بھی حد ہوتی ہے۔"

کچھ اور بہانہ تو تھا نہیں تبھی پرانی باتیں لے کے کھڑا ہو گیا تھا۔

زرلش چپ چاپ آنسو بہاتی رہی تھی۔جانے کیوں زنجبیل کو لگ رہا تھا اسکے اندر کا ٹھہرا جمود طوفان برپا کر دے گا۔وہ اسے شانوں سے تھامے سامنے پڑی چیئر پہ بٹھا گیا تھا۔

"دیکھو زرلش میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ میری دنیا تمہاری دنیا سے بہت الگ ہے یہاں کی لوگوں کی نظریں ہی تمہیں مارنے کو کافی ہیں میں ہر وقت ہر جگہ تمہیں پروٹیکٹ نہیں کر سکوں گا۔"

وہ اس سے اتنے نرم انداز میں بات کر رہا تھا زرلش کو لگا وہ وقت لوٹ آیا ہے جب پہاڑی پہ بیٹھ کے اس سے ڈھیروں باتیں کیا کرتا تھا اسکے من گھڑت مسائل پہ اسے سمجھاتا تھا۔

"سمجھ رہی ہو نا میری بات تم؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے کھوئے ہوئے دیکھ چیخ گیا تھا۔

"زنجبیل کیا تم مجھے کبھی معاف نہیں کرو گے؟"

اسکی بات پہ زنجبیل کے لب طنز میں مسکرائے تھے۔

"کیوں ہار گئی تم؟"

"نہیں مگر مجھے تم سے محبت ہی نہیں عشق ہونے لگا ہے تم نے کہا تھا محبت آزماتی ہے لیکن بات آزمائش سے بڑھنے لگی ہے۔"

بے خودی کے عالم میں وہ اسکے چہرے کو تھام گئی تھی۔زنجبیل بے طرح چونکا تھا۔

"تمہیں پتا ہے محبت کیسی ہے؟ محبت عشق کے صدقے جیسی ہے۔"

زنجبیل کو لگ رہا تھا اگر وہ چند پل اور ایسے بیٹھا رہا تھا جذبات کی رو میں بہتے کچھ غلط کر بیٹھے گا۔وہ بے چین سا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرلش نے گنہگار کے جیسے سر جھکا لیا تھا۔

زنجبیل کے پاس کہنے کو کچھ باقی نہیں تھا اسکا غصہ 'ناراضگی مار دھاڑ سب کچھ ہی تو اس لڑکی کو پست نہیں کر پایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"کوشش کرنا میری غیر موجودگی میں یہاں آنے والے گیسٹس سے دور رہنا میں جلد ہی تمہیں واپس بھیج دونگا۔"زنجبیل حتمی انداز میں کہتے وہاں سے جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔زرلش بھاگتے ہوئے اسکی پشت سے لگی سسکنے لگی تھی۔

"میں جانتی ہوں آپکی مما کیا چاہتی ہیں مگر زنجبیل میرا اس میں کوئی قصور نہیں وہ خاتون۔۔۔"

"اب اگر وہ عورت یہاں آئے تم مجھے فورا بتاؤ گی آئی سمجھ؟"وہ اسکی طرف مڑتے ہوئے سیدھا ہوا تو وہ ہنوز اسکے سینے سے لگی تھی۔زنجبیل بری طرح ہار گیا تھا ساری نفرت غصہ ناراضگی کے دعوے دھرے رہ گئے تھے۔وہ اسکے بالوں میں اپنا سر چھپائے سکون محسوس کرنے لگا تھا۔

"اس رات میں نے کہا تھا لاک نہیں لگانا پھر کیوں لگایا؟"وہ بہک رہا تھا اسکا مخمور انداز زرلش کی ہارٹ بیٹ تیز کر گیا تھا۔

"انتظار کیا تھا میں نے نہیں آئے تم۔"

وہ سر جھکائے بول رہی تھی اسکے شیریں لب زنجبیل کے اندر پیاس جگا گئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم پہ واجب ہے میرا انتظار 'اسے بھی اپنی سزا کا حصہ سمجھو۔"زنجبیل نے اسے سر سے تھامے ہلکا سا جھٹکا دیتے اسکا چہرہ اپنے بے حد قریب کیا تو زرلش نے نیلی روشنیوں کو فٹ سے بند کیا تھا۔زنجبیل بغور اسکا جائزہ لینے لگا تھا۔قیامت خیز حسن کے جلوے اگر کسی کو متاثر کر گئے تھے تو قصور انکا بھی نہیں تھا حسن اگر ایسے بے حجاب ہو تو کئی بھنورے منڈلانے لگتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

"رات میں جب کال کروں دروازہ کھول دینا۔" اس نے گھمبیر سرگوشی کرتے اسکی دھڑکنوں سے کھیلنے کو اسکے دل والی جگہ پہ لب رکھے تھے۔ زرلش کو لگ رہا تھا اگر وہ ایسے ہی مہربان رہا تو کھڑے کھڑے گر جائے گی پر ایک سے بڑھ کے ایک گستاخی کرتے اسے بے حال کر رہا تھا۔

"سوچنا بھی مت کہ اب یہ وجود اس دلدل سے نکل سکے گا کبھی' تمہیں مار کے ہی دم لونگا میں۔" اس کا ظالم انداز زرلش کو سہما گیا تھا اکثر اسکی باتیں سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ اسکا سیل بجا تو وہ اسے پیچھے دھکیلتے باہر آیا اور گاڑی نکالتے ساتھ گھر سے نکل گیا تھا کتنی دیر وہ لایعنی سوچوں کا پابند رہا تھا۔

اگر وہ بار بار اس آگ کے قریب جائے گا تو جلد ہی اسکی لپیٹ میں آتے بھسم ہو جائے گا پر اپنا خود پہ اختیار نہیں رہا تھا۔

اس رات اس نے کال کی تو دوسری ہی بیل پہ اس نے کال پک کی تھی۔ زنجبیل گاڑی گلی کے نکڑ پہ چھوڑتے بیرونی دروازے سے اندر آیا تھا۔ زرلش اسکی دن رات کی توجہ پہ کھل اٹھی تھی جانتی تھی وہ آئے گا تبھی آج اسکیلئے اسپیشل کوکنگ کی تھی۔

روم میں آتے ہی اس نے اپنے شوز نکالتے خود کو ریلکس کیا تو وہ اسکے شوز اٹھاتے ایک طرف رکھنے لگی

۔

"میں نے چکن چومن بنایا تھا تمہارے لیے لاؤں؟" اسے خود کو تکتے دیکھ کر جب کچھ اور نہ سوجھا تو پوچھ ہی لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ہاں !زہر تو نہیں ملاؤ گی نا؟"زنجبیل کے طنز پہ اسکی آنکھیں بھرائی تھیں جنہیں دیکھ کے بھی وہ اگنور کر گیا تھا۔

"خیر جو بھی ہے لا دو ویسے بھی بھوک کے مارے جان نکل رہی ہے میری۔"زنجبیل نے کہتے ساتھ ہی فریش ہونے کیلئے واشروم کا رخ کیا۔

سب دیکھنے میں کتنا اچھا لگ رہا تھا'زنجبیل جیسے اسے پھر سے مل گیا تھا جسکی وہ دیوانی بنی تھی۔

زرلش خاموشی سے اسکے سامنے کھانا رکھنے لگی تھی۔پانی کا گلاس رکھنے کے بعد وہ چائے بنانے لگی تھی۔زنجبیل نے اسکی غیر معمولی چپ کو فورا نوٹ کیا تھا۔

"ادھر آکے بیٹھو۔"وہ حکم دیتے بولا تھا۔وہ چپ چاپ اسکے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھی تھی۔سب مکمل تھا ایک شوہر اور اسکی محبت کرنے والی بیوی جو اسکی ہر بات کو حکم جانتی تھی۔

"منہ پہ بارہ کیوں بج رہے ہیں؟"زنجبیل نے ایک ہاتھ سے اسٹکس کے ساتھ چومن کھاتے دوسرے ہاتھ سے اسکی ٹھوڑی اونچی کرتے چہرہ اپنے سامنے کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آج زہرہ بی بی نے پشمینہ اور ارسلان کا نمبر مانگا تھا اور ساتھ ہی میرا مکمل بائیو ڈیٹا بھی مانگ رہی تھیں وہ۔"وہ اپنی بات مکمل کرتے میز پہ ناخنوں سے کھروچ ڈالنے لگی تھی۔

زنجبیل چونکتے ہوئے مکمل اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"پھر؟"اس نے ابرو اچکاتے پوچھا۔کھانے سے ہاتھ رک چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بتادیا تھوڑا بہت۔۔۔" وہ پر نم لہجے میں بولی جیسے گناہ سرزد ہوا ہو۔

"گڈ۔۔۔بہت شوق ہے نا تمہیں کہ کوئی تمہارے پچھلوں تک جائے اور انہیں بتائے کہ وہ زرلش خان کا رشتہ لینے آئے ہیں ویسے بھی تو ہر جگہ اپنی نمائش کرنے تم خود پہنچ ہی جاتی ہو۔"

زنجبیل کے حلق تک کڑواہٹ گھلی تھی تبھی انداز بھی حد درجہ تلخ تھا کھانے کی ٹرے پیچھے کھسکائی تھی اتنی اچھی خبر جو دی تھی اس نے جبکہ نا وہ خود اپنانا چاہتا تھا اور نہ ہی اسے کسی اور کیلئے چھوڑ سکتا تھا۔

زرلش کی برداشت بھی جیسے اسکے ہر وقت کے طنز پہ ختم ہوئی تھی۔

"ہاں تو ٹھیک ہے تمہاری جان چھوٹ جائے گی مجھ سے 'تمہیں اس سے کیا وہ میری شادی جس سے بھی کردیں تم پہ تو خود آکے مسلط ہوئی میں سزائیں دیتے دل نہیں بھر رہا نا۔" وہ ہلکے سے چیخی تھی تبھی زنجبیل نے اسے گردن سے تھامے اپنے سامنے کیا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی جب تک تم میرے نکاح میں ہو ایسی بے ہودگی پھیلانے کی اجازت نہیں دونگا میں تمہیں یاد رکھنا اگر اب انیکسی سے باہر قدم نکالا تو ٹانگیں توڑ دونگا تمہاری 'سڑتی رہنا پھر یہی۔۔۔" وہ غصے میں پھر پاگل ہو رہا تھا۔

"مجھے انکے سامنے آپکی ماں ہی لے جاتی ہیں۔" وہ حلق کے بل چیخی تو زنجبیل نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"بکواس بند۔۔۔اور رہی بات مام کی میں ان سے خود بات کرلونگا'ناہی تم مجھے اب کسی کام کیلیئے اکیلے ڈرائیور یاکسی کے ساتھ جاتی نظر آؤ ویسے بھی کرنے کو سو بہانے اور جھوٹ ہوتے ہیں تمہارے پاس۔"

وہ اسے کڑے انداز میں سناتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔زرلش خود سے خود ناراض ہوتے اسے اگنور کرکے بیٹھی رہی تھی۔زنجبیل نے کتنی دیر اپنے اگنور کیے جانے پہ اسے گھورا تھا اور بنا کوئی بات کیے وہاں سے نکل گیا۔

اگلے آنے والے دنوں میں بھی اسکا فرار کسی کام نہیں آیا تھا۔

وہ جتنا اس لڑکی سے بھاگ رہا تھا وہ بری طرح سے اسکے حواسوں پہ طاری رہتی تھی۔کتنے دن اسکی شکل دیکھنے کو نہیں ملی تھی اور ناہی وہ خود جانا چاہتا تھا اس کے پاس۔۔۔

اور پھر وہ لوٹ آیا اس سے دور رہتے جو حقائق اس پہ منکشف ہوئے تھے زنجبیل آفریدی کو گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور کرگئے تھے اس رات وہ ڈھائی بجے گھر پہنچا تھا ایک نظر انیکسی کو دیکھا دل میں شدت سے خواہش ابھری تھی کہ وہ ایک نظر اسے دیکھے پھر خود کو لعنت ملامت کی تھی کہ زنجبیل شاہ اپنے سے کئی برس چھوٹی لڑکی کی محبت میں مبتلا ہوگیا ہے تف ہے تم پہ شاید وہ بھول رہا تھا کہ وہ اسکی بیوی بھی تھی جس پہ بارہا اس نے اس انداز سے حق جتایا تھا۔

کتنی ہی دیر خود کو ڈانٹتے ڈپٹتے کے بعد بھی سکون نہ ملا تو وہ سگریٹ جلائے بالکونی میں آرکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دیوار کی پشت سے ٹیک لگائے نگاہیں اسطرف جمائی ہوئی تھیں جیسے وہ ابھی دیواروں کی اوٹ سے نکل آئی گی۔

تھک ہار کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا جب اسے ایک سائیہ سا انیکسی کی طرف بڑھتے ہوئے معلوم ہوا تھا۔زہرہ نے اسے کال کر کے بتایا تھا کہ وہ دستگیر کی طرف ٹھہرنے والی ہیں آج رات پھر تو یہ ممکن نہیں تھا کہ انہوں نے کسی نوکر کو کال کر کے گھر کی طرف بلایا ہو۔

اسکے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔

وہ ماتھے پہ ان گنت شکنوں کا جال بچھائے تیزی سے نیچے آیا تھا۔

اگلے پل اسے جیسے کوئی شاک لگا تھا وہ جو کوئی بھی تھا اس نے انیکسی کا دروازہ کھولا تھا اور اندر غائب ہو گیا تھا۔

زنجبیل کے دماغ نے کچھ غلط ہونے کا سندیسہ دیا تھا کہیں زرلش؟

دل میں وہم نے سر اٹھایا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ دبے قدموں اسکے پیچھے آیا تھا۔

سامنے کا منظر اسکا خون کھولا گیا تھا سوئی ہوئی زرلش پہ جھکتا ہوا شخص کوئی اور نہیں منشی جی تھے۔

زنجبیل چیل کی مانند ان پہ جھپٹا تھا۔

"آپکی ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی اپنی عمر کا ہی لحاظ کر لیا ہوتا کم از کم اپنی وہ آپکی بیٹیوں جیسی ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

شیر کی دھاڑ پہ زرلش بھی سہم کے اٹھی تھی سامنے کا منظر ناقابل فہم تھا وہ منہ پہ ہاتھ رکھے زنجبیل کو منشی جی سے بھڑتے دیکھ رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ ماجرا کیا ہے کیا زنجبیل یہاں آیا تھا اور اسکے پیچھے منشی جی؟ یا پھر منشی جی؟ اسکو سانس لینا دشوار محسوس ہوا تھا۔

جبکہ وہ زرلش کو قہر برساتی نگاہوں سے دیکھتے منشی جی کا گریبان تھامے انہیں باہر لے گیا تھا۔

کچھ دیر بعد اس نے پولیس سائرن کی آواز سنی تھی ڈر کے مارے وہ اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں پا رہی تھی۔

کئی گھنٹے اسی شش و پنج میں گزر گئے تھے جب وہ اندر آیا تھا۔

"انیکسی کا دروازہ کیوں کھلا چھوڑا تھا تم نے؟"

منشی جی کا سارا غصہ اس پہ اترنے لگا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں بند۔۔۔"

"بکواس کر رہی ہو تم میرے سامنے وہ شخص اندر آیا تھا اگر میں ناوقت پہ پہنچتا یہاں تو؟ بتاؤ مجھے۔"

اس پہ ایک بار پھر سے وحشت طاری ہونے لگی تھی زرلش کا رونا دھونا لاکھ صفائیاں بھی کام نہیں آ رہی تھیں اپنا سارا غصہ اس پہ نکالتے وہ باہر لان میں آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کتنے گھنٹے سگریٹ پھونکتے گزارے تھے جبکہ نگاہ بار بار اسطرف اٹھتی جہاں وہ اپنی ساری کثافت نکال کے آیا تھا۔ وہ کب تک اور کس کس سے اسے بچائے گا وہ بھی ایسے بے نام سا بن کے۔

کب تک وہ اسے دنیا کے وحشی درندوں سے بچا سکتا تھا جب اسے خود میں ہمت نہیں تھی اسے اپنا نام دینے کی۔

دل کو کہیں قرار نہ آیا تو وہ پھر سے اسکے پاس آیا تھا۔

وہ بیڈ سے ٹیک لگائے سسکتی ہوئی نظر آئی تھی چہرے پہ تھپڑ کے نشان 'بکھرے بال اور الجھا سراپا ایک بار پھر اسے نادم کر گیا تھا اسکا قصور کیا تھا وہ جس پہ زنجبیل کو غرور کرنا چاہئیے تھا کہ وہ اسے بے انتہا چاہتی تھی 'زنجبیل کو اس پہ

اعتبار کرنا چاہیئے تھا جس نے اسکی خاطر دنیا تیاگ دی تھی۔

زنجبیل نے اسکی ٹھوڑی سے پکڑتے چہرہ اوپر کیا تھا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ مم۔۔۔۔ میں نے دروازہ لاک کیا تھا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر اس کے بعد کوئی پیرہن نہیں بدلا

پہن لیا تو اتارا نہیں محبت کو،۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ پھر سے صفائی دینے لگی تھی۔

"مجھے تم پہ اعتبار ہے۔"

زنجبیل کے لفظوں نے اسے نئی زندگی دی تھی۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

زنجبیل نے اسکے ہونٹ کے پاس زخم پہ اپنے دہکتے لب جمائے جو ایک بار پھر زد میں آیا تھا۔۔۔وہ درد سہتے سسک اٹھی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

زنجبیل اسے چھوٹی گڑیا کی مانند اٹھائے بستر تک

لایا تھا اور ایک بار پھر سے زخم پہ مرہم لگایا تھا اب کے مرہم کی نوعیت بدل گئی تھی۔

اسکے لب زرلش کے زخموں سے چور وجود پہ

ٹھنڈی پھنوار کی مانند پڑ رہے تھے۔

وہ تیس سالہ مرد ایک سولہ برس کی لڑکی سے ہار گیا تھا یا اسکی ثابت قدمی پہ کچھ بھی کہنا عبث تھا پر جیت تو پہاڑوں کی شہزادی کی ہی ہوئی تھی۔زرلش کی بند پلکوں پہ بھی ایک خوف سا تھا وہ اسکی حالت دیکھتے اسے یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا تبھی وہ اسے اٹھائے اپنے کمرے میں لایا تھا وہ مسمرائز سی شہزادوں کی آن بان رکھنے والے اس شخص اور اپنی حثیت کو دیکھ رہی تھی جو اسے کسی پھول کی مانند سہج کے بستر پہ لٹاتے پیچھے ہٹا تھا جبھی زرلش نے اسکا ہاتھ تھاما۔

"نن۔۔۔نہیں زنجبیل بی جی مجھے یہاں۔۔۔"

"اہش میں ہوں نا میں سب سنبھال لونگا۔"

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل کی آواز سرگوشی میں ڈھلی تھی وہ اسکیلئے پانی اور پین کلر لایا تھا۔

زرلش کو کچھ نہیں سمجھ نہیں آرہا تھا ایک ہی رات میں وہ اسے فرش سے عرش پہ کیوں لے آیا تھا یہ کایا پلٹ کیسے ہوئی؟ کہیں یہ خواب نہ ہو۔

اسے ٹیبلٹ دیتے ہے اس پہ گرم لحاف اوڑھاتے آنکھیں موندنے کا حکم دیا تھا تو اس نے فوراً آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔۔اور لائٹ آف کرتے ہی اسکے پاس آیا تھا۔

زرلش نے اسکی موجودگی محسوس کرتے زنجبیل کا ہاتھ تھامتے اسے اپنے لبوں سے لگایا تو وہ آسودہ سا مسکرا دیا تھا۔

کمرے میں گہری خاموشی تھی۔

"زنجبیل۔۔۔"

"ہوں۔۔۔"

"وہ منشی جی کیوں آئے تھے کمرے میں؟"

اسکی خوف میں ڈوبی آواز پہ زنجبیل نے ہاتھ بڑھاتے اسے بے حد قریب کیا تھا اتنا قریب کے وہ اسکی سانسوں کے ارتعاش کو اپنے چہرے پہ
محسوس کرسکتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"یہ دنیا ایسی ہی زری اگر آپ گھر سے بے سائبان ہوئے یہ آپکو ٹھوکروں پہ رکھ لیتی ہے 'یہاں ہر شخص عجب ہوس زدہ سا پیراہن پہنے ہوئے ہے۔"

اسکی سوچیں 'اسکے لفظوں کے ساتھ نہیں دے رہی تھیں جو زرلش کے ساتھ رونما ہوتے واقعات کا قصور وار خود کو سمجھ رہا تھا۔

"وہ تو مجھے کاکا جیسے لگتے ہیں۔"

وہ اپنے مؤقف پہ قائم تھی۔

"تمہاری سوچ پہ کیا کہوں میں زرلش خان سو جاؤ۔"

پرانے درد جاگنے لگے تھے اسکا سر دانداز محسوس کرتے وہ چپ ہو گئی تھی۔وہ خوف میں مبتلا یہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ زنجبیل کے کتنے پاس سو رہی تھی اور اسکیلئے امتحان بن رہی تھی۔زنجبیل اپنی سوچوں میں گم کبھی بے خودی میں اسکے کندھوں پہ لب رکھ دیتا تو کبھی ہونٹوں کو بوسہ نصیب ہوتا۔وہ ہر احساس سے عاری بس منشی جی اور مال والے لڑکے کو سوچے جا رہی تھی اگر زنجبیل نا ہوتا تو کیا ہوتا اسکے ساتھ وہ جتنی بزدل بن چکی تھی؟ایک دم خوف نے جکڑا تو وہ سختی سے اسکی ٹی شرٹ کا کالر تھامے اسکے گلے لگتے بے حد قریب ہو گئی تھی۔

کچھ دیر میں اسکی سانسوں کے ردھم سے اندازہ ہوا تھا کہ وہ سو گئی ہے۔وہ احتیاط سے اسکا سر تکیے پہ منتقل کرتے باہر نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

تمام رات اسے کٹھن فیصلے لیتے گزری تھی۔ وہ اتنا بزدل نہیں بن سکتا تھا کہ اپنے نام کی چادر اوڑھا کے لانے والی کو ایسے حریص مردوں کی نظروں کا نشانہ بننے کیلئے چھوڑ دیتا۔ اس جلد یا بدیر فیصلہ لینا ہی تھا اسے زہرہ کو تمام تر سچائی سے آگاہ کرنا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

نکاح کے بعد وہ اچانک ہی کہیں چلا گیا تھا ژالے کو اپنے سوگ منانے سے فرصت کہاں تھی جو اسکے آنے جانے کا حساب رکھتی ایک 'دو' تین اور پھر ہفتہ گزر گیا تھا جب وہ وہاں نہیں آیا تھا۔

ایک ہٹلر ٹائپ مرد اور عورت ہمہ وقت اسکے سر پہ سوار رہتے تھے جنکے لب و لہجے سے یہی لگتا تھا کہ وہ کم از کم ہم زبان نہیں تھے۔

اوذکان اسے کہاں لایا تھا یہ سوچ سوچ کے ہی اسکے اعصاب شل ہو چکے تھے۔ نکلنے کی کوئی راہ ہی نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسری طرف اوذکان تھا جسے نکاح میں شامل ایک دوست نے شہر اور اسکے گھر کے حالات بتائے تو طیش میں وہاں سے بنا بتائے نکل گیا تھا۔

اس نے شہر کا چپہ چپہ چھان مارا تھا پر مرحہ اسے کہیں نہیں ملی تھی اس نے کتنے دن دستگیر اور زنجبیل پہ بھی نگاہ رکھی پر کچھ ہاتھ نہیں آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم کیسے خدا کی ذات کو بھول گئے تھے اوذکان جو کچھ تم نے ژالے کے ساتھ کیا اس کا بھگتنا میری معصوم بیٹی کو پڑ رہا ہے۔"

درخشاں اس وقت غم سے نڈھال تھیں کیسے دن پر لگا کے اڑے تھے اور وہ ابھی تک مرحہ کو نہیں ڈھونڈ پائے تھے۔

"مما پلیز میں نے کتنی بار آپ کے سامنے ریکوئسٹ کیا تھا پر آپ کو کبھی فرق نہیں پڑا میں جو چاہا جب میں نے اسے حاصل کر لیا ہے تو میں اس بات پہ مطمئن ہوں جو میں نے کیا وہ بلکل ٹھیک تھا کیونکہ یہی دنیا کا اصول ہے جو نہ ملے اسے چھین لو۔"

اوذکان کی ڈھٹائی ہنوز برقرار تھی۔

"کیسا مذاق بنالیا ہے تم نے میری بیٹی کا کیا قصور ہے اوذکان مجھے میری بیٹی چاہیئے۔"

درخشاں کی بات پہ وہ پھر سے یہ سوچنے پہ مجبور ہو گیا تھا کہ مرحہ کو کڈنیپ کر کے سب سے زیادہ کسے فائدہ ہو گا اور اگر یہ انتقام میں ہوا ہے تو زنجبیل؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے دماغ کی سوئی پھر سے زنجبیل پہ آ کے اٹکی تھی۔

وہ تن فن کرتا اسکے گھر پہنچا تھا اسے زیادہ تردد نہیں کرنا پڑنا تھا سامنے ہی وہ ریلکس انداز میں صوفے پہ بیٹھا ٹی۔وی دیکھ رہا تھا اسکی آمد پہ چونکا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

ایک ناگواری کی لہر زنجبیل کے پورے وجود میں سرائیت کر گئی تھی۔

"دیکھو ہماری جو بھی لڑائی ہے اس میں مرحہ بے قصور ہے تم اچھا نہیں کر رہے آئی سوئیر اسے ہلکی سی بھی چوٹ لگی میں تمہاری نسلیں ختم کر دونگا زنجبیل۔"

وہ دھاڑتے ہوئے اس پہ جھپٹا تھا۔

"شٹ اپ اپنے جیسا گھٹیا سمجھ رکھا ہے سب کو مرحہ میرے پاس نہیں ہے میں نے اسے صرف بہن کہا ہی نہیں مانا بھی ہے تم سے زیادہ رشتوں کے تقدس کا احساس ہے مجھے۔"

زنجبیل نے اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

"یہ سب تم نے ژالے کیلئے کیا ہے نا تو تم اسے کبھی نہیں پاسکو گے کیونکہ شادی کر چکے ہیں ہم دونوں اب تمہیں مرحہ کو لے کے مجھے بلیک میل کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔"

اوذکان نے گویا اسے مشتعل کرنا چاہا تھا۔

"تم شاید بھول رہے ہو کہ ژالے کبھی بھی میرے لیے اس حوالے سے اہم نہیں رہی 'تم نے شادی کر لی مبارک ہو۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ تم جیسے لوگ زبان کا پاس نہیں رکھ سکتے 'تم اس سے محبت کے دعویدار شخص محض دعوی کر سکتے ہو اوذکان حیدر جن سے محبت کی جاتی ہے انہیں عزت سے اپنایا جاتا ہے ایک زمانے کے سامنے رسوا کر کے نہیں۔"

زنجبیل نے پوری طاقت سے اسے پیچھا دھکیلا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ڈنکے کی چوٹ پہ لے کے گیا ہوں اسے تمہاری طرح شادی کر کے کسی گناہ کی طرح چھپایا نہیں ہے ارے تم نے اپنی کو بیوی کی حثیت دینا دور اسے نوکرانی کا درجہ دے دیا تم بات کرو گے عزت کی؟"

زہرہ کو اندر لے کے آتے دستگیر آفریدی اور فاطمہ کے پاؤں زمین نے جکڑے تھے اوزکان حیدر کی بات پہ۔

"میں اپنے دل سے اپنے دماغ کی رگوں سے رسنے والے ایک ایک زخم کی قسم کھا کر کہتا ہوں دوستی دنیا کا سب سے بھیانک رشتہ ہے۔ اگر زہنی حالت مفلوج ہونے کا سب سے بڑا سبب ٹٹولا جائے تو میں چلا کر کہوں گا دوست مت بنانا کسی کو اگر بنا بھی لو تو اسے اپنی کمزوریاں مت بتانا اسے دوست ہی رہنے دینا اپنا باپ مت سمجھنے لگنا ورنہ ایک وقت آئے گا جب وہ سانپ بن کر ایسا ڈنسے گا کہ عمر بھر سنبھل نہیں پاؤ گے۔ اور اب۔۔۔ اب میں چاہتا ہوں ایسے سانپ کبھی میرے سامنے نہ آئیں۔ میں چاہتا ہوں انہیں کبھی احساس نا ہو کہ انہوں نے کیا کیا۔۔ وہ معافی بھی نا مانگیں۔۔ میری ذہنی حالت تباہ کرنے والے میری قبر سے بھی دور رہیں۔۔۔ان کے جھوٹے آنسو میری قبر کی مٹی پر گر کر مجھے مرنے کے بعد بھی ازیت دیں گے میں چاہتا تھا کبھی بھی۔۔ کسی صورت وہ میرے سامنے نا آئیں۔"

"زنجبیل۔۔۔"

زہرہ کا سکتہ ٹوٹا تھا تبھی لرزتی آواز میں اسے پکارا تو وہ دونوں اپنی جگہ سے اچھلے تھے۔

"کیا کہہ رہا ہے یہ۔۔۔؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زہرہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھیں اوذکان نے طنزیہ انداز میں اسے دیکھا تھا اور تبھی آوازوں کے شور سے گھبراتی زرلش زنجبیل کے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

یہ سب اتنا حادثاتی تھا کہ کوئی کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔زرلش کی سانس رکی تھی زہرہ کو سامنے پا کے وہ تو ایک ہفتہ وہاں رہنے والی تھیں۔

"زنجبیل کچھ پوچھا ہے میں نے یہ لڑکی؟ کون ہے یہ لڑکی کس حثیت سے یہ تمہارے کمرے میں تھی بتاؤ؟میری غیر موجودگی میں کیا فحش خانہ کھول لیا تم نے؟"

ہمیشہ اصولوں کی پابند زہرہ کیلیئے یہ بات قابل

قبول ہی نہیں تھی کہ زرلش جیسی مڈل طبقے کی لڑکی انکی بہو تھی۔پر اوذکان کا نوکرانی کے حوالے دیے جانے والا طعنہ اور اب زرلش کا زنجبیل کے کمرے سے باہر آنا کئی سوال اٹھا رہا تھا تبھی وہ تلخ ہوئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بولو زنجبیل آپا کچھ پوچھ رہی ہیں؟"

دستگیر بھی آگے بڑھے تھے۔

"بتاؤ سب کو زنجبیل آفریدی 'ہٹاؤ اپنے چہرے سے منافقت کا مکھوٹہ کہ تم کبھی ژالے آفریدی سے شادی ہی نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ تمہارا دل تو وہیں کہیں پہاڑوں میں اٹکا تھا؟بتاؤ سب کو کیا سچ ہے کیا تم نے نہیں پر امس کیا تھا کہ میرے آتے ہی تم یہ منگنی ختم کر دوگے کیونکہ تم جانتے تھے کہ ژالے

Posted on Kitab Nagri

سے میں محبت کرتا ہوں پھر بھی تم بزدلوں کی طرح منہ چھپائے اس کڑوی حقیقت کو تسلیم کیے بیٹھے تھے اگر میں یہ سب نہ کرتا تم ژالے کو دوسری بیوی بنا کے گھر لے آتے۔"

اوذکان کو گویا موقع میسر آیا تھا اپنی بات کلئیر کرنے کا۔زہرہ کا باقی ماندہ وجود بھی زمین پہ ڈھیر ہوا تھا۔

"مام۔۔"

وہ انکی طرف لپکا تھا جب انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کرتے اسے آگے آنے سے روکا تھا۔

ایک نفرت بھری نگاہ زرلش پہ ڈالتے وہ دستگیر کے سہارے اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔انکشافات کافی جان لیوا تھے دستگیر کیلئے ژالے کے حوالے سے دوسری بیوی کا تصور ہی محال تھا۔

آہستہ آہستہ سب نے لاؤنج خالی کر دیا تھا جہاں صرف وہ دو رہ گئے تھے۔

زنجبیل نے اسکی طرف دیکھا تھا زرلش کا دل حلق سے باہر آنے لگا تھا۔وہ چاہتا تو اپنی صفائی میں بہت کچھ بول سکتا تھا پر اس نے چپ اختیار کی تھی کس لیے؟وہ آج بھی اسے سرخرو کر رہا تھا تاکہ اسکی ذات کسی طرح نہ رگیدی جائے۔

ایک اسکی غلطی نے کیسے اس شخص کی زندگی برباد کر دی تھی جسے اس نے سب سے زیادہ چاہا تھا۔

وہ دل شکستہ سا بیٹھا تھا آخر ہمیشہ وہیں کیوں غلط دکھایا جاتا تھا اسے لگ رہا تھا وہ ایک بار پھر کھلے آسمان کے نیچے ننگے پاؤں انگاروں پہ چلنے لگا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

مختلف لوگوں کے فقرے کسنے کی آوازیں زنجبیل کے کانوں سے لہو ٹپکانے لگی تھیں ایک بار وہ پھر سے گنہگار ٹھہرایا گیا تھا۔ اسکی آنکھوں میں ماضی کی کچھ کرچیاں چبھنے لگی تھیں۔

اس دن پوری وادی بارش سے جل تھل ہوئی تھی اور اس نے بصد شوق وہ محلول اپنے اندر اتارتے کچھ دیر کو خود ڈپریشن سے نکالنا چاہا تھا۔

جب اسکی دوبارہ آنکھ کھلی تو کمرے میں گونجتی مدھم سسکیوں پہ وہ بھاری سر لیے اٹھ بیٹھا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

اپنے بیڈ پہ بیٹھی زرلش نے زنجبیل کو ناگواری کا شکار کیا تھا۔

"زنجبیل تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے ہو آخر؟" وہ جذباتی ہوتی اسکے سینے پہ سر ٹکا گئی تھی۔

"مجھے تم سے کوئی بات کرنی ہی نہیں ہے تو میں اسلیئے بات نہیں کر رہا۔"

زنجبیل نے چیخ کے کہا تھا وہ اسے دکھ بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"میرا قصور۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"قصور سارے میرے ہیں کہ میں نے ایک معمولی سی لڑکی کو اپنے سر پہ بٹھا لیا پلیز زرلش جاؤ یہاں سے اور آئیندہ کبھی مت آنا۔"

وہ ایک ہاتھ کمر پہ رکھتے دوسرے ہاتھ سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے بولا تھا پیشانی پسینے سے شرابور تھی حبس بڑھ رہا تھا بارش کی وجہ سے اس نے روم اے۔ سی آن نہیں کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں پر تم وعدہ کرو تم پہاڑی پہ ملنے آؤ گے مجھے؟"

وہ پر امید نظروں سے اسے دیکھتے بولی تھی۔

"دیکھو زرلش میں یہاں سے جانے والا ہوں اور بہتر یہی ہے جیسے وادی کے باقی سب بچے اپنے گھروں میں ہنستے کھیلتے ہیں تم بھی ان سب کی طرح رہو۔"

زنجبیل کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اسے کیسے ڈس ہرٹ کرے جو وہ یہاں کا رخ نہ کرے دوبارہ۔

"میں بچی نہیں ہوں زنجبیل۔"

وہ اسکے بچہ کہنے پہ چیخی تھی۔

"میرے لیے ہو ہاں یہ اور بات ہے کہ ایک نمبر کا بگڑا ہوا جھوٹا بچہ۔"

وہ دانت پیستے بولا تھا۔

"میں جھوٹی نہیں ہوں زنجبیل۔"

وہ اسکے سامنے آتی صفائی دیتی بولی تھی۔

"اوہ۔۔۔بس تم بلکل جھوٹی نہیں ہو تبھی پہلے دن سے مجھے پشمینہ کے نام پہ ہزار ہا جھوٹ بولے۔"

وہ کرسی پہ جا کے بیٹھا تھا پاؤں اضطراری کیفیت میں ہل رہے تھے۔

"زنجبیل۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ آگے بڑھی تھی پر زنجبیل نے اٹھتے اسکیلئے دروازہ کھول دیا تھا۔زرلش کے چہرے پہ افسردگی چھائی تھی تبھی وہ بھاگتے اسکے گلے لگی تھی۔

"میرے ساتھ ایسے مت کروز نجبیل میرے سے ناراض مت رہو میں نے وہ صرف اسیلئے بولا تھا کہ تمہیں میری باتیں نہیں سننی تھیں ارسلان 'پشمینہ کی باتیں تمہیں اچھی لگتی تھیں تو بس۔۔۔"

زنجبیل نے اسے پیچھے کیا تھا حقیقت تو یہی تھی کہ وہ خود ہی نو عمر لڑکیوں کی طرح خواب پرونے لگا تھا۔

"زنجبیل اگر تم ایسے کروگے سچ میں میں اپنے ساتھ کچھ کرلوں گی۔"

وہ جزباتی ہورہی تھی۔

"بل شٹ یار ٹو مچ اسٹوبٹڈی۔۔۔"

"زنجبیل میں سچ میں تم سے پیار کرتی ہوں۔"

اب کے زنجبیل بری طرح سے چونکا تھا اسکے لفظوں سے نہیں اسکے انداز سے۔

"آر یو میڈ زرلش فار می یو آر جسٹ آ چائلڈ۔"

وہ اسکے انگلش بولنے پہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"زرلش میرے لیے تم بچی ہو اوکے اگر کچھ اٹینشنز میں 'میں تمہارا ساتھ بچہ بن جایا کرتا ہوں اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم فضول چیزیں اپنے دماغ میں گھساؤ۔"

زنجبیل سچ میں گڑبڑایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں کچھ نہیں جانتی تمہیں ہمیشہ اس وادی میں میرے ساتھ رہنا ہے تم واپس نہیں جاؤ گے اور اگر جاؤ گے تو مجھے ساتھ لے کے جانا پڑے گا۔"

اسکی اگلی بات سچ میں اسکے ہوش اڑا گئی تھی۔

"آر یو سیک گونا میڈ می ربش۔"

زنجبیل نے اسے بازو سے پکڑے باہر کیا تھا اور دروازہ بند کرتے کتنی دیر وہ زرلش کی بھٹکی روپہ حیران سا بیٹھا تھا۔

جب دھڑ ادھڑ دروازہ کھٹکھٹایا گیا تھا۔

اس نے دروازہ کھولا مگر سامنے موجود گاؤں کے لوگوں کو دیکھ کے اچٹتی نگاہ ان پہ ڈالی آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ گاؤں کا کوئی شخص ماسوائے ملازموں کے اسطرف کا رخ کرے۔

"جی؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

"تم نے گاؤں کی بچی کے ساتھ بدسلوکی کی ہے شرم نہیں آتی تمہیں 'یہاں ہم تمہارے کام کو لے کے خوش ہیں اور تم نے۔۔۔۔"

جانے بھانت بھانت کے لوگ کیا بولیاں بول رہے تھے زنجبیل ایک ایک کو اپنی صفائی دے رہا تھا جب اسکی نگاہ زرلش کی طرف اٹھی اسکا پھٹا لباس زنجبیل کا دماغ چکرا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"زرلش کیا ہوا ہے یہ۔۔"

زنجبیل نے اسے شانوں سے تھاما تھا تبھی جیسے وہ لوگوں کے نشانے پہ آیا تھا۔

وادی کے گدی نشینوں نے جرگہ بلوایا جہاں اسکے ساتھ پروجیکٹ میں شامل لوگوں کو بلوایا گیا تھا لوگوں نے باقاعدہ ڈیم کی کنسٹرکشن کا کام رکوا دیا۔

حالات اچانک سے دوسری نہج پہ جانے لگے تھے تبھی آفیسرز نے اپنا اثر رسوخ دکھاتے اس بات کو دباتے زنجبیل کو ان لوگوں کے حوالے کیا تھا کیونکہ انکا مجرم وہی تھا اور تب زنجبیل کے سر جیسے بلاسٹ ہوا تھا۔

زرلش نے اس پہ زیادتی کا الزام لگایا تھا۔

"یہ سب جھوٹ ہے زرلش تم انہیں بتاؤ گی کچھ یہ جھوٹ ہم دونوں کی زندگی برباد کر دے گا تم سمجھ رہی ہو کچھ؟"

گاؤں کی روایات سے نابلد زنجبیل آفریدی کیلیئے وہ ایک بچی تھی جس سے اسے منسوب کیا جا رہا تھا۔

"ارے اس نے خود تمہارے چوکیدار کو بتایا' بتاؤ کاکا۔"

ایک ادھیڑ عمر شخص نے کہا تو چوکیدار کی زبان فراٹے بھرنے لگی تھی تب زرلش نے بھی من و عن سر ہلاتے ان الزامات کی تصدیق کی تھی کہ زنجبیل اسے زبردستی وہاں سے لے کے گیا تھا اور۔۔۔۔

اس سے آگے جو تھا بے یقینی کا سفر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"فار گاڈ سیک یہ سب جھوٹ ہے مجھے پھنسانے کی سازش زرلش تم۔۔۔"

"ٹھیک ہے مان لیا یہ سازش ہے تم بے گناہ ہو یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے تم خود کو سچا کیسے ثابت کرو گے ؟"

جرگے کے ایک سربراہ نے اسکے احتجاج پہ کان دھرے تھے۔

"آپکے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ چوکیدار اور لڑکی سچ بول رہے ہیں ؟"

وہ ہتھے سے اکھڑا تھا۔

"بھلا ایک لڑکی خود پہ الزام کیوں لگائے گی اور گاؤں کے اکثر لوگوں نے ہی تمہیں اس چھوٹی لڑکی کے ساتھ دیکھا ہے وہ کم سن اور نادان ہے تم نہیں۔"

اور یہی پہ آ کے زنجبیل کی سمجھ بوجھ جواب دے گئی تھی یہی تو وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا زرلش جھوٹ کیوں بول رہی ہے ؟

"زری آج پھر تم نے جھوٹ بولا اور تم جانتی ہو اس جھوٹ سے زنجبیل کی زندگی پہ کیا اثر پڑ رہا ہے اسکی نوکری جا رہی ہے اور کاکا تمہیں بھی قتل کر دیں گے۔"

پشمینہ اس پہ چیخ چلا رہی تھی وہ ایک ماں کی طرح اسے پال رہی تھی مستی مذاق کی حد تک اسکا جھوٹ چل رہا تھا پر اب حد ہو چکی تھی۔

"پشمینہ وہ جا رہا تھا۔"

Posted on Kitab Nagri

اسکی آواز گلوگیر ہوئی۔

"تو؟اسے جانا ہی تھا زری وہ ہم لوگوں جیسا نہیں ہے وہ یہاں کا نہیں ہے کچھ دن کا مسافر تھا اپنے کام سے آیا تھا اور کام مکمل ہوتے ہی چلے جانا تھا' زری یہاں کتنے لوگ آتے ہیں ڈیم کیلیئے اور پھر کیا ہوتا کچھ دن رہ کے چلے جاتے ہیں وہ بھی ان جیسا ہی ہے۔"

پشمینہ اسے رسانیت سے سمجھانے لگی تھی۔

"نہیں پشمینہ وہ ان جیسا نہیں ہے اس نے کہا تھا وہ یہاں میرے لیے آیا ہے۔"

زرلش کی بات سنتے وہ بھونچکی رہ گئی تھی۔

جتنا اس نے ارسلان کے ذریعے زنجبیل کو جانا تھا اس نے یقیناً کسی بات پہ زرلش کا دل رکھنے کو یہ بولا ہوگا۔

"میں اس سے پیار کرتی ہوں' وہ یہاں رہے گا ہمیشہ۔میرے پاس اسے روکنے کو کوئی راستہ نہیں تھا تبھی۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرلش کی بات پشمینہ کے تھپڑ نے پوری ہی نہیں ہونے دی تھی۔

"زری نکل آؤ اپنی بے وقوفی کی دنیا سے اسکیلئے محض تم ایک بچی ہو۔"

وہ سر پکڑ کے بیٹھی تھی۔

"نہیں ہوں میں بچی' اسے یہی رہنا ہے انہی پہاڑوں میں میرے ساتھ۔"

Posted on Kitab Nagri

زرلش نے ضدی بچے کی مانند کہتے ساتھ ہی دروازہ اسکے منہ پہ بند کیا تھا۔

پشمینہ دنگ سی رہ گئی تھی۔

گاؤں والوں نے زنجبیل کا فیصلہ کاکا کے آنے پہ چھوڑ دیا تھا۔

"ارسلان کیا ہم ایک بار زنجبیل سے بات کر سکتے ہیں میرا مطلب ہے۔۔۔ دراصل مجھے یہی لگتا ہے اسے جانے بوجھ کے پھنسایا جارہا ہے اور زری۔۔۔ زری ہی اسے بدنام کر رہی ہے جس بات کا اسے اندازہ ہی نہیں ہے۔"

پشمینہ کے اندر بے چینی سی گھلی تھی اس نے کبھی زنجبیل کو دیکھا نہیں تھا بات نہیں کی تھی پر جتنا وہ جان سکی تھی وہ سینسبل انسان لگا تھا تبھی وہ ارسلان کے سامنے آبیٹھی۔

"وہ اپنے گھر میں محصور ہے اور کوئی بھی اسے باہر نہیں آنے دے گا کیونکہ وہ سب اسے گنہگار سمجھتے ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارسلان بھی زرلش کے تیور دیکھ کے بیٹھا تھا۔

"تو پھر کیا فیصلہ کیا ہے گاؤں والوں نے؟"

"چربیلی۔۔۔ زنجبیل کو چربیلی پوری کرنی پڑے گی۔"

ارسلان کی بات پہ زرلش کی آنکھوں میں تحیر بھرا تھا تو وہیں پشمینہ کی بھی سانس رکی۔

"وہ شہری لڑکا بھلا کیسے؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ گم صم ہوئی تھی۔ دروازے کی اوٹ سے جھانکتی زرلش کے آنسو کی جھڑی لگی تھی۔ بھلا جن سے محبت کی جاتی ہے انہیں تکلیف میں کون دیکھ سکتا ہے۔

"ارسلان وہ۔۔۔ مم میں اپنی بات واپس لیتی ہوں یہ سب ہونے سے بچالو۔"

زرلش کی بات پہ ان دونوں نے سر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔

"تمہارا بویا تو اسے ہی کاٹنا ہے۔"

ارسلان نے ہاتھ میں پکڑی لکڑی زور سے زمین پہ ماری تھی۔

"ارسلان وہ بے گناہ ہے۔۔۔ اسکا کوئی جرم نہیں ہے تو وہ کیوں انگاروں پہ چلے؟"

وہ اسکا ہاتھ تھامے منت بھرے انداز میں بولی تھی۔

"اسکا قصور ہے کہ اس نے خود سے کئی گنا چھوٹی بچی کو سر پہ بٹھا کے رکھا۔۔ وہ اسقدر پاگل ہے کہ اس بچی کے بگڑتے تیور نہیں دیکھ پایا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پشمینہ نے اسے کھری کھری سنائی تو وہ سن سی ہو کے رہ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ہی چلے گئے تو زرلش کی نگاہیں چولہے پہ جلتی لکڑیوں پہ گئی تھیں۔

تصور کی آنکھ سے وہ زنجبیل کو اپنی بے گناہی ثابت کرنے کیلئے چربیلی کی رسم کی بھینٹ چڑھتے دیکھ کے دہل اٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ادھر زنجبیل کے علم میں جب یہ بات آئی کہ لوگ اسے سچا ثابت کرنے کیلیئے انگاروں پہ چلانے والے ہیں وہ اس عجیب منطق پہ بلبلا اٹھا تھا۔

"وہاٹ نان سینس ایسا کہیں نہیں ہوتا میں جب کہہ رہا ہوں کہ میں بے گناہ ہوں تو تم لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آرہا ہے۔"

وہ ان لوگوں پہ چلا اٹھا تھا۔

"تو تم اگر بے گناہ ثابت ہو گے تو وہ لڑکی انگاروں پہ چلے گی کوئی ایک تو جھوٹا ثابت ہو گا۔"

زنجبیل سچ میں چکرا کے رہ گیا تھا سوچ میں زرلش کو ننگے پاؤں دیکھتے وہ بلبلا اٹھا تھا۔

اور پھر جرگے کے سامنے بھی اس نے ان کی عجیب غریب منطق سے اختلاف اٹھایا تو لوگ جذباتی ہوتے اس پہ پتھر برسانے کو تیار نظر آرہے تھے۔

"اس سب کا ایک ہی حل یا تو گاؤں کے لوگ تمہیں زندہ گاڑ دیں یا پھر تم اس لڑکی سے شادی کرو گے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سامنے موجود لوگوں کی بات سنتے وہ شاک ہوا تھا۔

اسکی لاکھ دلیلیں بھی کام نہیں آئیں تھیں اسکے پاس ماسوائے سر جھکانے کے کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا کیونکہ باہر جانے کا راستہ بھی مقفل تھا اور پھر اسے زرلش کو اپنانا پڑا تھا۔

وہ کتنی بے یقین سی تھی اور پشمینہ شرمندہ سی اسکے پاس چلی آئی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں نے اسے بڑی بہن اور ماں بن کے پالا ہے زنجبیل ہو سکے تو اسکی غلطی در گزر کرنا وہ نا سمجھ ہے وقت کے ساتھ ساتھ اسے بہت کچھ سمجھ آئے گا کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے خود کو اور تمہیں یوں سب کے سامنے رسوا کر کے جن سے عزت کا رشتہ نہ بن سکے ان سے محبت کی دعویداری محض ایک دکھاوا ہے یا ذہنی تسکین اسے سمجھنا بہت مشکل ہے۔"

زنجبیل بری طرح سے چونکا تھا تو کیا وہ یقین رکھتی تھی کہ زرلش نے جھوٹ بولا ہے۔

پشمینہ جیسے اسکا چہرہ پڑھنے لگی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

"شاید اس نے زندگی میں پہلا سچ بولا ہے' اور شاید وہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گی۔"

پشمینہ کی مبہم بات پہ وہ چپ ہی تو رہ گیا تھا۔

زندگی ایک منجدھار بن کے رہ گئی ان گزرے دنوں میں وہ زرلش کی حماقتوں سے محبت اور نفرت برت کے دیکھ چکا تھا مگر اسکا سکون کہیں کھو سا گیا تھا اسے ژالے کو کھونے کا غم کبھی لاحق نہیں تھا کیونکہ اس نے کبھی ژالے کیلئے دل میں کائی سافٹ کارنر نہیں پایا تھا اور زرلش وہ بھی تو ژالے جتنی حثیت کی حامل تھی پر اب اسکا دل غلطی کر بیٹھا تھا وہ ڈیڑھ فٹی لڑکی اسکی پوری زندگی میں طلاطم برپا کر چکی تھی۔

وہ گہری سانس بھرتے ماضی سے حال میں لوٹا جہاں ایک اٹل حقیقت سامنے تھی۔

"مجھے معاف کر دو زنجبیل میں ہمیشہ تمہاری تکلیفوں کی وجہ بنی ہوں' میں نے شاید قدرت کے فیصلوں سے لڑنے کی کوشش کی تھی اور ہار گئی۔"

Posted on Kitab Nagri

زرلش کی آواز اسے تکلیف دہ ماضی سے نکال لائی تھی۔حال بھی کچھ خاص نہیں تھا وہیں بے سروسامانی کی حالت تھی۔

زرلش کچھ دیر اسکے بولنے کا انتظار کرنے لگی تھی پر سامنے والا بولنا بھول چکا تھا۔

"زنجبیل میں۔۔۔۔"

"تم واپس چلی جاؤ۔"

بنا اسکی طرف دیکھے زنجبیل نے کہا تھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔وہ جانتا تھا کہ اپنی ماں کے اعتبار کو اس نے ٹھیس پہنچائی ہے۔

کتنی دیر وہ غائب الدماغی سے اس شش و پنج میں مبتلا رہنے کے بعد وہاں سے چلی گئی تھی۔

کبھی کبھی انسان اپنی ذات سے اس حد تک بیزار ہو جاتا ہے کہ دل کرتا ہے کسی کونے میں بیٹھ کر خود کے سامنے ہی ہاتھ جوڑ لیے جائیں ایسے ہی اسوقت زنجبیل کا حال تھا جس نے روم میں آتے ہی خود کو مقید کر لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسری طرف اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ خود پہ ترس کھائے یا حالات سے دلگرفتہ ہوتے وہاں سے چلی جائے۔آج اس نے پہلی بار وہ صندوق کھولا جو پشمینہ نے اسکے ہاتھ تھمایا تھا وہ چھوٹا سا صندوقچہ جس میں اس کی ماں کے گہنے زیور موجود تھے ان میں سے چند ایک زیور نکالتے اس نے چوکیدار کو

Posted on Kitab Nagri

تھمائے تھے کہ وہ انہیں امانت سمجھتے رکھ لے فلحال اسے کچھ پیسے چاہیئے تھے جو اسکے گاؤں لوٹ جانے میں مدد گار ثابت ہوتے۔

چوکیدار کچھ الجھن کا شکار تھا مگر جیب میں جتنا تھا اسکے ہاتھ رکھا تو وہ ایک نظر ان اونچی ڈیوڑھیوں کو دیکھنے لگی جہاں عزت محفوظ نہ تھی اور نہ ہی رشتوں کی قدر ان عارضی چکاچوند روشنیوں میں کہیں گم ہو چکی تھی۔

وہ زنجبیل آفریدی کو اپنی طرف سے آزاد کرتے وہاں سے نکلتی گئی تھی۔اس نے ایک بار بھی نہیں سوچا تھا کہ جس شخص نے اسے رات بھر اپنی قیمتی متاع کی طرح اپنے پہلو میں محفوظ رکھا تھا اس نے کس ذہنی ابتر حالت میں اس پہ اپنا غصہ نکالا تھا'محبت کی آنچ اتنی پاس ہو کے بھی محسوس نہیں کر پائی تھی وہ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"پشمینہ جی پلیز آپ مجھے یہاں سے جانے میں مدد دے دیں میرے مما پاپا بہت پریشان ہونگے میرے لیے۔"

مرحہ اسکے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے منت بھرے انداز میں بولی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ کی آنکھوں کے سامنے زرلش کا چہرہ گھوما تھا۔

"تو کیا تم یہاں سے جانے کے بعد ارسلان کے بارے میں پولیس یا اپنے گھر والوں کو نہیں بتاؤ گی؟"

پشمینہ نے کچھ محتاط انداز میں پوچھا تھا۔ مرحہ کو چپ لگی تھی بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ کسی کو کچھ نہ بتاتی۔

رات گئے ارسلان کو پشمینہ نے اس معمالے کی بابت کہا تو وہ بلکل انکار کر گیا تھا۔

"نہیں میں ایسا کچھ نہیں کرونگا۔"

"تو ہم اسکا کیا کریں گے ارسلان کیا ساری زندگی اسے قید رکھو گے تم۔ زرلش کی طرح بے وقوفیاں کرنا تمہارا شیوہ بن گیا ہے ایک بار پوچھ تا چھ ہی کر لیتے کچھ ایسے ہی ایک معصوم کی زندگی برباد کر دی ہے وہ یہاں کب سے ہے ہمارے ہاں ایک رات کیا چند گھنٹے لڑکی غائب ہو پورا قبیلہ اسکا جنازہ نکالنے پہ بیٹھا ہوتا ہے اور وہ۔۔۔ پتا نہیں اسکے گھر والے بھی اسے اپنائیں گے یا نہیں۔"

پشمینہ ایک لڑکی تھی تبھی وہ اسکیلئے دل میں ہمدردی محسوس کر رہی تھی۔

"زنجبیل نے بھی تو زرلش کی عزت کیلئے اس سے نکاح کیا تھا میں بھی اس لڑکی سے نکاح کر کے اسے محفوظ رکھ سکتا ہوں۔"

ارسلان کی بات پہ پشمینہ کو اسکے دماغ خراب ہونے کا یقین ہوا تھا۔

"تم پاگل ہو چکے ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

"نہیں میں نے تمہیں وجہ دی ہے۔اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کی اور اگر تمہیں گوارہ نہیں ہے تو پھر جیسے جو چل رہا ہے چلنے دو۔"

ارسلان نے گویا بات ختم کی۔

"چل رہا ہے ؟ارسلان کل کو کاکا جی آجائیں گے تو کیا بتاؤ گے تم انہیں کون ہے یہ لڑکی ایک بار پھر سے اس گھر سے جنازہ اٹھانا ہے تم نے زری کے بعد وہ تمہیں بھی منہ نہیں لگائیں گے۔"

پشمینہ کی آواز بھرائی تھی۔

ارسلان کو خود کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"میں زنجبیل سے مدد لوں؟"

ارسلان نے سوالیہ نگاہوں سے پشمینہ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں مگر۔۔۔"

Kitab Nagri

دروازے پہ ہونے والی دستک پہ انکی بات درمیان میں رہ گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

ارسلان نے آگے بڑھتے دروازہ کھولا تو جیسے سکتہ ہوا تھا سامنے ہی قافلے کے لٹے سامان جیسی زرلش کھڑی تھی۔

"زری۔۔۔"

اگرچہ اسکے آواز بلند نہ تھی مگر اسکے کے پیچھے آتی پشمینہ بھاگتے قدموں سے وہاں پہنچی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"زری تم آگئی؟ کس کے ساتھ آئی ہو کیا زنجبیل آیا ہے اور۔۔۔"

"پشمینہ میں بہت تھک گئی ہوں محبت کو کھوجنے کا سفر آبلہ پائی کا تھا تم نے کبھی اس دکھ سے آشنا ہی نہیں ہونے دیا۔"

زرلش کی آواز میں ٹوٹی چوڑیوں کا شور برپا سا تھا۔

"زری۔۔۔زری۔۔"

وہ جو آگے بڑھتے اسے تھامنا چاہتی تھی اسے زمین بوس ہوتے دیکھ چیخ اٹھی تھی ارسلان نے بھی آگے بڑھتے اسے گود میں اٹھایا اور اسے اٹھائے چارپائی تک لایا تھا۔وہ اپنے ذہنی کرب سے لڑتے لڑتے یہاں پہنچی تھی جسکا نتیجہ یہی نکلا تھا۔

مرحہ حیرانگی سے اپنے سامنے لیٹی اس کلی کو دیکھ رہی تھی جو اسے اپنی ہم عمر لگ رہی تھی تو کیا وہیں زری تھی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ الجھی سی ارسلان اور پشمینہ کے چہرے دیکھ رہی تھی جو اسے ہوش میں لانے کی تگ ودو کر رہے تھے۔

"یہ۔۔؟"

مرحہ کے اشارے پہ ارسلان متوجہ ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ میری بہن ہے زنجبیل آفریدی کی بیوی۔"

اسکے انداز پہ وہ ٹھٹکی تھی۔

"زری میری بہن کیا ہوا ہے تمہیں؟ ہاں اٹھ کے بیٹھو۔"

پشمینہ اسے ہوش میں آتے دیکھ کر اسکا چہرہ

تھامے بولی تھی۔ارسلان بھی دم سادھے اسے دیکھنے لگا تھا۔اسکا جیسے اتنے دنوں کا ضبط ٹوٹا تھا وہ پشمینہ گل کے گلے لگتے ہی پھوٹ پھوٹ کے رودی تھی پشمینہ نے بھی اسے دل کا غبار نکالنے دیا تھا۔

جب جی ہلکا ہوا تو ارد گرد نگاہ دوڑائی سکون کیا تھا یہی ڈربہ جس میں اسکا دم گھٹتا تھا کبھی اور نگاہ مرحہ پہ آٹکی تھی جسکے نقوش کچھ جانے پہچانے سے تھے اور اس نے زرلش کا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔

"یہ کون ہے پشمینہ؟"

وہ ان دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے بولی تھی۔اب ارسلان اور پشمینہ کے چہرے سے ہوائیاں اڑی تھیں۔

"میں مرحہ ہوں'مرحہ حیدر اوزکان حیدر کی بہن۔"

مضبوط لب ولہجے میں بولتی وہ لڑکی واقعی ہی اوزکان حیدر کی بہن تھی زرلش پوری طرح سے چکرا اٹھی تھی۔

"یہ---یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زرلش کو یاد آیا تھا کیسے اس لڑکی کی وجہ سے بھونچال آیا تھا زنجبیل کا شرمندہ انداز اوزکان حیدر کے تضحیک بھرے جملے کچھ بھی بھلائے

جانے والا نہیں تھا۔

"زری صبر رکھو ہم سب کچھ بتا دیں گے تمہیں مگر تم۔۔۔"

"کیا بتاؤ گی پشمینہ جانتی ہو اس لڑکی کے بھائی کی وجہ سے زنجبیل کو کتنی ذلت اٹھانی پڑی ہے آج۔۔ تم

نکالو اسے یہاں سے۔"

اس پہ تو جنونیت سی طاری تھی جس شخص کو وہ خود چھوڑ کے آئی تھی اسکی عزت کو بہتان زد خود کیا تھا

آج اسکی عزت پہ دوبار حرف اٹھا تو تڑپ اٹھی تھی۔

"زری پاگل مت بنو۔"

پشمینہ نے مرحہ کو اپنے پہلو میں چھپایا تھا۔

"پشمینہ۔۔۔"

وہ حیرت کی زیادتی سے چلا اٹھی تھی اسکا ابنارمل رویہ پریشان کن سا تھا۔

ارسلان اسے کتنی دیر سمجھاتے بجھاتے اپنی غلطی کا اعتراف کر گیا تو زرلش کے جذبات مرحہ

کیلئے ہمدردی میں بدلے تھے واقعی اسکا تو کوئی قصور نہیں تھا۔

"تم اسے گھر بھیج دو ارسلان وہ زنجبیل پہ شک کر رہے ہیں کہیں اوذکان زنجبیل کو کوئی نقصان نہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پہنچا دے۔"

ارسلان اسکے بے چین انداز پہ چونکا تھا اس پہلو پہ تو کسی نے سوچا ہی نہیں تھا۔

زرلش کا یوں آنا ایک فیصلہ کن اینٹ ثابت ہوئی تھی تبھی ہر انجام سے عاری ہوتے ارسلان مرحہ کو واپس شہر چھوڑنے چلا گیا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"چلی گئی؟ پر کہاں تم نے اسے ایسے جانے کیوں دیا؟"

وہ چوکیدار کی کلاس لے رہا تھا۔ دو دن بعد جو انیکسی میں گیا تو خالی انیکسی منہ چڑا رہی تھی۔

"صاحب وہ کہہ رہی تھیں کہ انہیں جلدی اپنے

گاؤں جانا ہے کچھ پیسے چاہیئے تھے جو ان گہنوں کو گروی رکھواتے انہوں نے مجھ سے لیے ہیں۔"

چوکیدار کو اسکے خطرناک تیور زبان کھولنے پہ مجبور کر گئے تھے۔

"کونسے گہنے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی تیوری پہ بل پڑے تو چوکیدار نے اسے زرلش کے تھمائے وہ دو ڈبے لا دیے۔

"کتنے پیسے دیے تھے اسے؟"

وہ وولٹ اپنی جیب سے نکالتے ہوئے بولا تھا۔ چوکیدار کی بولی گئی رقم زنجبیل کو مزید ٹینشن میں ڈال گئی تھی۔ وہ شہر کب آئی تھی پہلے کبھی اور اسے بھلا کیا معلوم ہونا تھا راستوں کا وہ تفکر زدہ سا وہ ڈبے

Posted on Kitab Nagri

اٹھائے پھر سے انیکسی میں آیا تھا کہ شاید کوئی کیلو مل جائے۔ سامنے ہی اسٹینڈ پہ پڑی چوڑیاں زنجبیل کا دل مٹھی میں کرنے لگی تھیں۔ اسے کتنا شوق تھا چوڑیوں کا جو اس نے کبھی پورا نہیں کیا تھا اسے یاد تھا وہ ارسلان اور پشمینہ سے ملنے کے بعد یہ ڈبہ ساتھ لائی تھی۔ جب موبائل پہ ہوتی رنگ سے وہ چونکا تھا جہاں ارسلان کا نام جگمگا رہا تھا۔

"تو کیا وہ واپس گاؤں چلی گئی ہے؟"

زنجبیل نے خود کلامی انداز میں کہا تھا سیل پھر سے بج اٹھا تھا۔

اسکے ہیلو کے جواب میں ارسلان نے اسے ملنے کا کہا تھا زنجبیل کو تھوڑی حیرت ضرور ہوئی تھی ارسلان کا انداز اسے کچھ گھبرایا ہوا سا لگ رہا تھا پھر بھی وہ حامی بھرتے اسے ملنے کیلئے اسی ریسورنٹ میں بلا گیا تھا۔

مطلوبہ وقت پہ وہاں پہنچتے اسے مرحہ کے ہمراہ دیکھتے وہ اچھا خاصہ شاکڈ ہوا تھا۔

"ارسلان یہ مرحہ تمہارے ساتھ کیوں ہے؟"

اسکا انداز خود بخود سختی اختیار کر گیا تھا۔

"وہ ایک غلط فہمی کے نتیجے میں۔۔"

ارسلان نے دھیمی آواز میں اپنے جرم کا اعتراف کیا تو مرحہ کے آنسوؤں اور ارسلان کی پیشمان کتھا پہ وہ بھونچکارہ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس سچویشن پہ کیسے ریکٹ کرے؟

مرحہ کتنے دن ارسلان کے پاس رہ کے آئی تھی ایسے میں اسکی غیر موجودگی پہلے ہی زنجبیل کو مشکوک ٹھہرا گئی تھی پھر سے پلٹی ہوئی بازی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

اور وہ پہاڑی کے معصوم لوگ' جنکے سامنے کبھی کچھ کلئیر تھا ہی کب جو ارسلان غلط فہمی کا شکار نہ ہوتا۔

ایک اور مشکل اسکے سر آکھڑی ہوئی تھی پر یہ سب اسکی وجہ سے ہوا تھا اسے ہی ٹھیک کرنا تھا۔

وہ حیدر نگر پہنچا تو اسکے ساتھ مرحہ کو دیکھتے سب لوگ ہی شاکڈ تھے۔

"یہ یہ صلہ دیا تم نے ہمیں بیٹا کہنے کا کہ ہماری ہی عزت پہ ہاتھ ڈالا۔"

حیدر صاحب کا ہاتھ اسکے گریبان پہ پڑا تو مرحہ جیسے تڑپ کے رہ گئی تھی۔

"بابا زنجبیل بھائی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے میں خود گھر چھوڑ کے گئی تھی دارلامان میں' وہ تو مجھے دوبارہ اس گھر میں آنے کیلئے منا کے لائے ہیں' مجھے ایسے گھر ایسے لوگوں کے بیچ نہیں رہنا ہے جو دوسروں کی عزت کو عزت نہیں سمجھتے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مرحہ نے ڈھکے چھپے الفاظ میں سارا ملبہ اپنی اور اوذکان حیدر کی ذات پہ گرایا تو وہ گڑبڑا گیا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم مرحہ اگر یہ شخص تمہیں دھمکا رہا ہے تو میں اسے۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"فارگاڈ سیک بھائی میں نے کہا نا میں اپنی مرضی سے گئی تھی اب اگر ایک بار بھی آپ لوگوں نے زنجبیل بھائی کی ذات کو مجرم ٹھہرانے کی کوشش کی تو اب شاید آپ لوگوں کو میرا مرا ہوا منہ دیکھنے کو ملے۔"

وہ غصے میں چلاتی اپنے روم میں بند ہو گئی تو درخشاں بھی ہوش میں آئی تھیں اور اسکے پیچھے لپکیں۔

زنجبیل بنا کچھ بولے وہاں سے نکل آیا تھا۔

کچھ وقت پہلے ایک چھوٹی سی لڑکی نے اسے سرِ راہ بدنام کیا تھا اور آج ایک اور چھوٹی سی لڑکی اسکے کردار کی ثانی بن کے آئی تھی۔

اس الجھی زندگی کے سلجھے ہوئے قاعدے بڑے درد آمیز تھے۔

مرحہ کی زبانی اسے معلوم پڑا تھا زرلش گاؤں میں ہی تھی 'ایک بھولا بھٹکا اپنے آشیانے پہ جا پہنچا تھا تو زنجبیل آفریدی شاید اب یکسوئی سے اپنی زندگی کے فیصلے لے پاتا۔

صبر کا پیمانہ یہی تھا کہ اسکا دل جل رہا تھا مگر اسے سب خاموش رہتے سہنا پڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❀❀❀❀❀❀❀❀

ایک تھکا دینے والا ویک گزارنے کے بعد وہ اسکے پاس آیا تھا جو ساحل پہ بیٹھی مبہوت سی لہروں کے رقص کو دیکھ رہی تھی جو اسکے پاؤں کو چھوتے کچھ ذرے مٹی کے بھی سرکا کے لے جاتے تھیں۔

وہ لہریں اسکے شوق کو مزید ہوا دے رہی تھیں جو سمندر کی وسعتوں میں جاتے ہی گم ہو جاتیں۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کہاں سے آئی تھیں اور کہاں گئیں ؟ اپنے ساتھ کتنے کے دلکش منظر لے گئیں شاید ہی کسی کو فرق پڑتا لیکن اسے ضرور پڑتا تھا۔ وہ ان لہروں کے راز پانے کو رفتہ رفتہ انکی طرف بڑھ رہی تھی۔

ایک سرسری نگاہ قیامت برپا کرنے کے درپے تھی جو اسکی جانب اٹھی تھی اور لمحوں کی دیری کیے بغیر ہی وہ اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

عالم بے خودی میں بڑھتی ژالے نے سیکنڈز میں شعور کی منازل طے کی تھیں اور دوسرے ہی لمحے زناٹے دار تھپڑ کی گونج بھی ان لہروں کے جیسے پوشیدہ ہو گئی تھی۔

"تم سوسائیڈ کرنے لگی تھی؟"

صدمے سے پر آواز پہ وہ بھی چونکی تھی۔

"آر یو گونا میڈ، میں کیوں سوسائیڈ کرونگی میں تو ان لہروں کے ساتھ محو رقص ہونا چاہتی تھی۔"

وہ ایک بار پھر سے سمندر کو دیکھتی عالم جذب میں بولی تھی۔

اوذکان نے سر تا پیر اسکا جائزہ لیا جو کہیں سے بھی اسے نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

"آئیندہ تم مجھے اس ساحل پہ نظر نہ آو۔"

وہ اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے جانے لگا تھا جب ژالے نے اس سے اپنا بازو چھڑایا۔

"تمہیں کیا میں جیوں مروں کیوں آئے ہو اب تم یہاں جب اکیلے یہاں مرنے کیلئے چھوڑ کے گئے تھے مجھے تو۔"

Posted on Kitab Nagri

نروٹھا سا انداز تھا اوذکان حیدر کے لبوں پہ مسکراہٹ کھلا گیا۔ اس نے لمحوں میں وہ فاصلہ ناپا تھا اور اسکے قریب ہوا تھا۔

ارد گرد نیلگوں سمندر نے شور برپا کیا تھا پر اسے ہوش کہاں تھا اس ایک ہفتے میں اسکا کوئی لمحہ ایسا نہیں تھا جب اس نے ژالے آفریدی کو نہ سوچا ہو۔

نکاح کرتے ہی اسکا یوں چلے جانا آب حیات چھوڑنے کے مترادف لگا تھا۔ ژالے اسکی آنکھوں میں مچلتے جذبوں کی طغیانی سے بچنے کو پیچھے ہونا چاہتی تھی مگر وہ لمحہ جیسے تھم سا گیا تھا۔

اوذکان نے اسکے کانوں سے بال ہٹاتے ہولے سے سونے کی بالی کو چھوا تھا۔

"اے وقتِ حاضر کی حسین ساعت تم میرے احساسات کی ڈور سے بندھی وہ گھڑی ہو جس کے سنگ میں پہروں اپنی محبت نچھاور کرتا ہوں

تم میری روح پر ایک انمول پل کی طرح درج ہو

تمہاری آنکھوں میں جھانک لینا ایسے ہی ہے جیسے کائنات کو دیکھ لینا۔۔۔"

اوذکان حیدر کی جذبات میں رندھی بوجھل آواز اور گرم سانسیں ژالے کے جسم میں سنسنی سی دوڑا گئی تھیں۔

ہرنی جیسی آنکھوں میں ہلکورے لیتا خوف اوذکان کے جزبات شعلے بھڑکا رہا تھا۔

اس نے ژالے کے ہاتھ تھامے چومے تھے۔ جبکہ ایک شکنجہ سا اسکی کمر کے گرد باندھنے لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اسکے لب کانوں کی لو کو چھوتے اسکی گردن پہ جمے تھے۔

ژالے نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

"تمہارے سنگ مرمر سے وجود کو چُھو لینے سے یہ جلتا ہوا دل سُلگھتا ہوا بدن راحت و قرار کی دلفریب حدوں کو چُھونے لگتا ھے تمہارا گلابی ملائم جسم اس کرہ ارض کی سب سے حسین و جمیل تخلیقوں میں سے ایک تخلیق ھے اور میرے نزدیک اس جہاں کی سب سے دلکش تخلیق ہے۔"

اس نے حد سے گزرنے کی سعی کرتے ہوئے اسے ایک جھٹکے سے اٹھایا تھا اور گھر کی جانب بڑھا۔

سیکورٹی گارڈز کے سامنے اسے اپنا وجود یوں اٹھا کے لے جانا بے طرح شرمندہ کر گیا تھا مگر اوذکان کو ذرا بھی کسی کی پرواہ نہیں تھی۔

وہ جیسے ہی اسے اپنے روم میں لایا ژالے سٹپٹائی تھی وہ بھول کیسے سکتی تھی کہ وہ اس پہ مکمل اختیار رکھتا تھا۔

اے رُوحِ قلب کی دھک دھک

تم ارض و سماوات کا اک لازوال شاہکار ہو۔۔۔

اوذکان نے اسے کانچ کی نفاست جیسے بستر پہ لٹایا تھا اور خود بھی کچھ بیٹھنے اور لیٹنے والی حالت میں اسکے بلکل قریب بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ژالے کی آنکھوں سے گرم سیال رواں ہوا تو اوذکان نے اسے آنکھوں کے گوشوں میں چن لیا تھا اور اس پہ جھکتے اسکے چہرے پہ اپنے لمس سے مہکتے جابجا بوسے دینے لگا تھا۔

ژالے کی دھڑکنیں بار بار شور مچاتے بے ترتیب ہو رہی تھیں۔

وہ بھی اس شور سے آشنا تھا تبھی ایک ہاتھ اسکے سینے پہ رکھے جیسے ان دھڑکنوں کو قرار دینے کی سعی کی تھی۔

وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔

"مجھے یہ سب تم سے نہیں چاہیئے اوذکان حیدر۔"

کمرے میں بولتے معنی خیز لمحات ساکت ہوئے تھے۔ژالے اسے دھتکار دیتی تو شاید اتنا درد محسوس نا ہوتا جو اسکے یوں جتانے پہ ہوا تھا۔

پل میں ساری محبت کا نشہ اڑن چھو ہوا تھا۔

"بکواس بند ژالے آفریدی اگر تمہاری سوچوں تک بھی کسی اور نام کی رسائی ہوئی تو میں اسے بھی کھرچ کے مٹا دونگا آیا کہ تم میری ذات کی ایسے نفی کر رہی ہو؟"

اوذکان نے اسکے اوپر مکمل جھکتے اسکی دونوں کلائیوں کو سختی سے جکڑا تھا۔

"تم مجھے میری اجازت کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے اوذکان حیدر۔"

وہ نڈر سی احتجاج کرتے ہوئے بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں میں آلریڈی حاصل کرچکا ہوں میری جان اسکا باقاعدہ پرمٹ میرے ہاتھ میں نکاح نامے کی صورت میں۔"

اوذکان کے لہجے میں ذومعنیت چھائی تھی۔

اسکی دھمکی پہ وہ بے جان ہوئی تھی۔

"جانتی ہو اس شب نشے کی حالت میں تمہیں اگر کسی حاصل کی چاہ تھی تو وہ صرف اوذکان حیدر کی تھی دیکھو اس دن یہ لب تمہاری روح کی چاشنی سے سیراب ہوتے ہمیشہ کیلئے تمہارے اسیر بن گئے اور ان بے قرار لمحوں کو امر کرنے کیلئے میں تمہیں یہاں لایا ہوں تو تمہارا احتجاج بیکار ہے اب۔"

اوذکان اسکی ہر مزاحمت کا جواب بھرپور انداز میں دیتے بولا تھا۔

فرار کی کوئی راہ نہ پاتے وہ بے بس ہوئی تھی۔

"اوذکان مجھے کچھ وقت دو پلیز۔"

وہ رو دی تھی اوذکان پر مضمحل سا اسے آزاد کر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے جب تک تم اس رشتے کو آگے نہیں بڑھاؤ گی تب میں خود کو تمہارے اسے ناکارہ احتجاج کا پابند کرلیتا ہوں مگر صرف ایک حد تک۔"

اوذکان نے کہتے ساتھ ہی وہاں سے جانے کو قدم اٹھالیے تو وہ اسے جاتا دیکھتی رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

کب تک وہ اوذکان حیدر نامی بلا کو اپنے سر سے ٹال سکتی تھی 'عجیب سوچوں نے جسم میں ایک سنسنی سی دوڑائی تھی پر ہر راہ ہی بند ملی تھی جیسے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اے چاند کی کرنوں! جاؤ نا

تم اس کو چھو کر آؤ نا

وہ کب کب کیا کیا کرتا ھے؟

وہ جاگتا ھے یا سوتا ھے؟

وہ کس سے کیا کیا کہتا ھے؟

وہ شام کو کیسی لگتا ھے؟

جب سوئے تو کیسی دکھتا ھے؟

جب جاگتا ھے تب کیسا لگتا ھے؟

تم چپکے سے جاؤ ناا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

تم اس کو چھو کر آؤنا!

ھم اس کے بنا ادھورے ھیں

اور جینا مشکل لگتا ھے

تم کان مین اسکے کہدینا,

کویٔ یاد اسے بہت کرتا ھے.....

اے چاند کی کرنوں! جاؤنا

تم اس کو چھو کر آؤنا....!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چودھویں کے چاند میں روشن وہ چہرہ ڈھونڈ رہی تھی جب پشمینہ اسکے برابر آ کے بیٹھی تھی۔

"زری کیا تم زنجبیل سے لڑ کے آئی ہو؟"

پشمینہ کی بات پہ وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی تھی۔

"لڑائی وہاں ہوتی ہے جہاں روٹھنے منانے کی چاہت ہو'میں جانتی ہوں اگر میں اس سے لڑ بھی لوں تو اسے فرق نہیں پڑنے والا ہے پھر تو کوئی وجہ ہی نہیں بچتی ہے لڑنے کی۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ خود کلامی کرتے بولی تھی۔

"زری تم خوش تو ہو ناز نجبیل کے ساتھ؟ کیا اسے بتا کے آئی تھی ابھی تک اس نے کال نہیں کی نا ہی تم سے بات کی ہے سب ٹھیک تو ہے نا؟"

پشمینہ اسکے بے خود انداز پہ اسے ٹوکتے اسکی ٹھوڑی تھام گئی تھی۔زری اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔

"ہوں۔۔۔میں خوش ہوں سب کچھ تو پالیا میں نے جو چاہا تھا وہ شخص میرا ہے۔"

اسکی آنکھیں اسکے لفظوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔

"زری کیا اس نے۔۔۔میرا مطلب ہے کیا ز نجبیل آفریدی نے تمہیں۔۔۔۔"

پشمینہ کو کچھ سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیسے اس سے ز نجبیل اور اسکے درمیان موجود رشتے کی نوعیت کی جانچ پڑتال کرے۔زرلش اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کیا اس نے تمہیں میاں بیوی کے درمیان موجود رشتے سے آشنا کرایا؟"

پشمینہ نے اسکا ہاتھ تھامے کہا جو کافی سرد ہو رہا تھا۔

زرلش کے لبوں زخمی مسکراہٹ آ جمی تھی۔

وہ بھلا اسے کیا بتاتی کہ اگر ایک ادھ بار اس نے حد سے تجاوز کیا بھی تو کیا اسکے چھونے میں کوئی معتبری تھی؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

نہیں بلکل بھی نہیں ان لمحوں میں نفرت کی سلگتی چنگاریاں صرف زرلش کو خاکستر کر دینا چاہتی تھیں۔

"زرلش نے دیوار کی پشت سے ٹیک لگالی تھی۔

"مجھے سکون کی نیند سونی ہے پشمینہ گل۔"

انتہائی دھیمی آواز پشمینہ بمشکل سن پائی تھی وہ وہاں اسے اٹھتے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

یہ شکر تھا کاکا لکڑی لے کے اپنے دوستوں کے ساتھ کسی دور دراز کے علاقے میں گئے ہوئے تھے ورنہ زرلش کی یہاں موجودگی طوفان ضرور لاتی۔

"تمہیں زنجبیل سے بات کرنی چاہیئے ارسلان مجھ سے اسکی حالت دیکھی نہیں جاتی ہے۔"

پشمینہ اسکے سامنے کھانا رکھتے ہوئے بولی تو وہ چونکا تھا۔

"میں کیا بات کروں وہ تو اس دن بھی شاید ناراض ہو گیا تھا تبھی بات نہیں کی مجھ سے زیادہ اب ہمارا کیا بھی زری کو بھگتنا پڑے گا۔"

اداسی اسکے لفظ لفظ میں گھلی تھی پشمینہ کے چہرے پہ بھی تفکر پھیلا تھا ڈیوڑھی سے اندر آتی زرلش نے کچھ دیر رکتے ان دونوں کی کنورسشن سنی اور خاموشی سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

ایک اسکی ذات کتنے لوگوں کیلیئے پریشانی کا موجب تھی۔اس نے کمرے کا لڑکی سے بنا دروازہ اندر سے کنڈی لگاتے بند کیا تھا۔

خاموش نظریں اس پوائزن پہ پڑی تھیں جو لکڑی میں لگی دیمک کیلیئے استعمال کیا جاتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پر وحشت سوچ سے بچنے کو خود کو گھر کا تھا مگر دل سے زیادہ دماغ کے دلائل مضبوط تھے۔

اس نے ہاتھوں میں وہ گلاس سی بنی شیشی اٹھائے اس پہ لکھے حروف کو پڑھا تھا جو مضر صحت اثرات کے بتا رہے تھے۔

زرلش کے چہرے پہ ایک زہر خند مسکراہٹ بکھری تھی یہی تو دوا تھی اسکے دکھوں کی اور اس سے جڑے لوگوں کے مسائل کے حل کی۔

بتاؤ محبت کیسی ہے؟

سقراط کی قسمت سے جڑے قطرہ قطرہ زہر جیسی ہے-----

زرش نے اس شیشی کو کھولتے اس میں موجود دوا کو اپنے حلق میں اتارا تھا پاس کہیں زنجبیل مطمئن سا مسکراتا ہوا نظر آیا تو وہ بھی مسکرا دی تھی۔

"خوش ہونا؟"

اس نے سوال کیا تھا مقابل نے محض گردن ہلائی تھی۔زرلش نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا مگر زنجبیل پیچھے ہوا تھا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی زمین پہ گری تھی۔زنجبیل کی شبہیہ رفتہ رفتہ قدم اٹھاتے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زرلش کا حلق سوکھ رہا تھا جیسے کانٹے سے ابھر آئے ہوں پر آنکھیں نمکین پانی سے تر ہو رہی تھیں زنجبیل کا عکس دھندلا رہا تھا۔

میں زہر پی تو لوں شوق یار کی خاطر

شرط یہ ہے کہ-----

وہ سامنے بیٹھ کے میری سانسوں کو ٹوٹتا دیکھے۔۔۔

کچھ بھاری گرنے کی آواز پہ ارسلان سے بات کرتی پشمینہ چونکی تھی ارسلان نے اسکا چونکنا نوٹ کیا تو پاؤں میں چپل اڑستے کھڑا ہوا تھا۔

"بلی ہو گی شاید۔"

وہ اس کمرے کی طرف بڑھا تھا جو بند تھا۔ارسلان کا ماتھا ٹھنکا تھا۔اس نے دروازہ بجایا مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

"زری؟زری کہاں ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ کا دل ہولا یا تو وہ دروازے سے لگی اسے پکارنے لگی تھی۔ارسلان بھی جیسے کچھ مبہم سا تھا مگر پشمینہ کی بے چینی کو دیکھتے اس نے دروازہ دھکیلا تھا۔کمزور لکڑی پہ لگی لوہے کی زنگ آلود کنڈی معمولی ضرب سے ہی اپنی جگہ سے ہٹ گئی تھی۔

سامنے کا منظر ان دونوں کی جان نکالنے کو کافی تھی اوندھے منہ فرش پہ گری زرلش اور اسکے قریب ہی شیشے کی بوتل پڑی تھی جو خالی تھی۔

ارسلان اسے اپنے مضبوط ہاتھوں میں بھرے گاؤں میں موجود واحد کلینک پہ لایا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب ہماری گڑیا کو دیکھیں یہ اس نے۔۔"

ارسلان نے ڈاکٹر کو وہ شیشی دکھاتے روتے ہوئے کہا تھا پشمینہ الگ سے بے حال تھی۔

"اسے شہر لے جانا پڑے گا یہاں تو ایسا کچھ نہیں جس سے اس چیز کا علاج ہو سکے۔"

عطائی ڈاکٹر نے اپنی سی ناکام کوشش کے بعد زرلش کو شہر لے جانا کا مشورہ دیا تو وہ جیسے اندھیرے کنوے میں گرے تھے۔فوری طور پہ ایک گاڑی کا انتظام کرتے وہ لوگ وہاں سے نکلے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اوذکان لیپ ٹاپ پہ بیٹھا کچھ سرچ کر رہا تھا جبکہ وہ ہمیشہ کی طرح اداسی میں ڈوبی ہوئی تھی۔اس نے نگاہ اٹھائے ژالے کو دیکھا اور کچھ سوچتے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھتے مکمل توجہ سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"تم جانتی زنجبیل آفریدی نے مجھے گزند پہنچانے کیلئے کیا کیا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

وہ گہری نظروں سے اسکی ایک ایک جنبش کو دیکھ رہا تھا جہاں زنجبیل کے نام پہ اسکے چہرے پہ ایک سائیہ سا لہرایا تھا۔وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"اس نے مرحہ کو اغوا کروایا تھا اور میری بیوقوف بہن اسے پروٹیکٹ کرنے کیلئے جھوٹ بول رہی ہے کہ زنجبیل نے اسے اغوا نہیں کروایا."

وہ سست روی سے چلتے اسکے مقابل ہوا تھا۔

"وہ ایسا نہیں کر سکتا'تم آج بھی اسے لے کے غلط فہمی کا شکار ہو۔"

ژالے کا اطمینان قابل دید تھا اوزکان تلملا کے رہ گیا تھا۔

"اتنا یقین کیوں؟"

شاید وہ جیلس ہوا تھا۔

"کیونکہ تمہارے اندر بھی یہ یقین موجود ہے.بحثیت اسکے کلوز فرینڈ ہم دونوں اسکی نیچر سے بخوبی آگاہ ہیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بہت حد نارمل انداز میں بات کر رہی تھی وہ خاموش ہو گیا تھا۔

آج بھی وہ اسے ہی ٹرسٹ کرتی تھی اسے زنجبیل سے بدگمان کرنے کی ہر چال ناکام ٹھہری تھی جیسے۔

"زہرہ آنٹی اور دستگیر انکل کو زنجبیل کی خفیہ شادی کا پتا چل چکا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے پورے ہفتے کی خبروں کا اشتہار بنایا تھا جیسے ژالے بے طرح چونکی تھی۔

"اور ہماری شادی کا بھی۔"

وہ اسکے پاس آتے ذو معنی انداز میں بولا تھا۔

"تم سے ہر توقع رکھتی ہوں میں اپنے مفاد کیلئے ہر حد تک گر سکتے ہو۔"

اچانک ہی انداز میں ترشی گھلی تھی۔ اسکے کڑھنے پہ اوذکان کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔ ژالے نے اسے ناگواری سے دیکھتے وہاں سے جانے کیلئے قدم بڑھائے تھے پر اوذکان نے اسکا راستہ روکا تھا۔

"میرے خیال سے ہمیں واپس چلنا چاہیئے اپنوں کی بستی میں۔"

اوذکان کا متبسم لب ولہجہ کسی طرح سنجیدہ نہیں لگ رہا تھا اسے محض اپنا مذاق اڑاتا لگا تھا اور یہی بات اسکی آنکھیں بھرا گئی تھی۔

وہ بھی جیسے اسکی دلی کیفیت سے آگاہ تھا تبھی اسے شانوں سے تھامے اپنے سامنے کیا تھا اور اپنی پوروں پہ اسکے آنسو چنے تھے وہ بے حس ٹھہری رہی تھی۔

"یہ مذاق بلکل نہیں ہے میں نے فیری کیلئے کہہ دیا ہے آج ہم اپنے گھر واپس جارہے ہیں 'حیدر نگر میں۔"

اپنے گھر پہ اسکا دل سکڑ سمٹا تھا مگر حیدر نگر کا سنتے دل خالی ہوا تھا وہ بھول کیسے سکتی تھی کہ اسکی حثیت بدل چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"اوذکان حیدر تم کیا سمجھ رہے ہو جس شخص نے پوری دنیا کے سامنے مجھے رسوا کیا ہے میں اسکا ہاتھ تھامے وہاں چلی جاؤنگی؟"

سلگتی آنکھیں'کانپتی آواز غصے کی زیادتی ظاہر کر رہی تھی۔

"اور کوئی چوائس نہیں ہے میری جان'اور اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو آئی پرامس میں ہی تمہیں سب کے سامنے سرخرو کرونگا۔"

اوذکان نے جھکتے ہوئے اسکے کندھے پہ بوسہ دیا تھا اور واپس لیپ ٹاپ کھولے بیٹھ گیا۔

وہ دیواروں سے سر ٹکراتے ٹکراتے تھک چکی تھی اسلیئے بنا کچھ بولے ہی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

وقت کی بدلتی کروٹ اسے روز بروز خود سے بدظن کرتی جارہی تھی۔

اپنے کام سے فراغت پاتے اس نے ژالے کے کمرے میں جھانکا جو کروٹ کے بل دوسری طرف رخ کیے شاید سوگئی تھی۔وہ دبیز قالین پہ بنا آواز چلتے اسکے پاس آیا تھا۔اسکی خواہشوں نے ایک انمول ہستی کو کیسے ہرٹ کیا تھا اسکا اندازہ تھا مگر دل برباد کو گونا گو سکون تھا کہ وہ اسکی ہے اسکے پاس ہے اسکے نام سے منسوب ہے۔

اسکا صبیح چہرہ آنسوؤں کے مٹے نشانات سے پر تھا۔اوذکان نے ذرا کے زرا جھکتے اسکی پیشانی پہ بوسہ دیا اور اس پہ کمفرٹر اوڑھاتے کمرے سے نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کاٹیج سے باہر نکلتے اس نے گرل سے ٹیک لگائے وسیع وعریض سمندر پہ نگاہیں جمائیں اور سگریٹ پھونکنے لگا تھا۔

اسے مرحہ کی باتوں پہ یقین نہیں تھا مگر وہ چاہ

کے بھی زنجبیل سے بدگمان نہیں ہو پا رہا تھا کیونکہ وہ رشتوں کو ایک عزت اور محبت کے دائرے میں

لے کے چلنے والا شخص تھا پر ژالے کی

محبت اور اسے پانے کی خودغرضی نے جو غلط راہ چنی تھی وہ اوزکان حیدر کیلیئے دن بدن کٹھن

ہوتی جا رہی تھی پر اب مسائل سے بھاگنے کی بجائے جرآت مندی سے انکا سامنا کرنا ضروری ہو چکا

تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاۓ۔

whatsapp _ 0335 7500595

حیدر صاحب اسے گھر اور آفس سے بے دخل کر چکے تھے تو اسکی سلگائی چنگاری سے دستگیر اور فاطمہ بھی اپنی اکلوتی بیٹی سے شدید ناراض تھے۔اس نے مضطرب ہوتے سینہ مسلا تھا جہاں جلن کا احساس بڑھ رہا تھا۔

چونکہ وہ آفریدی پروڈکشن ہاؤس کے شئیرز میں ٹوئنٹی پرسنٹ کا مالک تھا اسلیئے زنجبیل اسے اتنی جلدی وہاں سے نکال نہیں سکتا تھا۔

وہ کمپنی جو حیدر 'زہرہ اور دستگیر کے ساتھ ساتھ اوذکان حیدر کے شیئرز میں تھی وہ تینوں ہی اسکی بغاوت کے باوجود اسکا فیصلہ نہیں کر پائے تھے جبکہ حیدر صاحب اپنے خاندانی بزنس سے اسے الگ کر چکے تھے۔

اور جسکی خاطر اس نے پر تعیش زندگی کو چھوڑا تھا وہ تو روز اول سے ہی انجان تھی۔

Posted on Kitab Nagri

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ ہلکے سے ناک کرتے بنا اجازت کا انتظار کیے زہرہ آفریدی کے کمرے میں آیا تھا جو اسوقت کتاب پڑھ رہی تھیں اور اسکی آہٹ محسوس کر لینے کے باوجود بھی نظریں نہیں اٹھائیں تھیں۔

وہ انکے پاؤں کے قریب آبیٹھا تھا۔ایک ہفتہ ہو چکا تھا وہ اس سے بات نہیں کر رہی تھیں جو اسکے بنا نوالہ مشکل سے کھاتی تھیں۔

"مام آپ مجھے اس جرم کی سزا دے رہی ہیں جو مجھ سے سرزد ہی نہیں ہوا ہے۔"

وہ انکے پاؤں پہ ہاتھ رکھتے بولا تھا' انکے بے جان پاؤں اسکے ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس ضرور محسوس کر سکتے تھے پر وہ چاہ کے بھی انہیں سمیٹ نہیں سکی تھیں کیونکہ وہ نروز انہیں رسپونس نہیں کر پاتے تھے۔

"مما پلیز مجھ سے بات کریں۔"

وہ انکا ہاتھ تھامنے لگا تھا جنہوں نے کتاب ایک طرف رکھتے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھ لیے تھے۔

انکے خوبصورت چہرے کے نقوش میں تناؤ اور آنکھوں سے چھلکتے سرد پن نے زنجبیل کے دل کا خون کیا تھا۔

"مرحہ کے اغوا میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے ہاں مگر میں اس بات سے ضرور آگاہ رہا ہوں کہ اوذکان ہمیشہ سے ہی ژالے کیلئے جنون کی حد تک انوولوڈ رہا ہے آپکا فیصلہ محترم تھا تبھی انکار کی گنجائش نہیں تھی میرے پاس اور۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"اور تم نے سوچا چند ایک سال میں ماں مر جائے گی اور تم اپنی من مانیاں کرتے پھرو گے۔"

زہرہ نے چپ کا روزہ توڑا تو زنجبیل کا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔

"مما پلیز ایسا کیوں بول رہی ہیں 'میں نے کبھی آپکے حکم کے خلاف جانے کا نہیں سوچا ہے۔"

اس نے انکے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے وضاحت دی تھی۔

"ہاں! تبھی ایک گنوار لڑکی کو بنا بتائے اپنی زندگی میں شامل کر لیا۔ میں پوچھتی ہو زنجبیل تمہیں زرا بھی شرم نہیں آئی ٹاٹ میں پیوند لگاتے؟"

زہرہ کا جلالی روپ در آیا تو زنجبیل نے نظریں زمین پہ گاڑیں۔

ایک دم پھر سے زرلش پہ غصہ عود آیا تھا لیکن اگر وہ ماں کے سامنے اسکی تضحیک میں کچھ بولتا تو شاید یہ اسکے ساتھ ایک اور ناانصافی ہوتی تبھی اسکے وقار کو برقرار رکھتے لب سی لیے تھے۔

"اور خوب وہ تمہیں بیوقوف بناتے یہاں سے چلتی بنی اور سوال آیا ہمارے وفادار ملازموں پہ میرے آشیانے کو اجاڑ کے رکھ دیا اس لڑکی کی نحوست نے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زہرہ کے دل غبار باہر آ رہا تھا اور وہ چپ چاپ سننے پہ مجبور تھا۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا زنجبیل میں ایک چھوٹے گھر کی لڑکی کو اپنی بہو تسلیم کر لونگی؟" اب کے براہ راست اس سے مخاطب ہوئیں تو زنجبیل نے سختی سے لب بھینچ لیے وہ اپنی ماں کے سامنے کچھ نہیں

Posted on Kitab Nagri

بولنا چاہتا تھا جو حد درجہ اسٹیٹس کانشئس ہونے کی وجہ سے کسی کی دل آزاری سے بھی گریز نہیں کرتی تھیں۔

"اگر تم اس خوش فہمی میں ہو کہ تمہاری چپ سے متاثر ہوتے میں تمہیں معاف کر دونگی تو اس غلط فہمی سے نکل آؤ جس دن ژالے اس گھر کی بہو بن کے آئے گی اس دن میں شاید تمہیں معاف کر سکوں۔"

زہرہ کا ظالم انداز زنجبیل پہ گھڑوں پانی برسا گیا تھا۔کچھ دیر مزید انکی سست سننے کے بعد وہ اٹھ کے اپنے کمرے میں آیا تھا۔

زہرہ کی خود ساختہ ناراضگی میں خاطر خواہ کمی نظر آئی تھی جب وہ پھر سے ماں کے گھٹنوں سے لگ کے بیٹھ جاتا۔اس دن بھی وہ انہیں آفس کی مکمل ڈیٹل دیتے کچھ اہم پوائنٹ ڈسکس کر رہا تھا جب اسکا سیل بج اٹھا تھا ارسلان کا نمبر دیکھتے وہ تذبذب کا شکار ہوا تھا۔

"کس کی کال ہے؟اٹھا کیوں نہیں رہے زنجبیل؟"

زہرہ کی آواز پہ وہ چونکا تھا۔

"وہ مما ایک دوست ہے کافی دن سے ملنے کا کہہ رہا تھا مگر وقت ہی نہیں مل پا رہا تو۔"

زنجبیل نے کال کٹ کرتے سیل سائلنٹ پہ کر دیا تھا ویسے بھی زہرہ آجکل اسکی ہر ایکٹویٹی پہ مشکوک نظر آتی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کچھ دیر مزید انکے پاس بیٹھنے کے بعد وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔زہرہ کے آفس سے اسکا سرسری سا تعلق تھا جبکہ زہرہ کے ہزار ہا اسرار کے باوجود بھی اس نے اپنے پرفیشن کو زیادہ ترجیح دی تھی اور اسی سلسلے میں اسے کچھ دن کیلئے آؤٹ آف کنٹری جانا پڑ رہا تھا۔

زہرہ مطمئن سی تھیں کہ اگر اسکا چھپ چھپا کے بھی زرلش سے کوئی رابطہ ہے تو زنجبیل کے باہر کے ٹور سے کچھ دن کا ٹوٹا ربطہ انہیں اس مسئلے پہ سوچنے کا مزید وقت دے دے گا۔

ادھر زرلش کیلئے پریشان ارسلان نے زنجبیل کے گھر کا فون نمبر پتا کرتے کال کی تھی جو اتفاق سے زہرہ نے اٹھائی تھی ارسلان کے تعارف اور حوالے نے انہیں انگاروں پہ گھسیٹا تھا جسکے بعد وہ بنا کسی لحاظ انہیں لالچی اور کم ذات بولنے کے ساتھ ساتھ اسے بہت کچھ سنا گئی تھیں جو زنجبیل اور زرلش کے رشتے کو ختم کرنے کی کڑی ثابت ہو سکتا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرلش کی حالت کافی حد تک سنبھل چکی جہاں ڈاکٹرز نے اسکی اسٹمک تھراپی کرتے زہریلی دوائی کا اثر زائل کیا تھا۔

"کیوں لائے ہو تم لوگ مجھے یہاں ایک بوجھ تھی نا تم سب پہ میں مر جانا دیا ہوتا مجھے۔"

زرلش کے آنسوؤں کا مفہوم زہرہ کی باتوں سے واضع تھا ان بڑے لوگوں نے پہاڑوں کی ننھی شہزادی کو قبول نہیں کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ارسلان بھی زنجبیل کی کج ادائی پہ جیسے ٹوٹ سا رہا تھا'زرلش کو اس نے بہن کہا ہی نہیں بلکہ ہمیشہ اسے بہنوں جتنی محبت دی تھی۔

"کیوں ضرورت نہیں ہے ہمیں تمہاری جانتی ہو دو دن سے حلق سے نوالہ نہیں اترا تمہیں ان حالوں میں دیکھتے دل جل رہا ہے کسی اور کے کیے کی سزا اب تم ہمیں دو گی۔"

پشمینہ اسے ڈانٹنے لگی تھی۔

"میں اپنے کیے کی سزا خود کو دینا چاہتی ہوں پشمینہ تم سب کے سکون کا باعث بنے گی میری موت۔"

وہ حد درجہ شکست خوردہ سی اور مایوس تھی۔

پشمینہ اسکے سر میں انگلیاں چلاتے اسے سمجھانے لگی تھیں پر وہ کسی ضدی بچے کی مانند اپنی ضد پہ اڑتے اپنی جان لینے کے درپے تھی۔

مگر مرہم اتنی جلدی اثر نہیں کرتا جتنی جلدی انسان کی توجہ کرتی ہے ایسے ہی ارسلان اور پشمینہ کی توجہ اسے زندگی طرف لانے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ زری جس نے زنجبیل کے گھر رہتے ہنسنا بھول گئی تھی اب اکثر پشمینہ کی باتوں پہ کھکھلا اٹھتی تھی۔اور پشمینہ اسے بار بار ایک ہی لفظ کہتی تھی۔۔۔

انت الحب

تم محبت ہو!

Posted on Kitab Nagri

زیر اخندہ ات عشق است

کیونکہ !تمہارا ہنسنا محبت ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

سنو محبت کیسی ہے؟

وہ تتلیوں کے پیچھے بھاگتے لڑکی جیسی ہے۔۔۔

سرخ قندھاری انار جیسی دمکتی رنگت سورج کی

تپش سے مزید لال ہو چکی تھی مگر وہ جنگلی

پھولوں کے اوٹ میں چھپتے ان رنگ برنگی تتلیوں کو پکڑ رہی تھی جب کہ کسی کی نظروں کا پر تپش ارتکاز اسے ڈسٹرب کرنے لگا تھا مگر وہ سر جھٹکتے ایک بار پھر سے اپنے کام میں مگن ہوئی تھی۔

"زری آجاؤ ہم جا رہے ہیں۔"

پاس ہی کہیں چائے کی پتیوں کا ٹوکرا کمر پہ باندھے پشمینہ نے اسے آواز دی تھی تو پھول پہ بیٹھی تتلی اپنی جگہ سے اٹھ کے دور بھاگی تھی۔

زرلش کے چہرے پہ مایوسی نے بسیرا کیا وہ غصے میں دہکتی لال رنگت لیے پشمینہ کے پاس آئی تھی۔

"تمہاری وجہ سے میری تتلی اڑ گئی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ نے بغور اسکا نروٹھا انداز دیکھا اور پھر کھیت سے باہر جانے کو قدم بڑھائے۔

"سنو وہ تتلی تمہاری نہیں تھی جو چیز تمہاری ہوتی ہے وہ تمہیں چھوڑ کے کبھی نہیں جاتی۔"

پشمینہ نے باہر نکلتے ہی اسے کہا تھا اور گاؤں کے سیٹھ کے پاس اپنا ٹوکرا چھوڑتے اپنے حصے کے پیسے وصولے اور اسکا ہاتھ تھامے گھر کی طرف بڑھی۔

"جیسے زنجبیل۔"

زرلش کی مبہم خود کلامی کی آواز پشمینہ تک

پہنچی تو اسکے قدم رکے تھے۔

"زنجبیل ایک سراب ہے اسکے پیچھے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے زری۔"

وہ اسے اٹل حقیقت بتا رہی تھی۔

"وہ میرا شوہر ہے۔"

زرلش نے نظریں جھکائے کسی جرم کی طرح اپنے رشتے کا پرچار کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ انا کا مارا ایک بزدل مرد ہے جس نے محض اپنے انتقام اور انا کی تسکین کیلئے تم سے دکھاوے کا رشتہ بنایا ہے نکل آؤ احمقوں کی جنت سے وہ تمہارا کچھ بھی نہیں ہے اس سنہری تتلی کی طرح۔"

Posted on Kitab Nagri

اب کے پشمینہ اسے خواب نہیں دکھاتی تھی'اسکے ہاتھ امید کے جگنو نہیں تھماتی تھی بلکہ اسے زندگی کے وہ کڑے پہلو دکھاتی تھی جو سچ کے حقائق پہ مبنی تھے۔

زرلش کے اندر مایوسی گھر کرنے لگی تھی۔

پشمینہ اسے بدلنے کی سعی کررہی تھی اور بدل بھی گئی تھی پہلے سے زیادہ چیزوں کے اندر گہرائی ڈھونڈتی تھی مگر اسکا دل کوئی نہیں بدل پایا تھا جہاں زنجبیل آفریدی اپنی تمام ترکج ادائی کے ساتھ موجود تھا۔

پشمینہ اور ارسلان نے اسکا پرائیوٹ ایڈمیشن کروادیا تھا وہ چاہتے تھے وہ زنجبیل آفریدی کو ایک برا خواب سمجھ کے بھول جائے مگر رات کی تنہائی

میں توجہ کے کچھ قیمتی پل یاد آتے تو وہ ہمیشہ اسکا ساتھی بن جایا کرتا تھا جس سے وہ ہزاروں گلے شکوے کرتی اور لڑتی جھگڑتی تھی پر پشمینہ اور ارسلان کے سامنے وہ اسکا نام لینے سے گریز ہی کرتی تھی۔

پشمینہ کے سسرال والوں نے زرلش کی یہاں موجودگی پہ سوال اٹھایا تو زرلش ایک بار پھر سے خود کو ان سب کا مجرم گردانے لگی تھی۔

"مجھے ایسے گھر میں شادی ہی نہیں کرنی ہے ارسلان جہاں میرے رشتوں کی قدر نہیں ہوگی آج انہیں زری کے یہاں ہونے پہ اعتراض ہو تو کل اس سے ملنے بھی نہیں دیں گے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پشمینہ نے ارسلان کو کہا تو زری کا دل ہولا یا تھا ایک غلطی کے اتنے خسارے وہ چپ چاپ انکے درمیان سے اٹھ کے کمرے میں چلی آئی تھی۔

ادا ہے خواب ہے تسکین ہے تماشا ہے
ہماری آنکھوں میں ایک شخص بے تحاشہ ہے۔۔۔۔

"خبر دار جو اگر تمہاری آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا۔"غصے سے دہکتی آواز نے اسکی آنکھیں جل تھل کیں۔کیا شخص تھا وہ جو رونے بھی نہیں دیتا تھا اور درد بھی دیتا تھا'پاس رہنے نہیں دیتا دور آجانے پہ بھی ہر پل پاس تھا۔
اسکی آنکھوں میں زری کو ہمیشہ زندگی گزارنے کا راستہ نظر آتا تھا مگر اس ہرجائی نے ایسے آنکھیں پھیری تھیں کہ پلٹ کے بھی نہیں دیکھا تھا وہ اسکے نام سے منسوب تھی۔
جانے کیوں دل نادان اسکی تمام تر بے التفاتی کے باوجود بھی اسکا انتظار کرتا تھا کیونکہ اسکے سر پھرے عشق کا فسانہ لازوال تھا۔انتظار لا حاصل سا تھا پر انتظار تھا اسکے لوٹ آنے کا۔پہاڑی پہ ڈوبتا سورج اس منظر کو دکھ سے دیکھتا اور اسکی امیدوں کو اپنے ساتھ لے جاتا نظر آتا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Posted on Kitab Nagri

حیدر نگر میں اسوقت سب ہی ڈنر کیلئے ٹیبل پہ موجود تھے-حیدر صاحب کی اکلوتی بہن شمائلہ بھی اسوقت انکے ساتھ موجود تھیں جو بیوگی کی چادر اوڑھتے عرصہ دراز سے یہاں مقیم تھیں'مرحہ اور درخشاں کسی بات میں آپس میں الجھتی نظر آئی تھیں۔

"السلام علیکم!"

بھاری دبنگ انداز پہ سب ہی چونکے تھے۔ آنے والوں پہ نگاہ پڑتے سب دنگ رہ گئے تھے۔

اوذکان حیدر کے ہاتھ میں ہاتھ دیے ٹھہری ژالے آفریدی انہیں پہلے سے بھی زیادہ ویک نظر آئی تھی جبکہ اوذکان کے انداز سے وہیں خوداعتمادی چھلک رہی تھی جو اسکی طبیعت کا خاصہ تھی۔

"تم یہاں آئے کیسے گارڈز نے میری اجازت کے بنا تمہیں آنے بھی دیا تو کیسے؟ چوکیدار'رانی گارڈز کو بلا کے لاؤ اور اسے گھر سے دور پھینکو۔"

حیدر صاحب کا غصہ آسمان کو چھونے لگا تھا مگر انکی باتوں سے یہ واضع نظر آرہا تھا کہ انہوں نے جمع کا صیغہ استعمال نہیں کیا تھا مطلب ژالے کیلئے گنجائش تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حیدر کیا ہو گیا ہے تمہیں آخر جرم ہی کیا ہے میرے بچے کا ایک پسند سے شادی کیا کرلی پورا زمانہ ہی اسکا دشمن ہو چلا ہے۔"

شمائلہ نے آگے بڑھتے ژالے کا ہاتھ تھاما تھا اسوقت حیدر صاحب کی کمزوری جیسے ہاتھ آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"پسند سے شادی ؟اس ناہجار نے ہمیں زمانے میں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا'سالوں سے چلی آرہی آفریدی خاندان سے دوستی کو ملیامیٹ کر دیا ہے آپ دونوں کی شہہ پہ یہ اتنا آگے بڑھا۔میرے پاس اور میرے گھر میں اسکی کوئی گنجائش نہیں سنا آپ لوگوں نے۔"

اوذکان حیدر ژالے کے سامنے اپنی عزت افزائی پہ سیخ پا ہوا تھا مگر کچھ بھی کہنا حیدر کے غصے کو آواز دینے کے مترادف تبھی خاموشی اختیار کی تھی۔

درخشاں نے ژالے کو گلے لگایا تو وہ سسک اٹھی تھی۔مرحہ کو بھی اس سے ہمدردی ہو رہی تھی خود جو پندرہ دن اپنے آشیانے سے بے ٹھکانے چڑیا کی طرح رہی تھی۔

حیدر صاحب کے سامنے کیا جانے والا جزباتی سین انہیں چیخنے پہ مجبور کر رہا تھا اور وہ کھانا درمیان میں چھوڑتے ساتھ ہی اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

اوذکان بھی ایک نظر ژالے کو دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔شمائلہ اسکے پیچھے آئی تھیں تو درخشاں ژالے کو تھامے ڈائینگ ٹیبل پہ ہی بٹھا گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں بہت شرمندہ ہوں بیٹا'اوذی نے جو کچھ بھی کیا یہ ہم سب کیلیئے ہی ڈپریس کر دینے والا تھا'لیکن بیٹا میں اسکی کوئی وضاحت نہیں دونگی ماسوائے اسکے کہ جو کچھ ہوا شاید ایسے ہی ہونا قسمت میں لکھا تھا۔

"

وہ اسکا ہاتھ تسلی بھرے انداز میں دباتے بولی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"ژالے آپی بھائی بہت اچھے ہیں آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔"

مرحہ نے جذباتی انداز میں کہا تو ژالے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"بس کچھ جذباتی ہیں۔"

آخری جملے بولتے اسکی آواز دھیمی تھی۔

"آنٹی مجھے مما بابا سے ملنا ہے۔"

وہ روہانسی سی بولی تو درخشاں کو چپ لگی تھی بھلا کیا بتاتیں کہ انکے لاڈلے بیٹے نے کیسے کیسے پینترے چلتے دستگیر آفریدی اور فاطمہ کو اسکے خلاف کر دیا تھا۔

"ہاں بیٹا کیوں نہیں لیکن پہلے کچھ کھالو 'اپنے انکل کی باتوں کا برا نا منانا وہ صرف اوذی سے ناراض ہیں بلکہ ہم سب بھی شدید اس سے ناراض ہیں اور دیکھنا کوئی بھی اس سے بات نہیں کرنے والا۔"

درخشاں کے انداز پہ اسے ڈھارس بندھی تھی کہ کم از کم وہ سب غلط کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

مرحہ اور درخشاں کے اصرار پہ اس نے چند ایک لقمے زہر مار کیے تو اسکی خواہش پہ درخشاں نے مرحہ کے ہمراہ ہی اسکا بستر لگوا دیا تھا۔

ژالے کی دلجوئی کرنے کے بعد وہ اوذکان کے کمرے میں آئیں تو شمائلہ اور وہ کسی بات پہ الجھتے نظر آئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"بلکل بھی نہیں نا ہی میں آفریدی ہاؤس جاؤنگا نا کسی کو بھی اپنے عمل کی وضاحت دونگا نا ہی ٹالے جائے گی۔"

بیٹے کی وہیں سرکش اور سر خود طبیعت انہیں پل میں ہی ہائپر کر گئی تھی اور انہوں نے اوذکان کو تھپڑ جڑ دیا۔

"شرم تو نہیں آر ہی ہے نا کسی کی بیٹی سے اسکا گھر چھینتے یہی سب اگر مرحہ کے ساتھ ہوتا تو؟"

وہیں ٹیپکل ماؤں والی جزباتیات۔

"تو میں خوش ہوتا کہ میری بہن کو اتنا چاہنے والا شوہر ملا ہے۔"

اسکا انداز قطعاً غیر سنجیدہ تھا۔ دونوں خواتین بھونچکی رہ گئیں۔

"اور کیا گناہ کیا ہے لے تو آیا ہوں آپکی بہو کو سب کے درمیان آپکو ہی چاہ تھی بہو کی دیکھیں بنا کسی خرچ کے اتنی خوبصورت بیوی لے آیا ویسے وہ ہے کہاں؟"

اوذکان کی منہ پھٹ طبیعت سے سب نالاں تھے مگر اسوقت تو وہ زہر لگ رہا تھا۔

"خبردار اگر تم نے اس بچی کو ذرا بھی ڈسٹرب کیا تو تم دونوں کے انداز سے بخوبی اندازہ ہو رہا ہے تمہارے اس سے تعلقات کس نہج پہ ہیں 'وہ مرحہ کے کمرے میں ہی رہے گی جب تک حالات کچھ بہتر نہیں ہو جاتے۔"

درخشاں کی بات پہ اسکا منہ کھلا رہ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"یہ سب اس نے آپکو کہا اور آپ نے مان لیا میں دیکھتا ہوں اسے کیسے وہ رہتی ہے وہاں۔"

اوذکان وہاں سے نکلنا چاہتا تھا جب درخشاں نے

اسے بازو سے پکڑے پیچھے کیا۔

وہ دو خواتین کے درمیان برا پھنسا تھا۔

"اٹس ناٹ فیئر مام وہ میری بیوی ہے۔"

اسکا نروٹھا انداز درخشاں کی تیوری پہ بل چڑھا گیا تھا۔

"اب اگر اسے یہاں لے کے آہی گئے ہو تو آگے کے معاملات ہمیں ہینڈل کرنے دو ویسے بھی تمہارے بابا بہت غصے میں ہیں انہیں زرا بھی اس ان بن کی خبر ملی تو وہ اسے خود آفریدی ہاؤس چھوڑ آئیں گے پھر بیٹھ کے بجانا شادیانے۔"

شمائلہ نے بھی کھری کھری سنائی تو وہ بری بری شکلیں بنانے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھوپھو آپ بھی؟"

اسے جیسے امید نہیں تھی کہ کچھ دیر پہلے حیدر کے سامنے اسکی سائیڈ لینے والی شمائلہ ایسے پینترا بدل جائیں گی۔

"جی میں بھی 'درخشاں اس الو کے پٹھے کیلیئے کچھ کھانے کو بھجوا دینا' اولاد بس آزمائش ہی بن کے رہ جاتی ماں باپ کیلیئے۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنے بڑے پن کا رعب جماتے وہاں سے چلی گئیں تو درخشاں بھی جانے کو پلٹی تھیں مگر اوذکان نے لاڈ سے انکے گلے میں بازو کا ہار ڈالا تھا۔

"میری سویٹ مما جانی کب تک ناراض رہیں گی آپ آخریوں مجھ سے کوئی بھی تو بات نہیں کر رہا۔"

اسکے لاڈ بھرے انداز پہ درخشاں کا دل پسیجا تھا مگر وہ اولاد کو غلط جگہوں پہ سپورٹ کرنے والوں میں سے نہ تھیں۔

"معاف کر دیں نا مما۔"

وہ انکے رخساروں پہ کس کرتے بولا تھا۔

"جبتک ژالے تمہیں معاف نہیں کرتی مجھ سے بھی امید مت رکھنا۔"

وہ اسے دوٹوک جواب دیتیں اسے جھٹکتے وہاں سے جا چکی تھی۔

وہ خالی مکا ہوا میں لہرا کے رہ گیا معاملات کافی خراب تھے نئے سرے سے بنانے پڑنے تھے خالی بستر دیکھتے ژالے کی یاد ستائی تھی مگر یقینا مرحہ کی سخت سیکیورٹی میں تھی تو اسلیئے دل پہ پتھر رکھتے بستر پہ دراز ہوا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"بھائی صاحب کی کال آئی تھی بتا رہے تھے اوذکان ژالے کو لے کے گھر لے آیا ہے' دستگیر کو ژالے کی کسٹڈی کیلیئے کیس دائر کرنا چاہیئے میرے خیال سے۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھا تو زہرہ کی بات سنتے آملیٹ کی طرف بڑھتا ہاتھ رکا تھا۔اس نے حیرت سے ماں کو دیکھا۔

"کس بات کی کسٹڈی مما ژالے کافی میچور ہے اگر اسے اوذکان سے پرابلم ہو گی تو وہ خود بھی کنسرن کر سکتی ہے میرے خیال سے مما ہمیں ماموں کی فیملی کو انکے ڈیسیژنز میں آزاد رکھنا چاہیئے۔"

زہرہ نے زنجبیل کا حد درجہ سنجیدہ چہرہ دیکھا جو روز بروز جیسے ہنسنا بھولتا جا رہا تھا۔

"یہ تم اسلیئے کہہ رہے ہو تا کہ تمہیں ژالے سے شادی نہ کرنی پڑے؟"

زہرہ نے ماتھے پہ تیوری چڑھائے کہا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"دیکھیں مما میں اس سے شادی تو ویسے بھی نہیں کرنے والا ہوں کیونکہ آپ نے شاید اس دن صحیح سے سنا نہیں تھا وہ دونوں شادی کر چکے ہیں اور ژالے کو دودھ پیتی بچی تو ہے نہیں جو شادی کے مفہوم سے ناآشنا ہو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنے دن کا ذہنی اضطراب جیسے کھل اٹھا تھا۔زہرہ کا اسے اٹھتے بیٹھتے ژالے سے شادی کا الاپ بہت ٹیز کرنے لگا تھا۔بیٹے کو یوں اکھڑتا دیکھ انہوں نے خاموشی سادھی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر ژالے نہیں تو لاشاری صاحب کی بیٹی روشنی کیسی رہے گی کیونکہ مجھے تمہارا گھر بستا ہوا دیکھنا ہے۔"

زہرہ نے اسکے موڈ کو کسی کھاتے میں نہ رکھتے کہا تو زنجبیل انہیں دیکھ کے رہ گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں شادی کر چکا ہوں اور مزید کسی تجربے سے گزرنا نہیں چاہتا ہوں۔"

اسکا انداز دو ٹوک تھا۔

"لیکن میں اس چھوٹے گھر کی لڑکی کو کبھی اپنی بہو نہیں مانوں گی۔"

زہرہ نے اپنا فیصلہ سناتے ساتھ ہی ملازمہ کو آواز دی تھی جو انہیں آفس جانے کیلیئے ریڈی کرنے لگی تھی۔ زنجبیل انہیں آفریدی پروڈکشن ہاؤس چھوڑتے اپنی جاب پہ جاتا تھا مگر اسوقت وہ ہر چیز سے لاتعلق رہنا چاہتا تھا تبھی خود کو کمرے میں مقید کر لیا تھا۔

باہر آتے جاتے جب انیکسی پہ نگاہ پڑتی تو اندر تک سناٹے جنم لینے لگتے تھے وہ اس چھوٹی لڑکی کو مس کرنے لگا تھا۔ خود سے الجھتے بے اختیار ہی اس نے ارسلان کا نمبر ملایا تھا مگر وہ بند تھا۔ زنجبیل کو شدت سے چاہ ہوئی تھی وہ اسے دیکھے جسے یہاں سے گئے تقریبا دو مہینے سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا مگر اپنی سوچوں کو جھٹک دیا تھا جب کوئی ربط نہیں تھا تو وہ کیوں اسے یاد کر رہا تھا پر دل کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور ہو گیا تھا۔ اسکے ہوتے ہوئے شاید ہی کبھی وہ جان پاتا کہ وہ کس منزل کا مسافر بن گیا ہے شاید وہ جذبات آشکار ہو پاتے جو اسکے جانے کے بعد روز اول کی طرح عیاں تھے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Posted on Kitab Nagri

"مرحہ ایک بات پوچھوں تم سے؟"

وہ دونوں سونے کیلئے لیٹیں تو جانے کیوں اسکے دل میں یہ خواہش ابھری تھی وہ زنجبیل کی بابت مرحہ سے پوچھے۔

"میں شاید جانتی ہوں آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں۔"

مرحہ نے اسے کنفیوژ ہوتے دیکھ کر کہا تو ژالے حیران ہوئی تھی پر بولی نہیں تھی۔

"مجھے زنجبیل بھائی نے واقعی اغواء نہیں کیا تھا مگر۔۔۔"

مرحہ نے لبوں کو سیا تھا کیونکہ جو بات آج تک کسی کو نہیں بتائی تھی وہ ژالے کو کیسے بتا دیتی اور پھر وہیں ارسلان اور پشمینہ کو اسکی سزا بھگتنی پڑتی جنہیں اس نے ہر لحاظ سے اچھا ہی پایا تھا۔

"تم مجھ پہ بھروسہ کر سکتی ہو مرحہ۔"

ژالے کا دل دہائی دے رہا تھا کچھ تھا جو صغیہ راز تھا۔

"مجھے زنجبیل بھائی کی وائف زرلش کے بھائی نے کڈنیپ کروایا تو انہیں مغالطہ ہوا تھا کچھ۔۔۔"

مرحہ نظریں جھکائے اسے تمام داستان سناتی گئی تھی وہیں دروازے کے اس پار ٹھہرا اوذکان مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا تھا۔اتنا بڑا جھوٹ؟ اسکا دل چاہ رہا ارسلان نامی شخص کا قتل کر دے۔وہ بڑی مشکل سے خود پہ قابو پائے دوبارہ کمرے میں آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

مرحہ کے منہ سے زرلش اور زنجبیل کے تعلق کا ذکر ژالے کیلئے تکلیف دہ تھا تو اس نے واقعی کبھی ژالے کو نہیں چاہا تھا نا اس سے رشتہ بنانا چاہا تھا تو جو کچھ اس نے سنا تھا اور اوذکان نے اسے بتایا تھا وہ سچ تھا۔ وہ اپنی سوچوں میں بے طرح الجھی ہوئی تھی نجانے مرحہ اسے پہاڑی کے لوگوں کے اخلاق حسنہ کی کون کون سی داستان سنا رہی تھی مگر اسکے اندر تک اندھیروں کا راج تھا۔

اگلی صبح وہ بریک فاسٹ کیلئے باہر نہیں گئی تھی۔ غیض و غضب کا شکار اوذکان بنا اس چیز کو نوٹس کیے باہر نکل گیا تھا اور اگلے آدھے گھنٹے میں زنجبیل کے آفس تھا مگر وہاں اسکی غیر موجودگی کے بعد وہ بس غصہ پی کے رہ گیا تھا مگر جلد ہی وہ زنجبیل کو بہت کچھ جتانا چاہتا تھا۔ دن بھر کی آوارہ گردی کے بعد دوپہر کو وہ گھر آیا تو ہر طرف مکمل خاموشی تھی۔ اپنے کمرے کی طرف بڑھتے وہ کچھ دیر کو مرحہ کے کمرے کے سامنے رکا تھا اسوقت یقیناً اس نے یونیورسٹی ہونا تھا اور یہ بہترین موقع تھا ژالے سے بات کرنے کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ کمرے میں آیا تو شکن زدہ بیڈ اس چیز کا پتا دے رہا تھا کہ ابھی کوئی یہاں سے اٹھ کے گیا ہے وہ سرسری انداز میں مرحہ کے کمرے کا جائزہ لینے لگا تھا جب وہ شاور لیتے باہر آئی تھی۔

اوذکان کو سامنے دیکھتے ایک لمحے کو ٹھٹکی تھی مگر پھر اگنور کیے بالوں کو ٹاول سے رگڑنے لگی تھی۔ شہد رنگ بالوں سے ٹپکتا پانی اسکے رخساروں پہ سنہری چمک پیدا کر رہا تھا تو وہیں بھیگا بدن اوذکان کی حسیات

Posted on Kitab Nagri

بیدار کر گیا تھا۔ ژالے اسے پچھلے دنوں سے مختلف نظر آ رہی تھی کیونکہ اسکی قید میں رہتے وہ صرف ایک جگہ کی ہو کے رہ گئی تھی نا پارٹیز' شاپنگ نا ہی سیلون جیسا کوئی ہل ہپاڑہ تھا۔

وہ گنے چنے قدموں کا فاصلہ سمیٹتے اسکے قریب آیا تھا۔ وہ جو چند لمحے اس سے بے خبر ہوئی تھی اسکے اتنے پاس آنے پہ چونکی تھی۔

اوذکان نے ٹاول کو بالوں کے ہمراہ اچھالتے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا اور اسکے ہاتھوں سے ٹاول لیتے بیڈ کی طرف پھینکا تھا۔

اوذکان حیدر کی اس حرکت پہ ژالے کے جسم میں ناگواری کی لہر سی دوڑی تھی اس لیے اوذکان کو جھٹکنا چاہا تھا مگر اوذکان نے اسکی گردن میں بازو حمائل کیے تھے۔ ژالے کی آنکھوں میں سرد پن ابھرا تھا۔

"پہلے بھی تمہارا گریز کسی سزا سے کم نہیں لگتا تھا مگر یہاں آکے تو سب ہی شریک جرم ہو گئے ہیں جو ہر حال میں تمہیں مجھ سے الگ رکھنے کی سعی کر رہے ہیں۔"

ایک ہاتھ اسکے نم بالوں سے بھیگتی سنگ مرمر سے تراشی لچکیلی کمر پہ پھیرتے اس نے مخمور انداز میں کہتے اپنا چہرہ اسکے بھیگے بالوں پہ ٹکایا تھا۔ اسکے بولنے سے سانسوں کا ارتعاش وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

اس نے پیچھے کھسکنا چاہا تھا تو اوذکان نے اسکی خواہش کا احترام کرتے اسے دیوار سے لگایا تھا۔

"اوذکان چھوڑو مجھے الجھن ہو رہی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسے اوذکان کے تیور اچھے نہیں لگے تو بھرپور احتجاج کرتے بولی تھی۔

"اور میری الجھنوں کا کیا جو ہر پل تمہاری دوری سے ستاتی ہیں' میرے روم کو زیست کا شرف کب بخشو گی تم؟"

دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامے لبوں کو اسکے چہرے سے مس کرتے اس نے ژالے کی جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

" کبھی نہیں پہلے ہی تم کافی ایڈوانٹیج لے چکے ہو۔" اس نے چٹختے ہوئے کہا تھا۔ اوذکان کے لبوں پہ بھرپور مسکراہٹ بکھری تھی اس نے ژالے کو بے جان گڑیا کی طرح گھماتے اسکا رخ دیوار کی طرف کیا تھا۔

"ایڈوانٹیج لینا کسے کہتے ہیں میری جان شاید آپکو سکھانا ہی پڑے گا۔"

اس نے ژالے کے کندھوں سے شرٹ سرکائی تو اسکی جان پہ بن آئی تھی۔

"یہ کک۔۔ کیا کر رہے ہو تم اوذکان تم نے مجھ سے پرامس۔۔"

"ہشش ایک خوبصورت الزام جو تمہارے نام کا میرے سر ہوا ہے مجھے اسے خواب سے حقیقت بنانے دو۔"

اوذکان کی بڑھتی جسارتیں ژالے کے اندر خوف پیدا کر رہی تھیں۔ اسکی حالت دیکھتے اوذکان نے فاصلہ سمیٹا تھا دل تھا کہ شرارتوں پہ مائل۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"دور رہو مجھ سے اوذی۔۔"

وہ اسے پیچھے دھکیلنے لگی تھی۔

"ناممکن سا لگتا ہے میری جان تم سے دور رہنا' اور اب جب ایک دنیا ہمارے رشتے کے بارے میں جان چکی ہے کیا یہ ظلم نہیں ہے میں یہاں ہوں اور تم پھر بھی مجھ سے دور ہو۔" اس نے اپنی ٹھوڑی ژالے کے گیلے بالوں میں چھپاتے ہوئے کہا تھا۔

ژالے اسکی حرکتوں سے اچھا خاصہ زچ ہو چکی تھی۔

"تم جانتے ہو نا اس زبردستی کے رشتے کی کوئی بھی حثیت نہیں ہے تم مجھے ایسے ٹیز نہیں کر سکتے۔" وہ بار بار احتجاج کرتی نظر آئی مگر اوذکان کچھ سننا کہاں چاہتا تھا۔ وہ تنہائی اور محبوب کی میسری اسے ہوش کھونے پہ مجبور کر رہی تھی جب دروازے پہ کسی کے قدموں کی آواز محسوس کرتے اوذکان کا دھیان بٹا تھا اور اس چیز کے فائدہ اٹھاتے اس نے اوذکان کو پیچھے دھکیلا تھا۔ اسی وقت مرحہ اندر آئی تھی۔

ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کچھ جھجھک سی آئی تھی اسے۔

"میں وہ۔۔ بھائی میں بعد میں آجاتی ہوں۔"

وہ تیزی سے کہتے باہر چلی گئی تھی۔

اوذکان بھی ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے اسکے پیچھے ہی گیا تھا۔ وقت اور حالات یہی چاہتے تھے کہ اسے واقعی ژالے کو ابھی وقت دینا چاہیئے پر اس دل کا کیا کرتا جو بار بار اسکی قربت پہ مائل تھا۔

Posted on Kitab Nagri

آنے والے دنوں میں بھی یہ لکا چھپی کا کھیل جاری رہا تھا جب ایک دن حیدر صاحب نے کھانے کی ٹیبل پہ سب کو سرپرائز کر دیا تھا۔

"میں چاہتا ہوں ایک ویڈنگ ریسپشن رکھ کے ہم

ژالے بیٹی کا یہاں ایک بار پھر وارم ویلکم کریں لیکن یہ بات میں کبھی نہیں بھولنے والا ہوں جو کہ آپکے برخودار نے کیا ہے' دنیا کے دکھاوے اور کچھ اس کی گئی غلطیوں کا مداوا کرنے کو ہمیں یہ سب کرنا ہی پڑے گا' آج شام میں اس سلسلے میں دستگیر اور فاطمہ سے بھی بات کرنے والا ہوں جنہوں نے خودساختہ ناراضگی کا چولہ پہنتے اس بدبخت کے کارناموں کی سزا ژالے بیٹی کو دے رکھی ہے۔"

سب ہی انکے پلین اور سٹریجڈی سے متاثر ہوئے تھے ماسوائے ان دونوں کے ژالے کو اوذکان کے حوالے کی چاہ نہیں تھی جبکہ اوذکان حیدر کی بار بار کی جانے والی انسلٹ اسے باپ سے مزید متنفر کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسی وقت ملازمہ نے آتے انہیں جو خبر سنائی وہ شاکنگ تھی۔

"صاحب باہر پولیس اور ژالے بیبی کے گھر والے آئے ہیں۔" ٹیبل پہ موت کا سناٹا چھایا تھا۔ماں باپ کے حوالے پہ ژالے کا دل زوروں سے دھڑکا تھا بے حسی کا چولا پل میں چٹخا تھا اور وہ باہر کی جانب لپکی تھی جیسے یہ گھر واقعی اسکیلئے قید تھا۔

Posted on Kitab Nagri

حیدر صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور باقی سب بھی انکے پیچھے ہی لاؤنج میں چلے آئے جہاں پولیس وردی میں ملبوس ایک خاتون کانسٹیبل اور دو پولیس والوں کے ہمراہ انسپکٹر حسن کھڑے تھے۔

اتنے دنوں بعد ماں باپ کو سامنے دیکھتے ژالے کے صبر کا پیمانہ چھلکا تھا۔وہ بھاگتے ہوئے فاطمہ کے گلے لگی تو جیسے ایک ایموشنل سین بنا تھا۔

"مسٹر اوذکان حیدر مس ژالے آفریدی کو حبث بے جا میں رکھنے پہ آپکے خلاف اندراج کیس پر ہمارے پاس آپکے وارنٹ گرفتاری ہیں۔" انسپکٹر حسن کی آواز سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہے آپ ژالے میری بیوی ہے اور میں نے اسے کوئی قید میں نہیں رکھا ہوا ہے۔" اوذکان فوراسے آگے بڑھتے وضاحت دینے لگا تھا۔

"کسی سے بھی زبردستی کا تعلق بنانا اور بنا لڑکی کے ولی اور لڑکی کی مرضی کے خلاف نکاح کی کوئی حثیت تصور نہیں کی جائے گی۔" انسپکٹر حسن نے اوذکان حیدر کی سانس بند کی تھی۔

"اریسٹ ہم۔۔۔" جہاں سب پہلے شاک میں تھے اوذکان کی گرفتاری پہ حیدر صاحب کی خاموشی نے سب کو ڈپریس کیا تھا مگر انہیں جیسے پرواہ نہیں تھی۔اوذکان حالات کو اپنے خلاف جاتے دیکھ پہلے ہی شاک میں تھا اس پہ باپ کا ناروا سلوک اسے توڑ ہی گیا تھا۔

"یہ کمپلین غلط ہے اور ژالے میری بیوی ہے تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو ژالے۔" جانے کس یقین کی بنیاد پہ اس نے ژالے سے گواہی چاہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ کمپلین مس ژالے نے ہی آپکے خلاف کی ہے مسٹر اوذکان حیدر۔"انسپکٹر حسن نے کہتے ساتھ ہی اسے بازو سے تھامے باہر کی طرف دھکیلا تھا۔

اوزکان ٹوٹا بکھرا ساخود کو انکے حوالے کیے وہاں سے نکلتا گیا تھا اور اسکے ساتھ ہی بنا کسی سے بات کیے جاتی ژالے' دستگیر اور فاطمہ نے ان کا سکتا توڑا تھا۔

"کیسے باپ ہیں حیدر آپ' آپکے سامنے وہ میرے بیٹے کو لے گئے ہیں اور آپ خاموشی کا جام پی کے کھڑے ہیں۔"درخشاں روتے ہوئے انکے سامنے آئی تھیں۔

"اسکے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ سب اسکے کرموں کی ہی سزا ہے۔"حیدر نے جبڑے بھینچے کہا تھا اور اپنے کمرے میں جا کے بند ہو گئے تھے۔

"یا اللہ تو نے کیسی آزمائش ڈالی ہے میرے بچوں پہ۔"درخشاں کے بے حال رونے پہ مرحہ اور شمائلہ نے انہیں گلے لگایا تھا۔

اچانک سے سب بدل گیا تھا ژالے نے کب کال کر کے باپ اور ماں کو اپنی صفائیاں دیتے ساتھ ہی اسکی کمپلین کی تھی کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Posted on Kitab Nagri

سنو! محبت کی روداد

شبِ یلدا کی روشن قندیل

اے میری تاریک حیات کے روشن مہتاب

حیات کے حسین چمن میں مہکتی ہوئی تُو

حالات کی بھٹی میں کُڑھتا ہوا میں

جب میرے دل میں پہلی بار

تمہاری محبت کی شاخ پھوٹی

وقت کے بے رحم لمحے تیری قربت کے

ذائقے چکھے بغیر مجھے اپنے سنگ بہت دور بہا لے گئے

اے بہاروں میں مہکتی ہوئی کلی

تمہارے ہونٹ گلاب کے رنگوں سے مزین شہ پارے ھیں

اور تمہاری آنکھیں تاریک راتوں میں چمکتے ہوئے دو ستارے

تیرے لبِ احمر اور عمیق آنکھیں

کسی بھی مردہ وجود میں جان ڈالنے کے لیے کافی ھیں

اے فلکِ اطلس کی حسین رُوح

Posted on Kitab Nagri

تمہاری محبت کی بوچھاڑ نے مجھے پُور پُور

بھگو دیا مجھے لوٹنے میں دیر ضرور ہوئی ہے مگر

اب کے میں یہ ہاتھ تھامنے کو آیا ہوں

تیرے دو مرمریں ہاتھ شفاء کا کارآمد آلہ ہیں

آؤ میرے دُکھتے دل پر اپنے ہاتھوں کو رکھ کر

میری حیات کو طوالت کی سند بخشو

تاکہ مجھے جینے میں سہولت ہو۔

تمہارا ایک بوسہ میرے وجود کو تروتازہ

کرنے کے لیے کافی ہے۔۔۔۔۔

وہ بالکونی میں کھڑا ایک ہاتھ میں چائے اور دوسرے میں سگریٹ پکڑے مسلسل سموکنگ کر رہا تھا نگاہ تھی کہ انیکسی کے بند دروازوں سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ اسے لگتا تھا وہ اسکی زندگی کا زہر تھی مگر اب وہیں زہر اسکی نس نس میں پھیلتے ناسور بنتا جا رہا تھا۔ زرلش خان کی محبت کا ناسور تھا یا اس گلٹ کا کہ لوگ کیا کہیں گے کہ زنجبیل آفریدی اپنے سے آدھی عمر کی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو چکا تھا پر عمر رائیگاں کا یہ سنجوک کہ وہ اسکی بیوی بھی تو تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ سچائی جسکا اعتراف وہ خود سے بھی نہیں کرنا چاہتا تھا اسکے ارد گرد کسی سائے کی طرح منڈلا رہی تھی۔

"زنجبیل صاحب آپکو بڑی بیبی اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں۔" دروازہ ناک کرتے ایک ملازمہ کمرے میں آئی تو وہ اپنے خیالوں سے چونکتے سیدھا ہوا تھا۔

"خیریت؟" اس نے اچٹتی نگاہ ملازم پہ ڈالتے چائے کا آخری گھونٹ اپنے حلق میں اتارا تھا۔ ایش گرے شرٹ کے سلیوز کو کہنی تک کیے کھلے گریبان اور الجھے بالوں میں وہ بہت گریس فل لگ رہا تھا مگر اسکی لکس پہ فدا رہنے والی لڑکی میلوں دور جا چکی تھی اور وہ اسکی یادوں میں مضطرب اپنے دن رات کا سکون برباد کر چکا تھا۔

"جی وہ دستگیر صاحب اور فاطمہ بیبی آئے ہیں۔"

ملازمہ کے بتانے پہ آنے والوں کا نام سنتے اسکے حلق تک کڑواہٹ بھری تھی۔

"مام سے جا کے کہہ دو میں سو رہا ہوں۔"

سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے اس نے کہا تھا ملازمہ نے اسکے جھوٹ پہ کچھ حیران نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"اچھا رکو میں آ رہا ہوں۔" کچھ سوچتے اس نے واپس پلٹتی ملازمہ کو آواز دے کے روکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ زہرہ کے کمرے میں آیا تو کمرے کا ماحول کافی سنجیدہ نظر آیا تھا۔زہرہ بیڈ پہ نیم دراز سی تھیں حسب معمول انکی ٹانگوں والا حصہ کمفرٹر میں تھا اور دستگیر انکے پاؤں کے برابر بیٹھے نظر آئے تھے۔فاطمہ سامنے صوفے پہ بیٹھی تھیں۔

زنجبیل کے کمرے میں آنے پہ بھی کچھ خاص فرق نہیں پڑا تھا تبھی وہ دستگیر سے سلام دعا کی فارمیلٹی نبھاتے فاطمہ سے ذرا فاصلے پہ بیٹھا تھا۔

"تو کیا سوچا ہے برخودار آپ نے کیا آفریدی خاندان کا اکلوتا سپوت ٹاٹ میں پیوند لگائے گا یا کچھ اچھا فیصلہ کرتے ہوئے ہماری اولادوں کی طرف سے دی جانے والی آزمائش کو کچھ کم کرے گا؟"

دستگیر کی آواز پہ وہ الرٹ ہوا تھا اور زہرہ کے فیس ایکسپریشن سے اندازہ لگانا چاہا مدعا کس بات کا تھا مگر وہ خاموش تھیں۔

"میں کچھ سمجھا نہیں ہوں انکل۔" وہ واقعی ہی نہیں سمجھا تھا یا نا سمجھنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔

"مدعا بلکل واضع ہے دستگیر ژالے کو گھر لے آیا ہے اور ہم میں سے کوئی اس نکاح کی حثیت کو ماننا نہیں چاہتا ہے جسکا دعوایدار اوذکان حیدر رہے۔"

زہرہ نے اپنے ٹھوس انداز میں کہا تو زنجبیل کی ساری حسیات بیدار ہوئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"نو مام آپکے کہہ دینے سے یہ حقیقت ختم نہیں ہو سکتی کہ ژالے اور اوذکان کا نکاح ہوا ہے اگرچہ کوئی بھی ٹرمز اور کنڈیشن رہی ہوں۔" بیشک وہ ان دونوں کو دوستی میں بے وفائی کا مرتکب جانتا تھا مگر جو بات اٹل تھی وہ اسے شک اور وہم میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

"اگر تمہیں اس چیز کا ڈاؤٹ ہے تو ہم اوذکان کے خلاف ڈائیورس دائر کر سکتے ہیں ژالے بھی اس چیز پہ اگیری ہے'ویسے بھی اس لڑکے کو میں اتنی آسانی سے جیل کی سلاخوں سے نکلنے نہیں دونگا۔" دستگیر کا مصمم انداز ٹھیک تھا مگر اسے جھٹکا لگا تھا یہ سن کے کہ اوذکان جیل میں تھا جس پہ برملا اس نے اختلافی اظہار کیا تھا۔

"لیکن وہ اسی قابل ہے اس زبردستی کے رشتے کو اگر مان بھی لیا جائے تو ژالے اسکے ساتھ خوش نہیں رہ سکے گی۔" فاطمہ نے بھی بیٹی کی طرفداری کی کیونکہ ان سب کو زنجبیل ہی اس کے حوالے سے پسند تھا۔

"یو گائز آر میچورڈ انکل لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ نے اوذکان کی دیوانگی اور محبت دیکھتے اسکیلئے آسانیاں پیدا کرنے کی بجائے اختلافات کی دیوار کھڑی کر لی ہے شوہر ہے وہ آپکی بیٹی کا یہ حقیقت مان لینی چاہیئے آپ لوگوں کو۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا دل میں طوفان برپا ہو رہا تھا ایسے لگ رہا تھا وہ تابوتوں کے سمندر میں ڈول رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تو اسکا یہی مطلب ہے زنجبیل جو کچھ اوذکان نے کہا وہ ٹھیک تھا ہماری بچی کی زندگی برباد کرنے کی سازش میں تم بھی شامل تھے تبھی اسے سپورٹ کر رہے ہو۔" دستگیر کا غصہ بڑھا تھا۔

دونوں کو آمنے سامنے دیکھ کر خواتین دہلی تھیں۔

"زنجبیل یہ کیسے بات کر رہے ہو تم اپنے ماموں سے؟" زہرہ کا بس چلتا تو اٹھ کے اسے تھپڑ جڑ دیتیں۔

"سوری مما میں غلط چیزوں میں کسی کا ساتھ دینے والا نہیں ہوں جیسے مجھے زرلش اور اپنا رشتہ معتبر لگتا ہے ایسے ہی میرے لیے اوذکان کی چاہت اور اس رشتے کی ویلیو ہے آپ لوگ سو بار ڈینائے کر لیں مگر یہ حقیقت پوری دنیا جان چکی ہے ژالے مہینوں سے اوذکان کے ساتھ رہی ہے کس حثیت سے یہ چیز آپ لوگ خود دنیا پہ واضع کر دیں تو اولاد کی آزمائش سے نکل آئیں گے کیونکہ میرے سے یہ توقع رکھنا عبث ہے کہ میں زرلش سے الگ ہوں گا کیونکہ میں اسے چاہتا ہوں 'میری اولین چاہت ہے وہ آج نہیں تو کل اسے یہاں ہونا ہی ہے زنجبیل آفریدی کی بیوی کی حثیت سے آپ سب کو اسے قبول کرنا ہی ہو گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اتنے دنوں کا لاوا جو پھٹا تو سمجھو آسمان سے باتیں کرنے لگا تھا اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ پلٹا تھا جب دروازے پہ ایستادہ ژالے کو دیکھتے وہ ایک پل ٹھٹکا لیکن یہ سب اسکیلئے بھی بہتر تھا اگر وہ زنجبیل کے سامنے اپنی اور زرلش کی حثیت کا تعین کر لیتی اسکی محبت خود غرض ہو چلی تھی محبت کا الہام ہی ایسا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اوذکان کی لگائی آگ پہ یقین کی چنگاری زنجبیل نے بھڑکائی تھی اور وہ بنا اس سے کچھ بولے وہاں سے نکلتا گیا تھا۔

اسے کسی کو بھی جیسٹفائی نہیں کرنا تھا اپنا عمل کیونکہ جو کچھ بھی تھا اسکیلئے محبت نے راہ ہموار کردی تھی

۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اسلام علیکم!
اگرآپ میں لکھنےکی صلاحیت ہے اور آپ آپنالکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں ۔تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
انتباہ : اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

Posted on Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

"بوسے وعدے نہیں ہوتے یہ دراصل وجود پر چسپاں لمس آشنائی کی وہ مُہریں ہوتی ھیں جس کے سہارے ہم جانے کتنے پُر کیف لمحات تصورِ مطلق میں محبوب کی بانہوں میں گزارتے پائے جاتے ہیں ۔اس نے جب پہلی بار میرے ہاتھوں کو چُھوا
یقین مانو میں لمس کی اس کیفیت سے گزری جس کو میں آج بھی بھولنے کی سعی کرتی پائی جاتی ہوں اور اس کا وہ بوسہ جو میرے گالوں پر آج بھی پوری شدت سے کندہ ھے اس کی نفرت کی تپش ہر لمحے میری روح کو جھلسانے اور مدہوش کرنے کے لیے کافی ھے۔"
پشمینہ حیران سی بیٹھی اپنے سے کئی برس چھوٹی لڑکی باتیں سن رہی تھی جسے زنجبیل کے ہجر نے سر تا پیر بدل کے رکھ دیا تھا۔
"میں نہیں بھول پاتی پشمینہ اسکا غصہ اسکا پیار اور پھر اسکا وہ اجنبی سا احساس' کبھی دوریاں بڑھانا کبھی پاس آکے حق جتانا کیا ایسا نہیں لگتا کہ وہ چاہتا تھا کہ میں اسے اپنی عادت بنالوں اور آج اتنے دنوں بعد بھی وہ میرے وجدان سے نکل ہی نہیں پارہا ہے۔" اسکی آنکھوں سے نکلتے قطرہ قطرہ آنسو بڑے بڑے گلشئیر کو پگھلانے کی طاقت رکھتے تھے تو پھر وہ زنجبیل آفریدی کو فتح کیوں نہیں کر پائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"زری تم نے ان آنسوؤں کو اپنی کمزوری بنالیا اور واقعی اسکے عشق کی داسی بنتے گھلنے لگی ہو کیا تم ان آنسوؤں کو اپنی طاقت نہیں بنا سکتی تھی؟ تمہیں وہ گھر چھوڑ کے آنا ہی نہیں چاہیئے تھا تم نے زنجبیل آفریدی کو یہ حق کیوں دیا کہ وہ تمہاری عزت نفس کو روندے تمہیں اسکے سامنے ڈٹ کے اپنا حق لینا چاہئیے تھا۔" پشمینہ نے اسے تقریبا جھاڑا تھا۔

انکے بحث و مباحثے کی وجہ یہی تھی کہ آج وہ پورا دن اسے کونے کھدروں میں چھپے اسکی یاد میں روتی نظر آئی تھی اور پشمینہ نے اسکی کلاس لے ڈالی۔ جیسے جیسے پشمینہ کی شادی کے دن قریب آرہے تھے وہ حد درجہ اپ سیٹ نظر آتی تھی۔

وہ چپ چاپ پشمینہ کی ڈانٹ سنتی رہی تھی۔

"پشمینہ لیکچر دینا تو آسان ہے شاید مگر جس پہ بیتتی ہے وہیں بہتر جانتا ہے اپنے دردوں کو لے کے کیسے جینا ہے۔" وہ پرنم آواز میں کہتی جانے کیلئے پلٹی تھی جب ارسلان ہڑبڑایا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا مگر زرلش کی سرخ آنکھوں پہ نگاہ پڑتے چونکا تھا تو کیا وہ جان چکی تھی؟

"کیا ہوا ارسلان کہاں تھے جانتے بھی ہو اس لڑکی نے مجھے کتنا ستایا ہے پورا دن؟" بھائی کے سامنے بھڑاس نکالنے کا موقع ملا تھا۔

ارسلان سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسکے رونے کی وجہ وہ خبر تھی جو ارسلان نے ابھی سنانی تھی یا وہ عادتا رو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زرلش انکی لعن طعن سے بچنے کیلئے وہاں سے نکل گئی تھی۔

"پشمینہ وہ زنجبیل کا یہاں آتے ہوئے ایکسڈینٹ ہو گیا ہے کیا یہ بات اسے معلوم پڑ گئی؟" پوری احتیاط سے بولتے ارسلان کی سٹریس میں ابھری آواز اس چھوٹے سے گھر کے دوسرے کونے کی طرف بڑھتی زرلش کے کانوں سے زیادہ دیر پوشیدہ نہیں رہی تھی۔

وہ مڑ گان درد سنتے پلٹی تھی۔

"کک کیا کہہ رہے ہو تم ارسلان زی۔۔ زنجبیل کا ایکسڈینٹ ہو گیا ہے؟" بچی کچی کسر پشمینہ کی ہڑ بڑائی آواز نے پوری کی تھی وہ آندھی بنکے اسکی طرف لپکی تھی۔

"یہ یہ کیا کہہ رہے ہو تم ارسلان وہ ٹھیک ہے نا مم۔۔ مجھے لے چلو اسکے پاس پشمینہ میں نے کہا تھا نا میرا دل پریشان ہے۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا اسے وہ ٹھیک ہے نا؟" زرلش کے تابڑ توڑ سوالوں نے اسے بوکھلا دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دستگیر سے ہوئے بحث و مباحثے کے بعد وہ انتہائی ڈپریشن کا شکار ہوتے گاڑی لیے گھر سے نکلا تھا سر پہ جنون سوار تھا وہ اسے سب کے سامنے لے کے آئے گا جسکے نتیجے میں وہ بری طرح کار ایکسڈینٹ کا شکار ہوا تھا۔ ادھر زرلش نے جو رونا دھونا مچایا ہر اختلاف ہر بے عزتی بھلائے وہ صرف اسکے پاس جانا چاہتی تھی تبھی پشمینہ اور ارسلان اسے لے کے شہر آئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ جیسے ہی ہاسپٹل میں داخل ہوئے پہلا سامنا ہی ژالے اور زہرہ سے ہوا تھا۔ تھوڑی جھجھک مانع تھی مگر اسوقت زنجبیل اہم تھا زرلش اپنی ناداستگی میں اس سے ملنے کیلیئے جانا چاہتی تھی جب زہرہ کی آواز نے اسکے قدم روکے تھے۔

"میرے بیٹے کی زندگی سے نکلنے کیلیئے کتنے پیسے لوگی تم؟" وہاں موجود ہر شخص ہی جیسے انکی بات پہ حیران ہوا تھا پر وہ چھوٹی لڑکی تو صدمے میں نظر آئی تھی۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ 'ہم آپکو لالچی لگتے ہیں زری زنجبیل لالہ کی بیوی ہے اسکا حق بنتا ہے ان سے ملنے کا۔" پشمینہ کے انداز میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔

زہرہ نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا تھا جس نے زرلش جیسا کشمیری لباس پہنا ہوا تھا مگر چادر سے بنے نقاب میں جھانکتی آنکھوں کا رنگ اس سے مختلف تھا اور رنگ بھی کچھ گہرے گندمی رنگ جیسی دکھائی دیتی تھی۔

"اور کیا چاہیئے تم چھوٹے لوگوں کو اسلیئے تو میرے بیٹے کو پھانسا ہے تم لوگوں نے۔" زہرہ کی آواز کچھ بلند ہوئی تھی جبکہ ارسلان اور پشمینہ کا چہرہ تضحیک سے سرخ پڑا تھا۔ دستگیر نے بہن کا حوصلہ بڑھانے کو اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"بس کیجیئے بیبی صاحب اگر ہم کچھ بول نہیں رہے ہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کچھ بول نہیں سکتے 'عزت سب کی برابر ہے چاہے وہ امیر کی ہو یا غریب کی 'ہم غریب ہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں آپکا

Posted on Kitab Nagri

جو دل چاہے آپ ہمیں بولیں گی آپکا بیٹا پورے قبیلے کے سامنے زرلش کا ہاتھ تھامے اسے بیوی بنا کے لایا ہے یہ بزدلی ہے آپ لوگوں کی کہ اس رشتے کو قبول نہیں کر پا رہے ہیں آپ۔۔ چلو زری اس رشتے کا انجام ہمیں سوچ لینا چاہیئے۔"

ارسلان نے آگے بڑھتے اسکا ہاتھ تھاما تھا مگر وہ بت مانند اپنی جگہ جمی رہی تھی اسکی سانسیں بند کمرے میں اٹکی ہوئی تھیں۔

"پھوپھو آپ اسے زنجبیل کے پاس جانے دیں وہ بہتر محسوس کرے گا۔" دل کی لگی کا اندازہ ژالے سے بڑھ کے کسے تھا۔

"تم پاگل ہو گئی ہو ژالے اس لڑکی کی وجہ سے وہ تم سے دور ہو رہا ہے۔" دستگیر نے اسے ٹوکا تھا۔

"جو میرا تھا ہی نہیں بابا اس نے مجھ سے دور کیا جانا۔" ژالے کی آنکھوں کے ساتھ آواز بھی بھرائی تھی۔

Kitab Nagri

زرلش تو جیسے ایک ہمدرد کے انتظار میں تھی وہ فورا بند دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ سب ہی اسکی جسارت پہ ہکا بکا تھے زہرہ اگر چل کے جا سکتیں تو ضرور اسکے راستے کا پتھر بنتیں وہ سوائے کڑھنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

www.kitabnagri.com

ژالے نے ارسلان اور پشمینہ کو دیکھا جنکا ذکر وہ مرحہ سے سن چکی تھی پہاڑوں کے واسی اسے بھی اچھے لگے تونڈر اور بے باک سے اپنی باتوں پہ ڈٹے رہنے والے۔

Posted on Kitab Nagri

"آہم السلام علیکم!"

سب ہی آنے والوں کی آواز پہ پلٹے تھے سامنے ہی حیدر صاحب 'درخشاں اور مرحہ ٹھہرے تھے۔تقریباً آفریدی فیملی کے سب ممبرز نے انہیں اگنور کیا تھا سوائے ژالے کے جسکا ایک احترام کا رشتہ تو ضرور تھا ان لوگوں کے ساتھ وہیں ارسلان اور پشمینہ مرحہ کو دیکھ کر کچھ کنفیوژ نظر آئے تھے۔

جتنی دیر وہ ژالے سے بات کرتے رہے ارسلان کی نظریں گاہے بگاہے اس پہ اٹھتی رہی تھیں انکے جانے کے بعد ژالے اور پھر دستگیر بھی چلے گئے تھے فاطمہ کے علاوہ ارسلان اور پشمینہ تھے جنکی نظریں دروازے پہ ٹکی ہوئی تھیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سست روی سے چلتی اسکے قریب آرہی تھی۔ہاسپٹل کے بستر پہ دراز وہ کڑیل جوان بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا جسکا بازو فریکچر ہونے کی وجہ سے پٹیوں میں جکڑا تھا ماتھے پہ بھی بینڈیج لگی ہوئی تھی اور ایک پیر بھی پٹیوں کی زد میں تھا۔

وہ اسکے بیڈ کے قریب آرکی تھی جسکی سرخ وسفید رنگت زرد سی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

زرلش کی آنکھیں موتیوں سے بھرنے لگی تھیں۔

ایک اسکی خواہش نے کتنے لوگوں کو اجاڑا تھا اسکے خوابوں کی تعبیر اتنی اندوہناک ہوگی اسکا علم ہوتا تو وہ پیچھے ہٹ جاتی ۔وقت نے اس سولہ سالہ لڑکی بہت جلد میچور کر دیا تھا جبھی وہ سہنا سیکھ رہی تھی۔اسکی آنکھیں بھیگ رہی تھیں جبھی اس نے زنجبیل پہ جھکتے اپنی پلکوں سے اسکی پلکوں کا بوسہ دیا جیسے ان آنکھوں کے خواب وہ زنجبیل آفریدی کی آنکھوں میں بھرنا چاہتی تھی یا اپنی آنکھوں سے ان آنکھوں میں زندگی لوٹانا چاہتی تھی۔

سنو لوگو !

میری آنکھیں خریدو گے؟

بہت مجبور حالت میں

مجھے نیلام کرنی ہیں

کوئی مجھ سے نقد لے لے

میں تھوڑے دام لے لوں گا

جو پہلی بولی دے دے بس

اُسی کے نام کر دوں گا

مجھے بازار والے کہہ رہے ہیں

کم عقل تاجر

سنو لوگو !

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

نہیں میں حرص کا خواہاں
نفع نقصان کی شطرنج
نہیں میں کھیلنے آیا
کوئی مجھ کو کہے نہ
منچلا سا بے ہنر تاجر

بتا پاؤں کس طرح ،

کس تشویش میں ہوں میں

سنو لوگو !

بڑی محبوب ہیں مجھ کو
میری یہ نیم تر آنکھیں

مگر اب بیچتا ہوں کہ ---------

مجھے اک خواب کا تاوان بھرنا ہے-------

انہیں نیلام کرنا ہے----------

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زی---" اسکے لبوں سے سسکی برآمد ہوئی تھی پر زنجبیل کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی۔

"مم--میں--مانتی ہوں کہ میں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ مگر میں اس دل کے ہاتھوں مجبور تھی' ان آنکھوں کے خوابوں نے ایک شخص کی پرستش اسکی غلامی سکھادی تھی مجھے اور میں چاہ کے بھی اس دائرے سے نکل نہیں پائی---اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی-- تمہاری بے اعتنائیوں

Posted on Kitab Nagri

کے باوجود بھی مجھے تمہاری جدائی مارنے لگی ہے'تمہارے لوٹ آنے کی آس میں'میں پل پل مری ہوں زنجبیل آفریدی ہر پل اور اب۔۔'اب تم واقعی میری سانس چھین لینا چاہتے ہو بتاؤ زنجبیل آفریدی کیا محبت ایسی ہے؟اس نے دکھ دیئے'ہجر دیا میں نے سہہ لیا مگر جدائی؟نہیں محبت جدائی نہیں دیتی ہے اسے جدائی نہیں دینی ہے کیونکہ مجھے تمہارے ساتھ رہنا۔۔۔تمہارے ساتھ۔۔"وہ اسکا ہاتھ تھامے اس پہ اپنی پیشانی ٹکا گئی تھی۔

زنجبیل کی بند آنکھوں نے ہلکی سی جنبش کی تھی اور ان آنسوؤں کی نمی سے ہاتھ بھی پگھلنے لگا تھا شاید۔زرلش نے فوراسے اپنا چہرہ اسکے ہاتھوں سے اٹھایا تھا۔اسے اپنی جانب تکتے پاکر اس پہ گھبراہٹ سی طاری ہوئی تھی اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تت۔۔۔تم ٹھیک ہونا میں ڈاکٹر کو بلا کے آتی ہوں۔"

زرلش کے ماتھے پہ ٹھنڈے پسینے آرہے تھے جبکہ زنجبیل آفریدی کی نگاہیں یک ٹک اس پہ جمی ہوئی تھیں۔وہ کنفیوژ ہو رہی تھی زنجبیل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا تھا پر وہ اپنی جگہ سٹک رہی تھی۔

"زری۔۔۔"نقاہت سے پر کراہتی آواز پہ وہ فوراً اسکی جانب لپکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"زز۔۔زنجبیل تم ٹھیک ہونا؟"وہ بے اختیار اسکا بڑھا ہاتھ تھام گئی تھی۔زنجبیل نے اپنے ہاتھ میں دیئے اسکے ہاتھ کو تسلی آمیز نگاہوں سے دیکھتے پھر سے آنکھیں موندیں تو زرلش نے اسکی پلکوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"آنکھیں بند نہیں کروزنجبیل۔"

اسکی آنکھوں کا گلشئیر پگھلنے لگا تھا۔زنجبیل نے پھر سے آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا وہ اسے عام دنوں سے بہت مختلف نظر آرہی تھی۔پہاڑوں کی سرد ہوا نے اس پہ اچھا اثر ڈالا تھا جسکا رنگ پھر سے تروتازہ ہورہا تھا اور گلوں میں لالیاں سی بھر گئی تھیں۔

"تم کیوں گئی تھی زری؟"اسکی گھمبیر آواز بے حد مدھم تھی وہ چاہ کے بھی سن نہیں پارہی تھی۔

اسکیلئے اتنا کافی تھا کہ وہ آنکھیں پھر سے بند نہیں کررہا تھا۔اسکی داسی اسکا ہاتھ تھامے پاس رکھی چیئر پہ ٹکی تھی جس حق اور استحقاق سے اس نے ہاتھ تھام رکھا تھا اسے خبر ہی نہیں تھی باہر کتنا طوفان سا برپا کررکھا تھا زہرہ نے پر اسے تو نہ پہلے کبھی کسی کی پرواہ تھی نہ ہی اب۔

ایک ٹوٹا ہوا دل باقی تھا جس میں اب بھی وہ تمام دراڑیں ٹھیک کرسکتا تھا۔جب وہ گئی تھی تو اسے لگتا تھا جیسے ٹکڑوں کے ایک جوڑے کو کھودیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کہیں نا کہیں زہرہ نے زنجبیل کی ضرورت خاموشی اختیار کرلی تھی۔زنجبیل کے بہتر ہونے پہ پشمینہ اور ارسلان نے اس سے کھڑے پاؤں ملاقات کی تھی اور زری کو اپنا خیال رکھنے کا کہتے لوٹ گئے تھے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

وہ ہاتھ میں پکڑے پینسل سے فرش پہ لکیریں کھینچ رہا تھا جب کانسٹیبل نے اسے آکے بتایا کہ اسکی ملاقات آئی ہے۔وہ چپ چاپ ملاقاتیوں کیلیئے بنے اسپیشل روم میں آیا تھا جہاں ژالے کو دیکھتے اسکے لبوں پہ تبسم بکھرا تھا۔

"سو تو نہیں رہ پائیں آپ مسسز اوذکان حیدر شوہر کے بغیر۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اوذکان کے اسی لوفرانہ انداز پہ وہ اسے کوس کے رہ گئی تھی۔

"تم میں شرم نامی کوئی چیز بھی ہے کے نہیں جانتے بھی ہو درخشاں آنٹی کتنی ایفکٹ ہو رہی ہیں تمہارے ان کرتوتوں سے حیدر انکل بلکل انٹرسٹڈ نہیں تمہیں یہاں سے نکالنے کیلیئے۔"ژالے کا انداز کافی ڈسٹرب سا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"سو وہاٹ میں بھی خوش ہوں یہاں۔"

وہ ڈھٹائی کا مظاہرہ کر رہا تھا وہ سلگ کے رہ گئی۔

"اگر تم اس ڈھکلو سے نکاح کا ڈرامہ بند کر دو تو میں باہر نکلوا سکتی ہو تمہیں۔"

اسکی آفر پہ وہ مسکرا اتار رہا تھا اور اتنا ہی ژالے زچ ہو رہی تھی۔

"تم بھی جانتی ہو جس دن میں جیل سے باہر آؤنگا وہ دن تم پہ بھاری پڑنے والا ہے میری جان اسلیئے تم کبھی مجھے یہاں سے نکالنے کی احمقانہ کوشش نہیں کروگی۔" صاف چڑاتا انداز تھا اور وہ اچھی خاصی تپ بھی چکی تھی۔

"مرو تم سڑو اس جیل میں تم اس قابل نہیں تم پہ رحم کھایا جائے۔" وہ جانے کیلیئے باہر کی طرف بڑھی پر کچھ یاد آنے پہ واپس پلٹی تھی۔

"زی کا بہت برا ایکسڈینٹ ہوا ہے وہ ہاسپٹل میں ہے۔" اس نے پرت کا پہلا پتہ پھینکا تھا جو نشانے پہ لگا تھا وذکان کے لبوں سے استہزائیہ مسکراہٹ پل میں سمٹی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا بکواس ہے یہ اور تم اب بتا رہی ہو مجھے؟ اوہ گاڈ۔" اس نے سر ہاتھوں میں بھیرتے کہا تھا۔

"وہ ٹھیک ہے نا تم ملی اس سے؟"

وہ بے تاب سا اسکی جانب لپکا پر وہ دور ہوتی گئی۔

"میری آفر یاد رکھنا۔"

Posted on Kitab Nagri

ایک ادا سے کہتی وہ رکی نہیں تھی۔ جتنا بڑا شاک اس نے اوذکان کو دیا تھا وہ کسی طرح اگنور کیے جانے والا نہیں تھا پر اسے نہیں پتا تھا یہی اس پہ بھاری پڑنے والا ہے جب ٹھیک دو دن بعد وہ اسکے گھر اسکے سامنے ٹھہرا تھا۔

کتنی دیر تو وہ اسے دیکھ کر کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔

"میں تو اس واسطے چپ ہوں کہ تماشہ نہ بنے توں سمجھتا ہے مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہی۔۔۔او میرے صنم تجھے ہے قسم نا توڑ توں میرا آج بھرم۔۔۔۔۔۔"وہ جینز پاکٹ میں ہاتھ گھسیڑے بڑی ترنگ میں شعر پڑھ رہا تھا۔

اسوقت اسکے علاوہ گھر پہ کوئی بھی نہیں تھا۔زنجبیل کو ہاسپٹل سے گھر شفٹ کیا جانا تھا تبھی دستگیر اور فاطمہ 'زہرہ اور اسکے پاس تھے۔

"تم اتنی جلدی باہر کیسے آئے؟"وہ دانت چباتے ہوئے بولی۔

"آفکورس ہنی مون ٹرپ ادھورا تھا جو میرے تمہارے ایک ساتھ ہوئے بنانا ممکن سا تھا۔"وہ ہونٹوں کا ایک کونا بڑی ادا سے چباتے بولا تھا۔

"شٹ اپ تم مجھے کمزور سمجھنے کی بلکل

کوشش نہ کرنا اوذکان حیدر۔"وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کرتی بولی تھی۔

"جو حکم سرکار۔"اوذکان نے اسکا ہاتھ تھامتے لبوں سے لگایا تھا اسکی اچانک حرکت پہ وہ گڑبڑائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"جاؤ ریڈی ہو جاؤ ہم زنجبیل سے ملنے جانے والے ہیں۔" اسکے تحکم پہ وہ چیخی تھی

"شٹ اپ تم ہوتے کون ہو مجھے آرڈر کرنے والے حد میں رہو تم مجھے اس سے ملنے کیلئے تمہارے ساتھ کی ضرورت نہیں ہے۔" اسکے غرانے پہ اوذکان نے بڑی فرصت سے اسے کلائی سے تھامے اپنے پاس کیا تھا۔

"اس بات کا جواب میں بہت پیار سے دینا چاہتا ہوں میری جان ہوں مگر تم خواہ مخواہ مجھے پکار رہی ہو ابھی میرے لیے زنجبیل اہم ہے اور سم ہاؤ تم بھی موسٹ امپورٹنٹ ہو تبھی جیل سے سیدھا یہاں آیا ہوں بہت دن ہوئے ہیں ٹھیک سے دیکھ ہی نہیں پایا تمہیں۔"

اسکی آواز سرگوشیوں میں ڈھلنے لگی تھی۔ ایک سلگتا احساس ژالے کے رگ و جان میں اترنے لگا تھا اسکی قربت پہ۔

"تم اندر کیسے آئے پہلے تو میں ان گارڈز کی خبر لے لوں۔" وہ اس سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب اس سوال اور اسکے جواب کی ضرورت رہی نہیں ہے جانتی ہو ژالے میں محبت کے اچھے خاصے ٹریک پہ چل رہا تھا مگر تم نے تو اپنی ضد میں میری نرمی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔"

اوذکان کا انداز کافی اکھڑ سا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تم جانتی ہو بازی اپنے ہاتھ میں کیسے کی جاتی ہے میری جان؟میں تمہیں اسکا ٹریلر ضرور دکھانا چاہونگا۔"اوذکان کا انداز چیلنجنگ سا تھا وہ منہ کے کئی زاویے بنائے دیدے پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ویل ہمیں چلنا چاہیئے بے بی تم نے خواہ مخواہ میرا ٹمپر ہائی کیا ہے۔"اس نے ژالے کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے لیے وہاں سے نکلتا گیا کسی بھی گارڈ نے آگے بڑھ کے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔پہلی بار ژالے پہ انکشاف ہوا اسکے گھر کے ملازم تک اس نے اپنے ہاتھ میں کر رکھے تھے کچھ دیر بعد وہ آفریدی ہاؤس میں زنجبیل کے سامنے ٹھہرے ہوئے تھے تو وہیں دستگیر کی شعلہ بار نگاہیں اوذکان پہ جمی ہوئی تھیں۔

"تم جیل سے باہر آئے تو آئے کیسے؟"انکا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا جب اوذکان نے اپنی جیب سے رہائی کا سمن نکالا اور انکے ہاتھ پہ رکھا تھا۔

"اس بات کا جواب آپکی بیٹی اچھے سے دے سکتی ہے کہ اس نے اپنی کمپلین واپس لیتے ہوئے کیسے میری بیل کروائی ہے۔"انتہائی خوش اخلاقی سے کہتے وہ ان سب کو اگنور کرتے زنجبیل کی جانب بڑھا تھا۔

دستگیر آفریدی نے شعلہ بار نگاہوں سے اسے دیکھا تھا اگر اس پیپر پر ژالے کے سائن تھے اس میں کچھ عجب نہ تھا کیونکہ اچھے دنوں میں ان تینوں کو ہی ایک دوسرے کے سائن کاپی کرنے کا کریز تھا مگر اسکا

Posted on Kitab Nagri

استعمال ایسے کیا جائے گا ژالے نے سوچا ہی نہیں تھا۔ زنجبیل کو بھی جیسے اس معمالے کی تہہ تک رسائی حاصل تھی مگر وہ اتنا فیڈ اپ ہو چکا تھا کہ کسی بھی معمالے میں بولنا نہیں چاہتا تھا۔

ایک فارمل سا انداز تھا ان دونوں کا جس میں وہ اس سے دعا سلام کرتے اسکا حال پوچھ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد جب گھمسان کم ہوا تو کمرے میں وہ دونوں ہی رہ گئے تھے۔ جب سے زرلش آئی تھی اس نے اسے اسی لباس میں ہی دیکھا تھا اور وہی شال اوڑھے وہ کنفیوژ سی اسکے بیڈ کے کنارے رکی ہوئی تھی۔

"زری۔۔۔"

زنجبیل کی بھاری آواز نے کمرے میں چھایا سکوت توڑا تھا اس نے نظریں اٹھائے زنجبیل کی جانب دیکھا جسکا چہرہ ابھی بھی زرد پڑ رہا تھا جبکہ ایک بازو مکمل پٹی میں جکڑا ہوا تھا۔

"مجھے اٹھ کے بیٹھنے میں مدد دو۔" زنجبیل کا عام سا انداز بھی اسکا دل دھڑکانے کو کافی تھا جو بھی تھا ان دونوں کے درمیان کبھی اتنے خوشگوار مراسم رہے نہیں تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ خاموشی سے اسکے قریب آٹھہری تھی جب زنجبیل نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا وہ دھان پان سی لڑکی اس کڑیل مرد کے سامنے چیونٹی لگتی تھی بھلا وہ اسے کہاں سہارا دے سکتی تھی پھر بھی دونوں ہاتھوں میں اسکا ہاتھ تھاما تھا۔ زنجبیل نے اپنی پوری قوت صرف کرتے اٹھنے کی کوشش کی تھی جبکہ زرلش

Posted on Kitab Nagri

بھی سہل نہیں کر پا رہی تھی اسکا وزن تبھی زنجبیل نے اسکے ہاتھوں سے ہاتھ نکالے اسکے کندھے پہ تھکا ماندا سر منتقل کیا تو زرلش کی سانس بند ہوئی۔

"مجھے واشروم جانا ہے زری پر تمہارا ناتواں وجود کیسے میرا وزن سہار پائے گا۔" وہ بے بسی سے بولا تو زرلش کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ کیسے وہ اپنی بے بسی کا اعتراف کر رہا تھا۔

"مم۔۔میں ہونا تم کوشش کرو میں سہارا دونگی۔"

اس نے ایک بار پھر زنجبیل کا ہاتھ تھاما تھا۔

"آر یو شیور کہ تم یہ کر لوگی؟" زنجبیل نے اسکے کندھے سے سر اٹھائے یقین چاہا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔ اگر پہلی بار وہ کمزور پڑا تھا تو زرلش خان نے تمام گھبراہٹ پہ قابو پاتے اسے آسرا دینے کا سوچا تھا۔

بمشکل قدم اٹھائے وہ واشروم کی طرف بڑھا تھا وہ کوشش کر رہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ وہ اپنا بوجھ سہار سکے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے آنے والے دنوں میں وہ کسی سائے کی مانند زنجبیل کے ساتھ رہی تھی۔ ان دونوں کی گفتگو باوقت ضرورت ہی ہوتی تھی۔

وہ فاصلے جو اس رشتے کے بننے سے بیچ آئے تھے کم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے یا وہ دونوں ہی کوشش نہیں کر رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

زہرہ سے بھی ان دونوں کا اجنبی انداز چھپا ہوا نہیں تھا کچھ وقت زرینہ اسے زنجبیل کے پاس لاتیں تو زرلش دور بیٹھی ہی نظر آتی جو انہیں بہتر ہی لگ رہا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"کیسے ہو زی۔"

اسوقت وہ زرلش کے ہاتھوں سے پرہیزی کھانا کھا رہا تھا جب ژالے اندر آئی تھی۔وہیں کھلا ڈلا انداز اور ڈریسنگ جو زرلش کو بہت عجیب لگتی تھی مگر زنجبیل کیلئے روٹین کا حصہ ہی تھی۔

"فائن ہاؤ آر یو۔"وہ جو زنجبیل کے گلے ملنا چاہتی تھی زنجبیل نے ہاتھ بڑھائے اسکے اور اپنے درمیان حائل کیا تو وہ رک گئی تھی۔

"زی ہم صرف کزنز ہی نہیں اچھے دوست بھی ہیں رائٹ ؟"ایک پل کو اسکا چہرہ دھواں ہوا تھا پر دوسرے لمحے خود پہ کنٹرول کیے اس نے کہا تھا اسے زرلش کے سامنے اپنا نیچا دکھایا جانا آکورڈ لگ رہا تھا۔

"یا رائٹ بٹ شاید میری بیوی کو یہ سب پسند نہ آئے' آئی مین زری کو یہ برا لگ سکتا ہے اگر میں اسکے سامنے کسی لڑکی سے گلے ملونگا تو۔"

زنجبیل کا انداز انتہائی سنجیدہ کہیں بھی شرارت یا کسی چھیڑ خانی کی رمق نہ تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"اوہ تو تم اسکی مڈل کلاس مینٹلٹی سے ڈر رہے ہو؟" ژالے نے کڑا طنز کیا تھا جب زنجبیل نے زرلش کو مزید کھلانے سے منع کرتے اسکے دوپٹے کے پلو سے اپنا منہ صاف کیا تھا۔ژالے کیلئے زنجبیل آفریدی کی یہ حرکت حیران کن اور مینرلس تھی۔

"مڈل کلاس مینٹلٹی کی بات نہیں ہے ڈئیر کزن میرے خیال سے ہمارے سابقہ ریلشن کو لے کے اکثر اوذکان بھی کانشئیس نظر آتا تھا سو میں نے اسی تجربے سے کہا ہے آئی تھنک اوذکان حیدر تو سات پشتوں سے مڈل کلاس کنزرویٹو فیملی سے تعلق نہیں رکھتا ہے یہ رشتوں کی نزاکتیں تمہیں بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔" زنجبیل کا انداز اور الفاظ بہت کچھ سجھانے والے تھے۔

"اسکا یہاں کیا ذکر زی.؟"

وہ شاید دونوں بھول رہے تھے ان دونوں کے علاوہ بھی یہاں کوئی تھا۔

"اسکا ہی تو ذکر ہے مجھے اپنے دوست کی پرواہ ہے۔" زنجبیل نے زرلش کا ہاتھ تھامے اسکی ہتھیلی پہ بنی لکیروں پہ ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس وقت وہ اگر ژالے آفریدی کی جان سلگا رہا تھا تو زرلش خان کی جان نکال رہا تھا۔

"اوہ ہاں میں بھول کیسے سکتی ہوں کہ تم دونوں کتنے مین ہوں۔" ژالے نے پاؤں پٹختے ہوئے کہا تھا اور وہاں سے جانے کیلئے قدم بڑھائے۔

بات کچھ نہیں تھی جو بحث کی شکل لے رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں یہ بات واقعی سمجھنے کی ضرورت ہے ژالے کہ ہم دونوں اپنے رشتوں کو لے کے مین ہیں اور جب تم یہ سمجھ جاؤ گی تب ایسے بے فضول کی بحث میں نہیں پڑو گی۔"

زنجبیل نے بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائی تھی اور زرلش کا ہاتھ دل پہ رکھتے آنکھیں موندے ہوئے کہا تھا۔ژالے اسکی باتوں سے زیادہ زرلش کیلئے اسکے محبت بھرے مظاہروں سے زچ ہوتی باہر نکل گئی تھی۔

زرلش اس سب میں نشانہ بنے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑانا چاہا تھا پر زنجبیل نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا تھا اور اسکے ہاتھ پہ اپنی گرفت مضبوط کی۔

"تمھارا نرم و نازک ہاتھ ہو اگر میرے ہاتھوں میں

تو میں سمجھوں گا جیسے دو جہاں میری مٹھی میں ہیں۔ تمھارا قرب ہو تو مشکلیں کافور ہو جائیں۔۔۔یہ اندھے کالے راستے پرنور ہو جائیں تمھارے گیسوں کی چھاؤں مل جائے تو سورج سے الجھنا بات ہی کیا ہے اٹھالو اپنا سایہ تو میری اوقات ہی کیا ہے۔"

وہ یک ٹک اسکے گل رنگ نیلم و یاقوت جیسے عارضوں پہ نگاہیں جمائے بولا تھا۔

اس وقت وہ اسے نوخیز پریوں جیسی لگ رہی تھی جو بھولے سے ظالم دنیا میں آ بھٹکی تھی۔ان نیلی جھیل جیسی آنکھوں کا بھنور اسے مکمل اپنے سحر میں جکڑے ہوئے تھا۔

"میں یہ کچن میں رکھ کے آتی ہوں۔"

Posted on Kitab Nagri

اس نے ایک بار پھر سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے چھڑانے کی سعی کرتے ہوئے کھانے کے برتنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔زنجبیل نے پاس رکھا ایکسٹنشن ریسور اٹھایا تھا اور کچھ لمحوں میں زرینہ بھوت کی مانند حاضر ہوئی تھی۔زرلش کو اسکے سامنے زنجبیل کی ڈھٹائی پہ لاج آئی تھی مگر اس نے زرینہ کو برتن لے جانے کا کہتے زرلش کا وہاں سے ہٹنے کا عذر ختم کیا تھا۔

"اور کچھ ؟"زنجبیل نے ابرو اچکائے پوچھا تو بے بس ہو کے رہ گئی تھی۔

"ادھر آکے بیٹھو میرے پاس۔"

زنجبیل نے اپنے پہلو کی طرف اشارہ کیا تو زرلش کی جان پہ بنی اب تک وہ صوفے پہ سوتی آرہی تھی اسکے اتنے قریب جانے کی جسارت نہیں کی تھی۔

"میں۔۔نن۔۔۔نہیں میں ٹھیک ہوں یہاں۔"اس نے ہاتھ چھڑانے کی سعی رد کرتے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔

"لیکن میں ٹھیک نہیں ہوں تمہارے وہاں ہونے سے 'مجھے بار بار کی موومنٹ کرنی پڑتی ہے تم سے بات کرنے کیلئے اسلیئے میں تکلیف سے بچنا چاہ رہا ہوں۔"زنجبیل آفریدی کی انا پرستی ہنوز قائم تھی۔

زرلش جانتی تھی کہ وہ آرگومنٹ کرے گی تو ڑالے والا حال کرتے وہ طنز کے تیر برسائے گا تبھی خاموشی سے اٹھتے اسکے پہلو میں آئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسے اپنے قریب پاتے زنجبیل نے اسکے کندھے پہ سر ٹکایا تھا اور ہتھلیاں کھولتے پھر سے لکیروں سے کھیلنے کا جال بنا تھا۔ایک معنی خیز خاموشی ان دونوں کے درمیان آر کی تھی۔

"تم نے میرا اعتبار توڑا زری بتاؤ اسکی کیا سزا دوں تمہیں۔"زنجبیل کی سرد آواز اور کٹھور انداز میں کہی جانے والی بات نے زرلش کو چونکایا تھا۔اس نے زنجبیل کی طرف دیکھا پر وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔

"تم نے محبت کا کھیل کھیلا اور میری زندگی میں طوفان کی مانند چلی آئی اور پھر اسی طوفان کے بھنور میں مجھے چھوڑتے تم اپنی دنیا میں پھر سے واپس چلی گئی زنجبیل آفریدی کو تم نے اپنا مہرہ بنایا اور اس سے خوب کھیلنے کے بعد جب بور ہو گئی تو اسے چھوڑ کے چلی گئی کبھی یہ سوچنے کی کوشش بھی نہیں کی میں کس حال میں رہ جاؤنگا؟"زنجبیل کا شکوہ تھا یا طعنہ وہ کچھ سمجھ نہیں پائی تھی پر اسے غصہ آیا تھا اس غلط بیانی پہ۔

"تم نے کہا تھا چلی جاؤ اور میں چلی گئی۔"

اس چھوٹی لڑکی نے کبھی ہمت نا ہارنے کی قسم کھائی تھی یا اسے زنجبیل سے ہی نہیں ہارنا تھا۔

"کیا تم پہلے میری مرضی سے کوئی کام کرتی آئی ہو؟"اسے الٹا سوال پڑنے پہ غصہ آیا تھا۔

"تم کس حال میں خوش رہو گے زنجبیل آفریدی؟"

وہ چیخی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"میں خود بھی نہیں جانتا مگر مجھے تم سے بدلہ لینا ہے میرا اسکون برباد کرنے کا۔"اسکا ٹھنڈا ٹھار انداز زرلش کو بھڑکا گیا تھا۔

"میں واپس چلی جاؤنگی'جب میرا وجود گوارہ نہیں تو پاس کیوں بلایا؟"

اسکا جواب بچکانڈ تھا حد درجہ بچکانڈ۔

زنجبیل نے اسکی کشیدی ہوئی حسین تلواروں کے جیسے ابروں کی جنبش'شب یلدا جیسے کیلاشی حسن اور اسکی ذات کے نیلے گگن میں کھویا سا اسے تک رہا تھا۔

"عجیب تماشہ لگایا ہوا ہے جب نہیں ہوں پسند تو روکا کیوں چلی جاتی میں ارسلان اور پشمینہ کے ساتھ میں جانتی ہوں آپ اور آپکی ماں مجھے پسند نہیں کرتے میں نے یہ زبردستی کا رشتہ بنایا تھا میں پاگل تھی لیکن اب چلی جاؤنگی۔"

اسکا جذباتی انداز اتنے سریس موڈ میں بھی زنجبیل کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

اسے لگ رہا تھا وہ وہیں کسی پہاڑ پہ بیٹھا دنیا جہاں کی شکایتیں اس سے سن رہا ہے جو اسکی ڈیوٹی تھی دوست بن کے۔

"میں پاگل تھی جو سراب کے پیچھے بھاگتے ہوئے'محبت کا روگ لیتی رہی ہوں'محبت یکطرفہ تھوڑی نا نبھائی جاسکتی ہے لے لیا نا اس نے اپنا انتقام مجھ سے کر دیا نا برباد مجھے'ہوگئی تھی زنجبیل آفریدی تم سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

محبت "گناہ کر لیا تھا میں نے تو ٹھیک ہے اسکا ازالہ میں ہی کرونگی کچھ دن بعد جب تم ٹھیک ہو جاؤ گے میں بلا لونگی ارسلان کو۔"

اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو دوسرے ہاتھ سے صاف کرتے وہ بولی تھی۔

اسکے بولنے کے وقت نہ ہی زنجبیل نے اسے ٹوکا تھا نا اسکا ہاتھ چھوڑا تھا۔

"گناہ تو تم سے بہت سرزد ہوئے ہیں زرلش خان اور انکا کفارہ بھی ادا کرو گی ساتھ ہی زنجبیل آفریدی کی دی گئی سزائیں بھی سہو گی' یہ بات دماغ سے نکال دو کہ اب تم یہاں سے کبھی جا سکو گی۔"

زنجبیل نے پھر سے سرد انداز میں کہا تھا اور اسکا ہاتھ اپنے رخسار پہ رکھا تھا۔

وہ بس اسے دیکھ کے رہ گئی تھی جو چت لیٹا چھت کو ہی گھور رہا تھا اور زرلش اسے تکے جا رہی تھی۔ تبھی اس نے مکمل طور پہ کروٹ بدلتے ہوئے زنجبیل کو دیکھا تھا اور اپنا دوسرا ہاتھ بھی اسکے بازو پہ جمائے اسکی پٹی کا جائزہ

لینے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کب اترے گی؟" کتنے وقت بعد وہ پھر سے اس سے باتیں کرنے لگی تھی۔

"مجھے نہیں پتا۔" اسکا انداز بے حد روڈ تھا پتا نہیں کونسی بات نے اسکے دماغ کو ہٹ کیا تھا اسے سمجھنا کہاں آسان تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"جب یہ اتر جائے گی میں چلی جاؤنگی۔"اور پھر وہیں مرغے کی ایک ٹانگ پکڑتے اس نے اپنی بات دہرائی اور اس سے رخ موڑتے اپنا ہاتھ اسکے رخسار سے اٹھاتے اس سے فاصلہ پیدا کیا۔زنجبیل نے گردن موڑے اسکی حرکت دیکھی اور پھر اپنی بے بسی پہ کڑھ کے رہ گیا۔کاش کے اسکے بس میں ہوتا وہ زرلش خان کی گردن دبا سکتا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

تو عکسِ گُل ہے

تیری خوشبو مجھ پر مسلط رہتی ہے۔۔۔

ارسلان نے گیٹ سے نکلتی مرحہ کو دیکھا جو اپنی دوست کے ساتھ کسی بات پہ الجھی سی باہر آئی تھی۔دھوپ کی تمازت سے چمکتا چہرہ ارسلان کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کیے ہوا تھا جب وہ اسکے قریب چلا آیا تھا۔اسے دیکھتے مرحہ کی آنکھوں میں شناسائی کی رمز بڑھی تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

"آپ یہاں کیوں؟"وہ حیران سی بولی۔

"کچھ بات کرنی تھی تم سے اگر برا نا مانو تو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ارسلان کا کافی نپا تلا اور سلجھا ہوا انداز تھا مرحہ چاہ کے بھی انکار نہیں کر پائی تھی اور اسکے ہمراہ قریبی کیفے میں آئی تھی جو اسی کی ہی چوائس تھا۔

"بولیں آپکو مجھ سے کیا کام پڑ گیا مسٹر کڈنیپر؟"

مرحہ نے طنز کرتے ہوئے کہا تو ارسلان نے اس سے نظریں چرائیں۔

"ہم اپنی حرکت پہ شرمندہ ہیں مگر وہ سب ایک غلط فہمی میں ہوا تھا۔" وہ واقعی شرمندہ شرمندہ سے انداز میں وضاحت دیتے ہوئے بولا تھا۔ مرحہ بھی کچھ نرم پڑی تھی۔

"ہوں! خیر فرمائیں کیا بات کرنی تھی آپکو مجھ سے؟" وہ سینے پہ بازو جمائے بولی تھی۔ ارسلان نے ایک بار بھی اسے نظریں اٹھائے نہیں دیکھا تھا۔

"وہ دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔"

ارسلان نے اسے زرلش اور زنجبیل کی زندگی کے چیدہ چیدہ نکات سناتے ہوئے اس سے زری کی خیر خبر جاننے کے متعلق مدد مانگی تو وہ کچھ لمحے چپ ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ تو اسے بھی لگا تھا کہ زہرہ زرلش کو پسند نہیں کرتی تھیں لیکن زرلش اور زنجبیل کی شادی کے متعلق جان کے اسے حیرانی ہوئی تھی۔ اسے زرلش بے وقوف ہی لگ رہی تھی جس نے اپنے پاؤں پہ کلہاڑی ماری تھی اور سہنا سب کو پڑ رہا تھا۔

"ہوں تو اب کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے؟" وہ سنجیدگی سے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہی کہ مرحہ بیبی آپ زنجبیل کے گھر آؤ جاؤ تو مجھے اسکی خیر خبر سے آگاہ کر دیا کرنا اور ہماری بات بھی اگر ممکن ہو تو کروا دینا۔" ارسلان لے فیور مانگا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ زرلش کبھی زنجبیل اور زہرہ کے رویوں کے متعلق انہیں کچھ نہیں بتائے گی تبھی اس نے ایک ہمراز ڈھونڈا تھا۔

مرحہ نے کافی سوچ بچار کے بعد اس کی ہیلپ کرنے کی حامی بھر لی تھی۔

اگلے کچھ دنوں میں وہ آفریدی ہاؤس جانے کا پلین بنا رہی تھی جب وہاں سے پارٹی کا انوٹیشن ملا تھا۔ زہرہ نے زنجبیل آفریدی کے ٹھیک ہونے کی خوشی میں ایک پارٹی کا انعقاد کیا تھا اگرچہ وہ پوری طرح ریکور نہیں ہوا تھا مگر ماں کی خوشی میں خلل پیدا کرنا نہیں چاہا تھا۔

وہ اسے تیار ہونے میں مدد کر رہی تھی جبکہ ایک شرٹ پہنانا ہی مشکل ہو رہا تھا۔

"میرے خیال سے یہ کوئی بڑا کام نہیں ہے۔" زنجبیل نے بازو سیدھا کرتے ہوئے کہا تھا

"ہاں اگر کوئی پہننے والا مشکل بندہ نہ ہو تو۔" وہ ماتھا مسلتے اسے شرٹ پہنانے کی تگ و دو چھوڑتے ہوئے بولی تھی۔

"اگر بندی کی نیت ٹھیک ہو تو کام مشکل نہیں۔" اسکے سامنے شرٹ لہراتے دوسرے پل خود ہی پہنی تو وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ درد ہونے کا ناٹک کر رہا تھا۔

زرلش خاموشی سے اسکا واسکوٹ لائی تھی جو اس نے شرافت سے پہنا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک ڈریس پینٹ اور بلیک سلیولیس بند واسکوٹ پہنے وہ بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔زرلش نے کئی بار چور نگاہوں سے اسے دیکھا تھا اور آنجھوں سے اسکا صدقہ اتارا جو خود پہ بے تحاشہ پرفیوم چھڑک رہا تھا۔

چونکہ پاؤں کا فریکچر معمولی تھا اور کافی حد تک ٹھیک بھی ہو چکا تھا اسلیئے وہ بنا سہارے ہی چل پھر رہا تھا۔

"اچھا سنو!..."وہ جو اس محویت سے تک رہی تھی اسکے یوں بلانے پہ ہوش میں آئی اور فورا کسی کنیز کی مانند اسکے سامنے آئی تھی۔

"کچھ دیر میں مرحہ آرہی ہے اس نے خصوصی فرمائش کی ہے کہ آج کی پارٹی کیلیئے وہ تمہیں تیار کرے گی سو کوشش کرنا اسکے سامنے اپنا پینڈو پن نہ دکھاؤ۔"

زنجبیل کی بات پہ اسکے اوپر گھڑوں پانی گرا تھا اور پھر وہ تلملائی تھی۔

"تمہارے معیار کے مطابق جب نہیں ہوں تو کیوں لے جانا چاہتے ہو لوگوں کے سامنے ویسے بھی سب مجھے اس گھر کی ملازمہ کی حثیت سے جانتے ہیں اسلیئے میرا آنا زہرہ بیبی کو پسند نہیں آئے گا۔"اس نے بڑی تلخی سے حقیقت بیان کی تھی۔

"تم سے مشورہ مانگا ہے کسی نے؟جو کہا ہے وہیں کرو فضول کا سین بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے جھڑکتے ہوئے سامنے صوفے پہ نیم دراز حالت میں بیٹھا تھا۔ اس سے مزید بحث نہیں کی جا رہی تھی۔ جبھی دروازہ بجاتے مرحہ اندر آئی تھی۔

"السلام علیکم! زنجبیل بھائی کیسے ہیں آپ؟" وہ خوش اخلاق لڑکی زرلش کو پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی۔

"ہیلو ٹو! مرحہ بیٹا میں انتظار کر رہا تھا آپکا۔"

زنجبیل نے خندہ پیشانی سے اسکا ویلکم کیا تو وہ مسکراتے ہوئے اس سے باتیں کرنے لگی تھی چونکہ انکی آدھی گفتگو انگلش میں تھی جو زرلش کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی اسلیئے وہ ہونق بنی کبھی زنجبیل کا منہ دیکھتی تو کبھی مرحہ کو۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

زنجبیل کے باہر جاتے ہی مرحہ نے اسکیلئے زنجبیل کا منگوایا ہوا ڈریس نکالا اور اسے چینج کر کے آنے کو کہا تھا وہ خاموشی سے اسکے احکامات ماننے لگی تھی اسکے ریڈی ہوتے ہی مرحہ نے اسے سیل پکڑایا تو وہ حیران ہوتی اسے کان سے لگا گئی۔

"زری کیسی ہو تم؟"پشمینہ کی آواز پہ وہ ساکت ہوتی بے یقین نظروں سے مرحہ کو دیکھنے لگی تھی جس نے مسکراتے ہوئے اسے ریلیکس رہنے کا خفیف سا اشارہ کیا تھا۔

"کیسی ہو تم زری مجھے سن رہی ہو نا تم؟"پشمینہ نے اسے دوبارہ پکارا تو وہ اس سے بات کرنے لگی تھی۔کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ پریشان سی

مرحہ کو سیل لوٹانے لگی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم۔۔۔میرا مطلب ہے کیا آپ ارسلان سے رابطے میں ہیں؟"زرلش کا سوال کافی آکورڈ کر دینے والا تھا ایک لمحے کو تو وہ سٹپٹا گئی تھی اور پھر اسے ارسلان سے ملاقات اور اس کال کی فیور کا بتایا تو زرلش بھی اسکی مشکور نظر آئی تھی۔

زرینہ زنجبیل کا پیغام لائی تو زرلش نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا تھا۔سلک کا ایمبرائیڈڈ لباس اور ساتھ میں ایک ہیوی سا لمبا دوپٹہ جس پہ سچے موتیوں کا کام کیا گیا تھا اس پہ لمبی گھنیری پلکوں کی آڑ سے جھانکتی پزل سی نیلی آنکھیں اور لبوں پہ نیچرل گلابی لپ اسٹک اسکے قدرتی حسن کا بے مثال سرمائیہ تھیں'مرحہ کی فرمائش پہ اس نے دراز زلفوں کو کھلا ہی چھوڑا تھا اور اس کی معیت میں جھجکتی ہوئی وہ باہر آئی تو کئی نگاہیں اسکی جانب اٹھی تھیں۔

"یہ کون ہے مسسز آفریدی؟"زہرہ آفریدی کی ایک دوست نے محفل میں آنے والی نئی ہستی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ۔۔۔"

"یہ میری وائف ہیں مسسز غوری ان سے ملیئے یہ ہیں مسسز زرلش زنجبیل خان آفریدی۔"زنجبیل نے اسے دیکھتے ہے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا جبکہ انٹرو پہلے کروایا تھا۔

زرلش زنجبیل کے خوف میں مبتلا جو اسکے پاس آئی تو ان خاتون کو سر تا پیر خود کو گھورتے دیکھ کنفیوژ ہوئی تھی جبکہ زنجبیل اسے پاس بلائے پھر سے مہمان خاتون کے ساتھ بزی ہو چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

زہرہ کی کاٹ دار نگاہیں اور سپاٹ چہرہ زرلش کے دل کو کسی پتے کی مانند دھڑ کائے جارہا تھا۔

زنجبیل نے اسے اپنے کافی دوست احباب سے ملایا تھا اور پورا وقت اسے ایک بازو میں جکڑے گھومتا رہا تھا۔ زہرہ بیٹے کی ضد کے سامنے ماسوائے کلسنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔ بے طرح حسین تو وہ تھی تبھی محفل میں چھائی ہوئی تھی اس میں اعتماد کی جو کمی تھی وہ زنجبیل کی زبان اور زرلش کی مسکان پوری کر رہی تھی۔

"کچھ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ میں کتنے پیارے لگتے ہیں نا جیسا کہ مسٹر زنجبیل آفریدی ود مسسز زرلش خان آفریدی کے ہمراہ اور اوذکان حیدر اپنی ہاف بیٹر ژالے آفریدی کے ساتھ۔"

وہ الجھی سی زنجبیل کو دیکھ رہی تھی جو زرلش کا ہاتھ تھامے اسے باری باری سب سے ملوا رہا تھا۔ زہرہ کا دعویٰ تھا وہ اسے کبھی بہو تسلیم نہیں کریں گی اور بیٹے کا کارنامہ تھا جو انہیں سر عام رسوا کروا رہا تھا۔

"شٹ اپ اوذی میں کسی دھونس جبر کے رشتے کو نہیں مانتی ہوں آئی سمجھ۔" ژالے نے غراتے ہوئے کہا تھا۔

"چلیں خوشی سے بنا لیتے ہیں رشتہ 'میں سوچ رہا ہوں دونوں فیملیز کے درمیان آئی غلط فہمیوں کو ختم کرنے اور صلح صلاح جیسا نیک کام سرانجام دینے کیلئے کوئی وسیلہ پیدا کرنا چاہیئے۔" یہ تو سچ تھا کہ حیدر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

نگروالے آفریدی خاندان سے کاروباری شراکت کی وجہ سے دور نہیں ہو پارہے تھے تبھی اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود کاروباری حریفوں کے سامنے یونٹی دکھانے کو وہ

ایک ساتھ تھے۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ میں یہ رشتہ نبھانا

چاہونگی۔"ژالے کوئی بھاؤ نہیں دے رہی تھی اسے۔

"چیلنج مت کیا کرو بیوی یار پھر مشکل میں تم ہی پھنس جاتی ہو۔"

اوذکان کا انداز مذاق اڑانے جیسا تھا۔

"تم دور رہو مجھ سے جتنا ممکن ہو سکے اوکے۔"وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کر رہی تھی۔

"اور اگر نا رہوں تو؟ پاس رہنے کا کوئی بہانہ درکار نہیں ہے مجھے 'کیونکہ مجھے ہر حال میں تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے ژالے بیگم 'میں یہ بلکل نہیں دیکھ سکتا کہ میری بیوی کسی اور سے محبت کا دم بھرتے کڑھ سسک رہی ہے۔"وہ ایک ایک لفظ زہر میں ڈبوئے بولا تھا۔

"بھاڑ میں گئے تم اور بھاڑ میں گئی تمہاری محبت۔"وہ اچھا خاصہ تپتے ہوئے بولی تھی اور وہاں سے ہٹ جانا چاہا تھا جب اوذکان نے جاتی ہوئی ژالے کا ہاتھ تھامے اسے روکا تھا۔اسی وقت ایک دم سے لائٹ گئی تھی جسکا بھرپور فائدہ اٹھاتے اوذکان نیم روشنی میں اسکے چہرے پہ ہاتھ رکھے اسے دھکیلتے گھر کے

Posted on Kitab Nagri

بیرونی حصے کی جانب بڑھا تھا۔ژالے اپنا احتجاج مکمل بھی نہیں کر پا رہی تھی جتنا سختی سے اس نے ژالے پہ اپنا تسلط جمایا ہوا تھا۔

"آپکے ارادے اور نیت بہت کچھ جتا رہے ہیں محترمہ اور میں کسی صورت یہ رسک لینے والا نہیں ہوں۔"

ایک جگہ روکتے اس نے ژالے کو اپنی قید سے آزاد کیا اور دیوار کے ساتھ لگائے اسکا کھلتا منہ ایک بار پھر سے بند کیا تھا۔اسکے شبنمی ہونٹوں پہ عنابی لبوں نے اپنا عکس بکھیرا تو ژالے کے ہاتھ پاؤں سے جان نکلنے لگی تھی۔

"ہاؤ ڈیئر ٹو ٹچ می لائک دیٹ۔"

وہ خود کو اسکے چنگل سے چھڑاتی چیخی تھی۔

"کیونکہ مجھے مکمل حق ہے اس سب کا اور اگر تم یوں قیامت بن کے گھومو گی تو کسی بھی معصوم کا مرنا تمہارے سر ہو گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انگشت شہادت کو اسکی کانوں کی لو سے مس کرتے جھمکے کو چھیڑا تھا۔

"میں کوئی حق تسلیم نہیں کرتی تمہارا۔"وہ بار بار خود کو اس سے چھڑا رہی تھی جبکہ اوذکان اس پہ مکمل چھایا ہوا تھا۔تبھی بجلی کی بحالی ہوئی تھی پر ان دونوں کو اپنے سوا کسی کا ہوش نہیں تھا۔ژالے کا چلانا

Posted on Kitab Nagri

اوذکان کے مذاق کو سنجیدہ رنگ دیتا گیا تھا اور مرد کو کہاں گوارہ تھا کہ صنف نازک کے آگے جھکے تبھی وہ اسے چیلنج کرتے ہٹ گیا تھا۔

ژالے کیلئے اس محفل کا حصہ بننا کچھ خاص ثابت نہیں ہوا تھا وہ وہاں سے نکلتے گھر لوٹ آئی تھی۔ایک بار پھر سے ذہنی کرب سے نبٹنے کیلئے اس نے شراب اور سگریٹ کا سہارا لیا تھا پر جلن تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی اور وہ نڈھال سی بستر پہ گرتے بے سدھ ہوئی۔

دستگیر اور فاطمہ جو یوں اسکے چلے آنے پہ پریشان سے تھے اسکے کمرے میں آئے تو ٹوٹا بکھرا سامان 'ادھ پی سگریٹ کے جا بجا بکھرے ٹکڑے اور تعفن زدہ شراب محلول کی مہک نے انکے حواس چٹخائے تھے۔

"یہ کس راہ پہ چل نکلی ہے تمہاری بیٹی ہمارے سروں میں خاک ڈلوانے کو اور کونسی کثر باقی ہے ابھی؟" دستگیر آفریدی کی چنگھاڑ پہ فاطمہ سہمی تھیں۔

"شاید ڈپریس ہے تبھی۔"

انہوں نے پہلو بچایا تھا۔

"اس سے پہلے کہ تمہاری بیٹی ایک بار پھر سے ہمیں زمانے میں رسوا کرے اسے اسکے گھر کا کر دو 'زنجبیل کے علاوہ اگر میرے لیے کوئی آپشن رہ جاتا تو وہ اوذکان حیدر ہی تھا مگر اس لڑکے نے مجھ سے ٹکرا کے اچھا نہیں کیا ہے کل ہی اسے ڈائیورس پیپر بھجواتا ہوں اسکے ساتھ ہی تم کوئی اچھا لڑکا دیکھو اور

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسے یہاں سے چلتا کرو۔" دستگیر فاطمہ کو کڑی سناتے وہاں سے چلے گئے تو وہ شکستہ سی ژالے کے پاس بیٹھیں۔پتا نہیں کیا چاہتی تھی وہ لڑکی جو اپنے ساتھ انکی دشمن ہو رہی تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

زرلش زنجبیل کے بدلے انداز اور اسے سب کے سامنے اسکی مصمم حثیت سے متعارف کروانے پہ حیران سی تھی۔وہ کمرے میں آئی تو زنجبیل نے خود ہی چینج کر لیا تھا۔وہ اسے اگنور کرتے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی مگر وہ اسکی راہ میں حائل نظر آیا تھا۔

"سو تو تم بازی جیت گئی زرلش خان۔" زنجبیل نے اسکے چہرے پہ آئی لٹوں کو بکھیرا تھا۔زرلش خاموش رہی تھی۔

"جانتی ہو یہ سب جو میں نے آج کیا اس سب کی وجہ کیا تھی؟" وہ سراپا سوال تھا جبکہ زرلش خود بھی یہ بات جاننا چاہتی تھی۔

"کیونکہ میں چاہتا ہوں سب ژالے اور اوذکان کی حثیت کو قبول کر لیں اسلیئے یہ دکھاوا کرنا پڑا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بڑے آرام سے زہر کے نشتر چبھوئے وہاں سے نکلتے بستر پہ دراز ہوا تھا۔زرلش اگرچہ خوشفہم نہیں تھی مگر اسکا دل ضرور ٹوٹا تھا اس بات پہ کہ وہ یہ محض دکھاوا ہی تھا۔وہ خاموشی سے ڈریس چینج کرنے لگی تھی۔اس سمے میں زنجبیل کی نگاہیں اس پر سے ہٹی نہیں تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

زری واپس آئی تو وہ سوچکا تھا اس نے دوبارہ سے صوفے کو اپنا مسکن بنایا تھا پر کروٹیں بدلتے چین نہیں آرہا تھا نظریں بار بار اسکی طرف اٹھ جاتیں تو دل حد سے نکلتا نظر آتا۔

وہ اپنی زندگی کی ویرانیوں کو سوچ رہی تھی آج کی محفل میں ایک بار تو دل خوشفہم ہوا تھا جس طرح اس نے دنیا کے سامنے آج اسے اپنایا تھا وہ اسکے لیے امید افزاء تھا مگر ان ماں بیٹے کا رویہ نا قابل فہم تھا۔

ابھی وہ سوئی جاگی کیفیت میں تھی جب زنجبیل کے کالون کی مہک سے اس نے فٹ سے آنکھیں کھولی تھیں جو ٹراؤزر شرٹ نائٹ ڈریس میں ملبوس دوزانو صوفے کی قریب بیٹھا اسے محویت سے تک رہا تھا ۔زرلش اپنی پوزیشن کا احساس ہوتے ہڑبڑا کے اٹھ کھڑی ہوئی تو وہ بھی کھڑے ہوتے اسکے مقابل آیا تھا پر نظریں ہنوز اسکے صاف شفاف بے ریا چہرے پہ ٹکی تھیں۔

زرلش کنفیوز سی انگلیاں چٹخانے لگی تھی جب زنجبیل کا ہاتھ اسکے رخساروں کی نرماہٹ محسوس کرنے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کمرے میں دوڑتے سناٹوں میں اسکے دل کی دھڑکن واضع سنائی دے رہی تھی۔

زنجبیل کی ذہنی رو بھٹکنے لگی تھی یا اسکی مسلسل میسر قربت کا حاصل تھا جو اسکے دل میں زرلش کو چھونے کی خواہش بڑھنے لگی تھی۔

"تم سوئے کیوں نہیں مجھے لگا سو گئے تم۔"

زرلش نے بامشکل خود پہ قابو پایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہارے ہوتے کب سکون میسر آیا مجھے ؟" زرلش کو لگا اس نے جتلایا تھا شاید پر اس نے مبہم الفاظ میں ذو معنی بات کی تھی۔

"میں انیکسی میں چلی جاتی ہوں۔" زرلش نے بیچ راہ نکالی تھی۔

"تم جانتی ہو نا جب بھی تم میری مرضی کے خلاف کوئی کام کرو گی تو مجھے ٹارچر فیل ہو گا؟" وہ ایک دم انداز بدلتے زرلش کو اپنے سامنے کر گیا تھا۔

"میں تمہارے آرام کے خیال سے کہہ رہی تھی۔" زرلش کیلئے اس سے نگاہ ملانا دوبھر ہو رہا تھا۔ وہ شرارتیں مستیاں اور بے باک پن تو کہیں تھا نہیں۔

"تمہیں واقعی میرے سکون سے مطلب ہے تو کچھ ایسا کرو جو میرے اندر کی کھلن کم ہو جائے نا کہ میرے ٹارچر کا سامان کرو۔" زنجبیل نے اسکے بالوں کی لمبی چوٹی کو ہاتھ میں لیے اسکا پہلا بل کھولا تھا جو اس نے کچھ دیر پہلے ہی بنائی تھی شاید زنجبیل کو بھی پسند نہیں آئی تبھی زرلش پہ جیسے منکشف ہوا تھا وہ جذبات کی رو میں بہکنے لگا تھا۔ اسے بھیک اور کمزور لمحوں کی گرفت میں جکڑے شخص کی محبت نہیں چاہیئے تھی تبھی وہ اسکے ہاتھوں سے اپنے بال چھڑاتے فاصلہ بنا گئی تھی۔

کاٹن کے عام سے سوٹ میں ملبوس وہ لڑکی زنجبیل کے ضبط کو چیلنج کر رہی تھی' اپنی دانست میں وہ زنجبیل کو احساس کروانا چاہتی تھی کہ وہ جذباتی ہو رہا ہے مگر زنجبیل کیلئے شوق الفت کو وہ بھڑکا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل نے پل میں فاصلہ تمام کیا تھا اسے لگ رہا تھا وہ شاید غلط فہمی کا شکار ہے زنجبیل اسے پھر سے ڈانٹے گا پر اسوقت تو استحقاق بھرے رشتے کا احساس اس پہ مکمل طور پہ حاوی تھا۔

زرلش نے اپنا بچاؤ کرنے کی تدبیر کرنی چاہی تھی پر وہ ہر طرح اس پہ بھاری تھا تبھی اسکا احتجاج لمحوں میں ختم کیے وہ اسے اپنی ذات کو اسکے وجود سے مکمل کرنے لگا تھا۔

وہ ضرورت بنی تھی یا زنجبیل آفریدی اسکے سامنے ہارا تھا یہ تو وقت کو طے کرنا تھا۔

مدھم سرگوشیوں کا سرگم چھڑا تو وہ بے یقین سی زنجبیل کو دیکھنے لگی تھی۔

"جادوگرنی۔۔۔"اس نے ہلکے سے اسکے لبوں کو چھوتے اسے اعزازی نام دیا تو وہ حیران سی اسے دیکھنے لگی تھی۔

"زنجبیل آفریدی نے وہیں دیکھا'وہیں سوچا جو اسے پہاڑوں کی شہزادی نے دکھایا تھا یہ سمجھنے میں وقت لگا کہ وہ روز جو آئینہ لاتی تھی کبھی اس میں نظر آتا عکس بغور دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی میں نے ورنہ شاید بہت پہلے جان جاتا'زرلش خان جھوٹ نہیں بولتی بلکہ وہ سراپا مائل زنجبیل آفریدی سے محبتوں کی لغت کی وضاحت چاہتی ہے'دیر کردی سمجھنے میں'میں نے۔"اسکے وجود پہ بادشاہشت کرتے اسکی لرزتی جھالروں کی آڑ میں چھپی نیلی آنکھوں میں جھانکتے اس نے کھلے دل سے اپنے جرم اور کوتاہی کا اعتراف کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"زرلش خان کے لب پہ 'زری کی ہی داستان تھی کتنا کنند ذہن تھا جو سمجھ نہیں پایا' اور کتنا خوشفہم تھا میں کہ تمہیں دھتکار کے سکون حاصل کر لو نگا اور تم وہ ظالم ٹھہری جو زنجبیل آفریدی کا سکون ہی نہیں اسکا دل بھی اپنے ساتھ لے گئ۔" اسکے وجود پہ سرائیت کرتے ہاتھوں نے میٹھے درد کی روداد سنائی تو زرلش کی آنکھوں میں نمی بھر آئی تھی۔یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ فاتح ٹھہرائی گئ تھی۔اسکی مخروطی انگلیوں نے زنجبیل کے رخساروں کو چھوتے اسکی ٹھوڑی اور پھر دراز چھاتی پہ بسیرا کیا تو وہ سسک اٹھی تھی۔وہ دل وہ جان سے اسکا تھا تو آج اپنا وجود بھی زرلش کو میسر کیا تھا۔

"جو مٹا ہے تیرے جمال پر وہ ہر ایک غم سے گزر گیا ہوئیں جس پہ تیری نوازشیں وہ بہار بن کے سنور گیا۔۔۔۔۔" زرلش نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تری مست آنکھ نے اے صنم مجھے کیا نظر سے پلا دیا کہ شراب خانے اجڑ گئے جو نشہ چڑھا تھا اتر گیا۔۔۔" زنجبیل نے بھرپور انداز میں شکستگی کا اعتراف کرتے نیلی آنکھوں کا جام لبوں سے لگایا تو وہ اپنے ہونٹ کاٹنے لگی تھی۔جبکہ اسکے ہاتھ ابھی بھی زنجبیل کے ورزشی جسم پہ سرک رہے تھے۔

"ترا عشق ہے مری زندگی ترے حسن پہ میں نثار ہوں ترا رنگ آنکھ میں بس گیا ترا نور دل میں اتر گیا کہ خرد کی فتنہ گری وہی لٹے ہوش چھا گئی بے خودی۔۔۔وہ نگاہ مست جہاں اٹھی مرا جام زندگی بھر گیا

Posted on Kitab Nagri

۔۔۔"زرلش کا اقرار اسے مسکرانے پہ مجبور کر رہا تھا۔ایسی ہی تو تھی وہ اپنے ہر جذبے کو لے کے بے باک اور انہی بے باکیوں سے اس نے زنجبیل آفریدی کو تسخیر کر لیا تھا۔

"دریار تو بھی عجیب ہے ہے عجیب تیرا خیال بھی

رہی خم جبین نیاز بھی مجھے بے نیاز بھی کر گیا

ترے دید سے اے صنم چمن آرزوں کا مہک اٹھا

تیرے حسن کی جو ہوا چلی تو جنوں کا رنگ نکھر گیا مجھے سب خبر ہے مرے صنم کہ رہ فنا میں حیات ہے اسے مل گئی نئی زندگی ترے آستاں پہ جو مر گیا۔۔۔"زنجبیل نے مضبوطی سے اسکے ہاتھوں کو تھامے لبوں سے ان پہ جاں فزیں مہر ثبت کی تو ایک سرشاری اور فتح مندی زرلش کے روم روم میں بسنے لگی تھی۔

بالآخر جو چاہا تھا وہ پا جو لیا تھا اسی کے رنگ میں اسے اپنایا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جھوٹی داستانوں کا الزام محبت کے قصے میں کتنا سچ تھا وہ خود کو ثابت کر گیا تھا۔

کہاں وہ اسے اپنی جانب دیکھنے نہیں دیتا اور وہ اسکی ڈانٹ کے ڈر سے اسکے سائے سے دور بھاگتی تھی اور آج اس محفوظ پناہ گاہ میں سمٹی اسکے سینے پہ سر رکھے سو رہی تھی تو اسکے ایک ایک نقش کو چھوتے مغرور ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"کوئی گیسٹ آئے ہیں کیا؟" وہ گھر میں داخل ہوئی تو ڈرائنگ روم میں دستگیر اور فاطمہ کو کسی سے باتیں کرتے دیکھ کے اس نے ملازم سے پوچھا تھا۔

"جی حیدر صاحب اور انکی فیملی آئی ہے۔" ملازم معتبر انداز میں جواب دیتے اسکے ہاتھ میں پکڑا ہینڈ بیگ لیتے وہاں سے چلا گیا تھا۔ ژالے نے کچھ دیر رک کے اندر جائے یا نہ جائے کا سوچا اور پھر سر جھٹکتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ٹخنوں سے اوپر جاتی ٹائٹس اور شارٹ شرٹ کے ساتھ ہائی ہیلز پہنے دوپٹے کے نام پہ ہاتھوں میں سٹالر کو گھماتی ژالے آفریدی کو اپنے روم کے واشروم سے نکلتے اوزکان حیدر کو دیکھتے ہوئے جھٹکا لگا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہے میرے کمرے میں؟" وہ اسے دیکھتے بھڑکی تھی۔

"کچھ خاص نہیں کچھ فریش ہونا تھا تو دستگیر انکل نے کہا میں تمہارا روم استعمال کر سکتا ہوں اسلیئے یہاں ہوں۔" اوزکان نے لاپرواہی سے کہتے اسکے ہاتھ میں تھامے اسٹالر کا کونہ پکڑے اسے سے ہاتھ خشک کیے تو ژالے کو مزید تپ چڑھی تھی۔

"چھی تم میں مینر نام کی کوئی چیز ہے بھی کہ نہیں؟" اسٹالر کو چھوڑتے وہ بیڈ پہ بیٹھتے ہیلز اتارنے لگی تھی۔ اوزکان نے بغور اسکا جائزہ لیا اسکی شرٹ اتنی شارٹ تھی کہ بیٹھتے وقت اسکی مومنٹ کرنے سے ہرنی جیسی کمر کے بل خم اپنی دودھیائی رنگت سے واضع ہو رہے تھے۔ اوزکان کی آنکھوں میں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

شرارے سے پھوٹے تھے یہ سوچ کے جانے کتنے لوگوں نے اسکے بے باک اندازوں کو للچائی نگاہوں سے دیکھا ہو گا۔

"اس سے چھوٹے کپڑے نہیں ملے تھے تمہیں پہننے کو؟" وہ اسکے بے تکلفی سے اسکے برابر بیٹھا تھا۔ ژالے کے اپنے پاؤں کی طرف جھکتے ہاتھ تھمے تھے۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے میں کتنے بڑے چھوٹے کپڑے پہنتی ہوں۔" وہ ایک نظر اسے دیکھتے کھڑی ہوئی تھی پر ابھی سیدھے کھڑی بھی نہ ہونے پائی تھی جب اوذکان نے اسکا ہاتھ پکڑے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔ اپنی مستی میں کھڑی وہ اس پہ گری تو اوذکان نے مضبوطی سے اسے اپنی گرفت میں جکڑے اسے بیڈ کی جانب پٹختے اس پہ جھکا تھا۔

"یہ میرا ہی مسئلہ ہے ژالے آفریدی کہ تم کیسی ڈریسنگ کرتی ہو کیونکہ تم میری بیوی ہو اور میں نہیں چاہتا کوئی تمہاری پلکوں کی جنبش بھی دیکھے آیا کہ کھلے عام بے حیائی کا مظاہرہ کرتی پھرو تم۔"

وہ اسکے چہرے کے بے حد قریب ہوتے اسے جھاڑ رہا تھا۔ ژالے ایک لمحے اسکے چپ ہونے پہ اسے دیکھتی رہی اور پھر پوری طاقت سے اسے اپنے اوپر سے دور دھکیلا تھا۔ اوزکان لڑکھڑایا تھا۔

"مجھ پہ حکم چلانے کی جرآت بھی مت کرنا اوذکان حیدر میں کوئی مڈل کلاس 'تمہاری کوئی باندی نہیں ہوں جو تمہارے رعب میں آئے گی میری بات غور سے سن لو اگر تم اور تمہاری فیملی بابا اور مما کو آئینے میں اتار کے سب ٹھیک کرنا چاہتی ہے میں ایسا قطعی نہیں ہونے دو نگی۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ غصے میں پھنکارتی ڈریسنگ روم میں جا کے بند ہوگئی تھی۔ اوذکان نے کافی دیر اسکے باہر آنے کا انتظار کیا تھا مگر انتظار بے سود رہا تھا۔

ڈریسنگ روم کا ڈور ناک کر کے اس سن گن لینی چاہی کوئی ریکشن لیکن خاموشی رہی تھی۔

"اوکے میری جان جلد ہی میرے روم میں ملیں گے کیونکہ یہاں سے تو بڑے بے آبرو کر کے نکالا جارہا ہے ہمیں۔"

اوذکان نے زور سے ڈور ناک کر کے چلاتے ہوئے کہا تھا تاکہ صحیح سے اس تک آواز پہنچ جائے۔

وہ واپس آیا تو سچویشن کافی کشیدہ لگ رہی تھی صاف ظاہر تھا مذکرات کامیاب نہیں ہوئے تھے وہ ان سب سے نظریں بچا کے ژالے کے کمرے میں گیا تھا تبھی اسکے آنے پہ سب کی نگاہیں سوالیہ انداز میں اسکی طرف اٹھی تھیں۔

"تو پھر کیا سوچا آپ نے برخودار کیونکہ یہ میرا حتمی فیصلہ تھا اگر حیدر یہاں تک چل کے آہی گیا ہے تو ہم بات کورٹ تک نہیں لے جانا چاہیں گے۔"

دستگیر کی بھاری آواز پہ اوذکان کا دل سکڑ کے سمٹا تھا انکا اٹل انداز ژالے کو کھونے کے خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"سوری انکل میں کسی قیمت پہ اپنی 'بیوی' سے دستبردار نہیں ہو سکتا ہوں اسکیلئے آپ کورٹ کچہریوں کے چکر لگائیں یا جو بھی کریں۔"اس نے ایک شکایتی نگاہ باپ پہ ڈالی جو اسے یہ کہہ کے لائے تھے کہ وہ تمام معاملات سلجھائیں گے اور یہاں نتھیاں مزید الجھی تھیں۔

"ٹھیک ہے حیدر صاحب تو کورٹ میں ملاقات ہو گی۔" دستگیر آفریدی نے اوزکان کو مخاطب کرنے کے بجائے حیدر کو مخاطب کیا تو وہ تڑپ اٹھا تھا۔

"نو پاپا یہ آپ لوگ بھی سن لیں ژالے صرف میری ہے اسکیلئے اگر میں اپنی دوستی قربان کر سکتا ہو تو ہر رشتہ قربان کرنے کی ہمت ہے مجھے۔"وہ

سب کو لاجواب چھوڑتے وہاں سے نکلتا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھا حیدر تم نے کہا تھا یہ سدھر گیا ہے ایسا سدھرا ہے جو بڑے چھوٹے کی تمیز بھول کے اتنی اکڑ سے گیا ہے۔۔۔ کبھی۔۔۔ نہیں 'بلکل بھی نہیں اب تو جو فیصلہ ہو گا کورٹ میں ہو گا ورنہ ایک بار پھر سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے جانے کیلئے تیار کر لو اسے۔"

دستگیر آفریدی اپنا فیصلہ سنا کے وہاں سے ہٹ گئے تو درخشاں اور فاطمہ دہل گئیں۔

غلطی کہاں ہوئی تھی کس کی تھی؟ اتنے سادہ رشتوں کو کمپلیکیٹڈ کرنے والا جانتا بھی نہیں تھا جیسا ان سب کو۔ حیدر اور درخشاں جو امید کا دیا جلا کے لائے تھے ٹمٹماتی شمع لیے واپس چلے گئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"دستگیر ایک بار پھر سوچ لیں آپ بیٹی کا معمالہ ہے اور ایک طرف آپ اس نکاح کو نہیں مانتے دوسری طرف اسے کورٹ گھسیٹنے کی بات کرتے ہیں آپ دونوں باپ بیٹی پاگل کر کے چھوڑو گے مجھے' ایک جگ ہنسائی ہو چکی ہے سب جانتے ہیں ژالے اتنے دن اوذکان کے پاس رہی ہے ایسے میں ہم کہاں تک اسکی پارسائی ثابت کرتے پھریں گے اور پھر وہ ڈچ نہیں کر رہا ہے آج بھی ژالے کو اپنانا چاہتا ہے میں نے اسکی آنکھوں میں محبت کا جنون دیکھا ہے۔"

فاطمہ نے ایک ہی سانس سب کہہ سنایا جو وہ کب سے ان دونوں کو سمجھانے کی کوشش میں تھیں دستگیر خاموشی سے سنتے رہے پر انکا غصہ اوذکان پہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے اگر یہی بات ہے تو حیدر کو کہہ دے آ کے اسے رخصت کروا لے جائے لیکن میرے جیتے جی وہ لڑکا یہاں قدم نہیں رکھے گا۔"

دستگیر کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو فاطمہ سے کہنے چلے آئے۔ انکی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آ گئے تھے اتنا ہی کافی تھا کہ تا حال وہ اوذکان سے لگائی ضد سے ہٹ رہے تھے اور ماؤں کیلئے تو باعث اطمینان کا لمحہ ہوتا ہے بیٹیوں کا اپنے گھر کا ہو جانا ایسے میں ذاتی حثیت سے انہیں اوذکان بہت پسند تھا۔

ژالے نے ماں باپ کی رضامندی کا سنا تو ہتھے سے اکھڑی تھی تب دستگیر آفریدی کی ایک ہی دھمکی اسکیلئے کافی ہوئی تھی اور بنا چوں چرا اں کیے وہ ایک مہینے کے اندر اندر باقاعدہ اسکے نام کا جوڑا اور سنگھار کیے اسکے پہلو میں بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

شب قذاف گزری تو دن کے اجالوں نے الوہی جذبوں کی رودا ساتھ لیے ان دونوں کو رخ خورشید کی نوید سنائی تھی۔

زنجبیل کی آنکھ کھلی تو اپنے بانہوں کے حصار میں سوئی لڑکی نے اسکے اندر تک ست رنگ بکھیرے تھے۔

اسکے گھنے بالوں نے زنجبیل کا چہرہ اور سینہ ڈھکا ہوا تھا۔اس نے فارس کی حسین شہزادیوں کی مورت کو چھونے کی جسارت کی تو وہ پل میں پلکیں وا کر گئی۔کچھ سمجھ نہیں آیا تھا زنجبیل اتنے پاس کیسے وہ اسے تکے جارہی تھی۔

سحر کار

تیرا یوں

ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہنا

اس عالمِ اجساد کو

مخمصوں میں ڈال سکتا ھے۔۔۔

زنجبیل نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو زرلش کے چہرے پہ حیا کے رنگ بکھرے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ تمہارے سنگ بتائے یہ لمحے اتنے جان لیوا ہونگے۔" زنجبیل سرگوشی کرتے اسکی زلفوں سے کھیلنے لگا تھا۔ زرلش اپنے یقین کے اس سفر کو پائیہ تکمیل پاتے دیکھ خوش تھی۔

"تم نے ہی کبھی اپنے قابل نہیں سمجھا تھا۔"

اس نے

سرخی قندھاری رخساروں کو پھلایا تو زنجبیل نے اسکے رخسار پہ اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

"یہی تو غلطی کی تھی تمہیں پتا ہے دل کے مرض اکثر تب ڈائگناس ہوتے ہیں جب مرض لاعلاج ہو چکا ہوتا ہے۔" وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھے چت لیٹا تو زرلش اسکے پہلو سے اٹھ بیٹھی تھی۔

"اس بات کا کیا مطلب؟" وہ واقعی ہی اسکی بات نہیں سمجھ پائی تھی۔

"صاف شفاف مطلب ہے زرلش خان من در عشقم۔"

زنجبیل نے اپنی چھاتی مسلتے کہا تو وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی بے ساختہ سر نفی میں ہلا تھا اتنا آسان کہاں یقین کرنا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں جانتا ہوں تمہیں یقین نہیں آ رہا مگر سچ یہی ہے میرا دل تمہارا بیمار ہو چکا ہے۔" زنجبیل نے اسکے مومی ہاتھوں کو تھامے اپنی آنکھوں پہ رکھا تھا وہ جو بالوں کو سمیٹتے انہیں چٹیا کی شکل دینے لگی تھی ایک ہاتھ بالوں پہ رکھے زنجبیل کو دیکھے جا رہی تھی۔

بڑی عجیب سی ھیں میری خواہشیں مثلاً

Posted on Kitab Nagri

بجائے گُل تیرے بالوں میں دل پرونا ھے----

زنجبیل بنا آنکھیں کھولے جانتا تھا جیسے کہ وہ اسے ہی دیکھ رہی ہو گی۔

"تم ٹھیک تو ہونا مجھے ایسے لگتا ہے میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں اور آنکھ کھلے گی تو سب فنا ہو جائے گا۔" زرلش نے اسکے بدلے تیوروں پہ اپنے خدشات ظاہر کیے تھے۔

"سچ میں تو مجھے تمہیں یقین دلانے کیلیئے کیا کرنا پڑے گا پہاڑی لڑکی؟" وہ اسکے مقابل بیٹھا تھا ابھی زرلش نے جواب دینے کیلیئے سوچا تھا دروازہ ناک ہوا تھا۔

"صاحب بڑی بیبی صاحب بلا رہی ہیں آپکو۔" جس دن سے زرلش کی حثیت اور اسکے کمرے میں موجودگی معلوم پڑی تھی تقریباً سب ہی ملازم بنا اجازت اسکے کمرے میں نہیں آتے تھے۔

"لو جی آگیا تمہاری ظالم ساس کا بلاوا میں ریڈی ہو کے آیا۔" زنجبیل فورا وہاں سے رفو چکر ہوا تھا۔ زرلش کی پرسوچ نگاہیں گلاس ونڈو پہ جمی تھیں جہاں ایک چڑیا اپنے پنجے گاڑتے جگہ بنانے کے چکر میں تھی مگر پھسل کے نیچے گر جاتی اور دوبارہ سے اسٹرگل شروع کر دیتی۔

وہ چکنا گلاس اسکے قدم جمنے نہیں دے رہا تھا۔ زرلش کو بھی اپنا آپ اس چڑیا جیسا لگا تھا جو شیشے پہ قدم جمانے کی کوشش میں بار بار گری تھی مگر آخر کو اس شیش محل نے اسکی ثابت قدمی کو دیکھتے پاؤں جمانے کی ہمت دے ہی دی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے کھڑے ہوتے ونڈو کو سلائیڈ کیا تھا جتنی دیر وہ وہاں تھی چڑیا دوبارہ شیشے کے پاس نہیں آئی تھی۔اس نے واپس قدم اٹھائے تو چڑیا آرام سے سلائیڈر کی جگہ آ کے بیٹھ گئی تھی۔زرلش کے لب آپ ہی مسکرائے تھے۔وہ فریش ہوتی باہر آئی تو زنجبیل اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

"چھوٹے صاحب بڑی بیبی کے کمرے میں ہیں۔"زرینہ نے اسکی نگاہوں کا مفہوم سمجھتے ذو معنی انداز میں کہا تھا۔وہاں کوئی بھی ملازم اس بات سے آگاہ نہیں تھا کہ زرلش اور زنجبیل کا نکاح کب ہوا تھا مگر انہیں یہ ضرور لگتا تھا زرلش نے ملازمہ ہو کے اپنے سے دوگنی عمر کے شخص پہ ڈورے ڈالے تھے تبھی وہ اسکے ساتھ تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

زرلش کچن میں داخل ہوتے زہرہ کیلئے پرہیزی کھانا بنانے لگی تھی جبکہ زرینہ تو اسکی جانب سے کوئی جواب نہ پاتے ناک بھوں چڑھائے وہاں سے چلی گئی تھی۔

زہرہ کے کمرے سے نکلتے زنجبیل کی نظریں ایک لمحے کو زرلش پہ الجھی تھیں جو مکمل یکسوئی سے کھانا بنانے میں مصروف تھی۔

"یہ بھی ایک دل لوٹنے کا ایک ہنر ہے کہ پہاڑی لڑکی کو کھانا بنانا آتا ہے۔"زنجبیل نے اچانک سے آکے اسکے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائی تو وہ بڑے زوردار انداز میں چونکی تھی تنتجتا گرم کڑاہی سے کچھ مصالحے کے چھینٹے اسکے ہاتھ پہ پڑے تھے تو وہ تڑپی تھی۔

"اوہ سوری یار مجھے نہیں اندازہ تھا یہ سب ہو جائے گا۔"زنجبیل نے اسکا ہاتھ تھامے ہونٹوں سے لگایا تھا۔زرلش کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا۔

"زنجبیل کیا کر رہے ہو؟ کوئی آجائے گا۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ گھبرائی سی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"اگر تم ایسے ہی فضول کاموں میں لگ کے مجھے اگنور کروگی تو مجھے کسی کے آنے جانے سے فرق نہیں پڑنا ویسے بھی میری کچھ سزائیں ابھی تم پہ باقی ہیں۔"

زنجبیل نے اسے گود میں اٹھایا تھا اور برنر آف کرتے اسے ایسے ہی اٹھائے کمرے میں لایا تھا۔

"زنجبیل کیا کر رہے ہو۔۔۔اتارو مجھے شرم آرہی ہے؟"

کہاں تو ماہ تاباں کا گریز تھا کہ شب یلدا غرق آلود تھی اور اب یہ حال تھا کہ دھڑکنیں تھم تھم کے چل رہی تھیں۔

"زنجبیل مجھے بی بی جی کیلئے کھانا بنانا تھا۔"وہ ناراضگی سے اسکے کندھے پہ مکے برساتے بولی۔

"انکی خدمت کیلئے نوکروں کی فوج موجود ہے فلحال تم اس بیمار پہ اپنی انرجی صرف کرو۔"

زنجبیل نے کہتے ساتھ ہی پاؤں کی مدد سے دروازہ کھولا اور اسے ایسے ہی اٹھائے بیڈ تک لایا تھا۔

"وہ مجھے نظر آرہا ہے جتنا تم بیمار ہو فریکچر بازو سے تم مجھے یوں اٹھا رہے ہو جیسے میں کوئی بچی ہوں۔"وہ منہ بسورتے بولی تھی۔

"تم واقعی بچی ہو زرلش۔"

زنجبیل نے جس انداز سے کہا تھا وہ زرلش کو تپا گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں بچی نہیں ہوں۔" وہ شیرنی بنتے اسکے کالر پہ ہاتھ جما گئی تھی۔ زنجبیل اسکے انداز سے محظوظ ہوتے اسکے ہاتھوں پہ اپنے آہنی ہاتھ رکھ گیا۔

"تو تمہیں ثابت کرنا پڑے گا۔"

زنجبیل نے چیلنج دیتی آنکھوں سے کہا تھا۔

"میں ہر طرح سے ثابت کرنے کو تیار ہوں۔" اسکی آنکھوں کا جنون ہی تو زنجبیل کو بہکاتا تھا۔

"ٹھیک ہے تو تمہیں کچھ مراحل سے گزرنا پڑے گا خود کو ثابت کرنے کیلئے۔" زنجبیل نے اپنے کالر کو اسکے ہاتھوں سے چھڑایا تھا وہ بیڈ پہ بیٹھی دبیز قالین پہ مضبوطی سے پاؤں جمائے ہوئے تھی جبکہ زنجبیل دوزانوں اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا اور اسکے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

"بتاؤ لو گی یہ چیلنج؟" زنجبیل اسے اکسا رہا تھا اور وہ اسکی باتوں میں آرہی تھی۔

"میں تیار ہوں۔" اسکا انداز حتمی تھا زنجبیل نے ابرو اچکائے اسکا بغور جائزہ لیا تھا۔

"چلو چھوڑو تم سے نہ ہو پائے گا۔" زنجبیل کا انداز زرلش کو انسلٹنگ لگا تھا۔

"بولو زی۔۔۔" وہ چیخی تھی زنجبیل کے لب پہ تبسم بکھرا۔

"سو تو اگر تم یہ چیلنج لینا چاہتی ہو تو کاؤنٹ کرتی جاؤ اس چیلنج کے ڈسپلن رولز۔۔ آج کے بعد تم مجھے زی کہ سکتی ہو مگر زنجبیل نہیں 'میرے اور اپنے درمیان اداب وآداب کا دائرہ کمرے میں محدود رکھو یا نا

Posted on Kitab Nagri

رکھو لیکن باہر کسی نوکر کے سامنے 'تم' کہنے کی گستاخی نہیں کرو گی۔ مما کو بی بی جی کہنے کی بجائے مما کہو گی اور۔۔۔"

زرلش منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو چیلنج دے رہا تھا یا پانی پت کی سزا سنا رہا تھا۔

"اور۔۔۔"

"بس بس اتنا کافی ہے میرے خیال سے۔" اسے ڈر تھا شرائط کا پلندہ مزید نا سخت پڑ جائے تبھی زنجبیل کے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا۔ زنجبیل نے آرام سے اسکے ہاتھوں کو لبوں سے چھوا تو وہ سٹپٹائی تھی۔

"اف زرلش خان تم کبھی بڑی نہیں ہو سکتی۔" زنجبیل نت درد بھری دہائی تھی جو زرلش کو کاری ضرب کی طرح محسوس ہوئی۔

"مسٹر زی یہ آپکی غلط فہمی بہت جلد دور ہو جائے گی میں مما کو کھانا دے کے آتی ہوں جب تک آپ میرے بارے میں مزید سوچیں۔"

وہ آرام سے دامن چھڑائے وہاں سے نکل گئی تھی اور زنجبیل مسرور سا اسے سوچے جا رہا تھا۔

اس نے زرلش خان کو ہر اسکی بچکانڈ حرکتوں سے قبول کیا تھا مگر وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ کہیں کسی موڑ پہ اسکی حرکتیں سر محفل اسے رسوا نہ کریں تبھی اس نے زرلش کو پیارے کے دائرے میں رہتے کچھ اصول وضوابط کا پابند کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

جب یہ طے تھا کہ اس نے زنجبیل آفریدی کی زندگی میں رہنا ہے تو اسے اپنی مرضی پہ چلانے کی وہ ٹھان چکا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

پھولوں کی روش پہ وہ تفخر سے گردن اکڑائے بیڈ کے قریب آیا تھا جہاں وہ اسے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔ دلہنوں کا روایتی لباس پہنے وہ ہر طرح سے ہی پرفیکٹ لگ رہی تھی اگر کچھ اچھا نہیں تھا تو اسکا انداز اور اسکا اوذکان کو دیکھنے کا طریقہ۔

"لکنگ واؤ مسسز ژالے اوذکان حیدر۔" اوذکان نے بنا اسکی گھوریوں کی پرواہ کیے اسکے سامنے بیٹھتے ایک ادا سے مہندی رچے ہاتھوں کو تھامے لبوں تک لے جانا چاہا تھا جب ژالے نے اسے جھٹکا تھا۔

اوذکان نے اسکے ریکشن پہ ماتھے پہ بل تک نہیں لایا تھا بلکہ اب کے اسکے سر کے پیچھے ہاتھ کرتے اسے اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب لایا تھا اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی اوذکان نے بے تحاشہ شدت کا مظاہرہ کرتے اسکے نفاست سے کیے میک اپ کا خوب ناس مارا تھا۔ قطرہ قطرہ اس مشام جان کی معطر سانسیں اپنے اندر بسائے اس نے ژالے کو چھوڑا تو ان آنکھوں میں ستارے ٹمٹمانے لگے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تم بہت گھٹیا انسان میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ہو۔" وہ دھاڑی تھی۔ پر اوذکان کے کان پہ جوں تک نہیں رینگی تھی۔

"میں کیا کچھ کر سکتا ہوں اسکا شاندار مظاہرہ پیش کر سکتا ویل کہا تھا نا اگلی ملاقات میرے روم میں ہو گی سو ویلکم ٹو یور پلیس مائے لوو۔" اوذکان نے اسکے جھمکے کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا ژالے نے اسکے ہاتھوں سے اپنا جھمکا چھڑایا تھا پر اب کے اوذکان کے سامنے اسے بھاری قیمت چکانی پڑی تھی۔

"اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں کسی ایموشنل فول 'ڈرامائی شوہر کی طرح تمہارے ان بے وجہ کے نخرے سہنے میں اور غم وغصے میں اپنا حق تمہیں معاف کر دونگا تو سوری میری جان اس خوبصورت رات کا نظرانہ تو مجھے ہر حال میں چاہیئے۔" اوذکان نے مزید قربت بڑھاتے اسکے سر سے دوپٹہ سرکایا تو پنوں کے وزن میں مقید دوپٹہ سرک نہیں پایا تھا مگر اوذکان کی من مانیاں ان مصنوعی روکاوٹوں پہ کوئی بند نہیں باندھ سکی تھیں۔ ژالے پل پل سلگی تھی اوذکان حیدر فتح کے نشے میں چور نظر آیا تھا۔ وہ تسخیری لمحہ شب زفاف کی رفعتوں میں اسکیلئے سرشاری ہی سرشاری تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگلے آنے والے دنوں میں ان دونوں کے درمیان ایک سرد جنگ جاری رہی تھی جسکا اثر گھر میں بھی۔ پھیلا ہوا تھا تبھی ایک دن درخشاں نے اسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

"تم ابھی تک اسے منا نہیں پائے اور یہ کسی بھی مرد کیلئے سوالیہ نشان ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے لیے راضی نہیں کر سکا ہے۔" ماں کی بات سن تے اسے بہت غصہ آیا تھا پر ضبط کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"مام آپ جانتی ہیں ناوہ کتنی ضدی ہے ٹھیک ہو جائے گا سب وقت کے ساتھ ساتھ۔"کوئی جواب دینے کو تھا نہیں تبھی خود کو اور انہیں دلاسہ دیا تھا اور اپنے روم کی طرف بڑھا جہاں خالی کمرے نے اسکا استقبال کیا تھا۔وہ الٹے پاؤں واپس آیا۔

"مام ژالے کہاں ہے؟"ادھر ادھر دیکھتے اس نے پوچھا تھا۔

"دستگیر کی طرف گئی ہے اور کچھ دن وہیں رہنے کا ہی پلین ہے شاید اسکا تبھی کہہ رہی تھی جب آنا ہو گا ڈرائیور کو کال کر کے بلوالے گی۔"درخشاں جواب دیتے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہو گئیں تھیں ۔وہ ماتھے پہ بل سجائے وہاں سے نکلتا گیا تھا جبکہ درخشاں تاسف سے اسے دیکھنے لگی تھیں۔کچھ نہیں سمجھ آرہا تھا کہ وہ دونوں الگ سمتوں میں کیوں چل رہے تھے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"السلام علیکم !مما۔۔۔"اسوقت ڈائینگ ٹیبل پہ ڈنر کا اہتمام چل رہا تھا جب وہ نفاست سے بالوں کی چٹیا بنائے دوپٹے کو اچھے سے اوڑھے وہاں آئی تھی۔زہرہ کے حلق میں نوالہ اٹکا تھا اسکے گنوارپن چھلکاتے انداز تو ہمیشہ سے برے لگتے تھے مگر اسکی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ اور زیادہ برے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"شٹ اپ تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم مجھے مما بلاؤ اگر میرے بیٹے نے تمہیں اپنی غلطی سے اگر فرش سے عرش پہ لا بٹھایا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم اپنی حدود سے تجاوز کر جاؤ۔" زہرہ کا جلالی روپ اسے پوری جان سے لرزا گیا تھا وہیں آفس سے واپس آتے زنجبیل کے پاؤں دروازے میں جمے تھے۔

"اگر تم یہ سمجھ رہی ہو تمہارا کوئی بھی طرز عمل یا طرز تخاطب ہمیں تمہاری جانب راغب کرے گا تو تم بہت بڑی بھول میں ہو لڑکی' میں چاہوں تو تمہیں دو کوڑی کا کر کے ابھی گھر سے باہر پھینکوا دوں مگر پاؤں میں بیڑیاں بنی ہیں تو اولاد کی محبت۔۔۔ زرینہ اس لڑکی سے کہو دفعان ہو جائے یہاں سے اگر یہ ہمیں نظر آئی تو ہم کھانا' کھانا ہی چھوڑ دیں گے۔"

اب کے زہرہ کھا جانے والی نظروں سے زرینہ کو دیکھ رہی تھی جو اس اچانک حملے پہ گھبرا اٹھی تھی وہیں زرلش کانپتے وجود کو گھسیٹتے وہاں سے جانے میں عافیت سمجھی تھی۔

"بی بی جی مجھے تو پہلے دن ہی شک پڑ گیا تھا اس لڑکی کی نیت کچھ ٹھیک نہیں ہے بھلے سے نوکرانی کبھی مہارانی بنی ہے اپنے زنجبیل بابو کو تو اسی نے بہکایا ہو گا۔۔۔"

"زرینہ۔۔۔" زنجبیل نے ماں کا ہر حرف خوب برداشت کیا تھا مگر کسی ملازم کی اٹھی انگلی اسے برداشت نہیں ہوئی تو وہ زرلش کا کیس لڑنے پہنچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"اگر تمہیں اس گھر میں رہنا ہے تو زرلش کو بھی اتنی ہی عزت دینی ہو گی جتنی اس گھر کے باقی افراد کی ہے۔۔۔اور مما وہ یہ سب صرف میرے کہنے پہ کر رہی تھی اگر وہ چھوٹے گھر سے ہے اس میں اسکا کوئی قصور نہیں ہے اور اگر میں اس محل میں پیدا ہوا ہوں تو اس میں میرا یا آپکا کوئی کمال نہیں ہے وہ رب کی ذات بہتر درجہ بندی کرنے والی ہے مگر افسوس اس بات کی ہے کہ آپ نے چند ثانوی چیزوں کی خاطر اسکی عزت نفس کو روندا ہے' ابھی تو میں اپنے کفارے ادا نہیں کر پارہا ہوں کہ ایک اور بوجھ آپ نے میرے سینے پہ مسلط کر دیا ہے۔" وہ جو پہلے ہی تھکا ہارا سا آیا تھا اسکی آنکھیں خون چھلکانے لگی تھیں۔ بھوک اور اس پہ عصاب شکن بحث کرتے وہ فورا کمرے میں آیا تھا جہاں وہ اوندھے منہ بستر پہ گری سسک رہی تھی۔

زنجبیل نے اسے دیکھتے گہری سانس ہوا کے سپرد کی اس سے زیادہ وہ اور توقع کیا کر سکتا تھا اس سے بیگ ایک طرف پھینکتے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ اسکے برابر دراز ہوا تھا۔ زرلش پرزور انداز میں چونکی تھی اسے دیکھتے سیدھی ہونے لگی لیکن زنجبیل نے اسکا ہاتھ تھامے خود پہ گرایا تھا اسکا رہا سہا حوصلہ بھی ختم ہوا تو وہ زنجبیل کے سینے سے لگی سسک اٹھی تھی وہ خاموشی سے اسکے سر میں اپنی انگلیاں پھیرتے چھت کو گھور رہا تھا۔

"زری۔۔۔" جب اسکا رونا برداشت سے باہر ہوا تو وہ اسے پکار بیٹھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہنمم۔۔"وہ سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی تھی زنجبیل نے اپنا سر اونچا کیے اسکی ٹھوڑی کا بوسہ لیا اور انگلیوں کی پورز پہ اسکے آنسو چنے تھے۔

"فریش ہو اور میرے کھانا لگاؤ بہت بھوک لگی ہے۔"اسکے ہاتھوں کو چومتے وہ اسے شانوں سے پکڑے اپنے برابر سیدھا کرتے بولا تھا۔

زرلش چپ چاپ اسے دیکھنے لگی تھی زنجبیل نے ایک بار بھی نہیں پوچھا تھا وہ کیوں رو رہی تھی۔

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں کہیں نہیں جا رہی زرینہ سے کہو لگا دے گی کھانا۔"اس نے زنجبیل سے نظریں چرائے کہا تھا۔

"اوکے اور بھی بہت سے کام ہیں جو میں پھر زرینہ سے ہی کروالونگا۔"وہ نروٹھے پن سے کہتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔زرلش نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا تھا مگر وہ اسے مکمل اگنور کرتے واشروم میں گھس گیا تھا۔کچھ دیر وہ اپنی انگلیاں چٹخاتی رہی اتنی مشکل سے تو وہ مہربان ہوا تھا پھر سے اسے کیسے ناراض کر دیتی؟ تبھی ہمت کرتے باہر آئی جہاں پہ چھایا سکوت بتا رہا تھا زہرہ اپنے روم میں جا چکی ہیں وہ خاموشی سے کھانا گرم کرتے ٹرے سیٹ کیے کمرے میں لائی تھی جہاں وہ فریش سا آئینے کے سامنے ٹھہرا بال بنا رہا تھا۔بلیک ٹراؤزر شرٹ میں وہ اپنی مسمرائز پرسنیالٹی سمیت اسکے دل میں اتر رہا تھا اسے خود پہ ناز سا ہوا تھا کہ وہ حسین شخص اسکی سلطنت تھا جس کی خاطر وہ زہرہ کا ہر کڑوا گھونٹ پی سکتی تھی۔زرلش کھانا ٹیبل پہ رکھتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اسکے پاس آ کھڑی ہوئی تھی۔زنجبیل کے

Posted on Kitab Nagri

لبوں پہ مسکراہٹ نے ڈیرہ جمایا جو دونوں ہاتھ سینے پہ جمائے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکتے اسکی طرف متوجہ تھی۔

"تمہیں کسی آئینے کی کیا ضرورت ہے زنجبیل آفریدی جب زرلش خان یہاں ہے ان آنکھوں میں دیکھ کے بھی تم سنور سکتے ہو۔" زرلش خان کا انداز دلبرانہ تھا تو وہیں وہ پوری جان سے اس پہ قربان ہوا تھا۔وہ جانتا تھا اگر یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید ہی اتنی بے جھجک ہوتی مگر وہ پہاڑوں کی شہزادی زرلش تھی جسے دل میں باتیں رکھنے نہیں آتی تھیں' جس نے زنجبیل آفریدی کی ہزار کج ادائی کے باوجود صبر سے اسے جیتا تھا۔

زنجبیل اسے شانوں سے تھامے ہلکا سا اس پہ جھکا تھا اور لب اسکی پیشانی پہ ٹکائے زرلش کی نگاہیں جھکی تھیں۔

"میں تمہاری نفرت میں جلی تھی زنجبیل آفریدی اب تم میری محبت میں جلو گے۔" زرلش نے بند پلکوں سے دعوی کیا تھا مگر زنجبیل نے اسکی بات پہ کوئی انحراف نہیں کیا تھا۔

"محبت کی تپش میں اکیلے نہیں جلو نگا ہر سنگ ہی تمہیں اپنے ساتھ رکھو نگا۔" زنجبیل نے انگشت شہادت سے اسکے ناک پہ نوک کرتے کہا تھا اور اسکا ہاتھ تھامے ٹیبل کی طرف آیا۔

"کھلاؤ۔۔۔" اپنے سامنے اسے بیٹھائے حکم دیا تو زرلش چھوٹے چھوٹے نوالے بناتے اسے کھلانے لگی تھی۔ بچی ہونے کا لقب اسے ملا تھا مگر حرکتیں وہ بچوں والی کرتا دکھائی دے رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ادھر ادھر کی بے معنی باتیں کرتے کہیں نا کہیں وہ زہرہ کے بدصورت رویے کی تلافی کرنا چاہتا تھا تبھی کھانا کھاتے ہی اسے آئسکریم کھلانے کی آفر کی تھی جو زرلش نے بخوشی قبول کرلی تھی۔

ساری تھکن اسکے خوش نگیں رخساروں کی چمک سمیٹ چکی تھی۔لانگ ڈرائیو کرتے وہ شہر اور شہر کی زندگی کی پیچیدگیوں کے بارے میں اسے بتارہا تھا جو وہ بغور سن رہی تھی بظاہر پر تعیش اور مشین بنے انسانوں کی زندگی کتنی مشکل تھی اسے سن کے تاسف ہورہا تھا اسے اپنے پہاڑوں کے پتھروں اور سیمنٹ سے بنے چھوٹے چھوٹے گھر یاد آرہے تھے جو اسقدر پر آسائش تو نہ تھے مگر خوبصورت اور چاہت بھرے آشیان ضرور تھے جہاں وادی کے ایک فرد کی تکلیف سب ہی محسوس کرتے تھے۔ترقی پزیر انسانیت سے نابلد زندگی نے اسے کافی مایوس کیا تھا مگر زنجبیل کی خاطر وہ اسے بھی خوبصورت سوچ رہی تھی۔

رات گئے وہ واپس آئے تو تھکن پوری طرح غالب آچکی تھی۔

"ہمیں ایک بار ارسلان اور پشمینہ کے پاس جانا چاہیئے؟"سونے سے پہلے اس نے اپنی خواہش ظاہر کی تو زنجبیل نے پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"ہاں میں بھی سوچ رہا ہوں ہمارے ہنی مون کیلیئے وہ جگہ بیسٹ رہے گی۔"زنجبیل نے شرارت سے کہا تو وہ گڑبڑائی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"سنو! تم پوچھتی تھی نا محبت کیسی ہے؟ میرے دل سے پوچھوں تو زرلش خان جیسی ہے معصوم سی۔" زنجبیل نے اسکا ہاتھ اپنے سینے پہ دھرے کہا تھا۔

"میں محبت کی طاقت کے سامنے خود کو بزدل تصور کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنی خود ساختہ سوچوں کے ساتھ تم سے دوری اختیار کی اور تمہارے جائز حق سے تمہیں محروم رکھا کہیں نا کہیں اس رشتے کو میں نے نکاح کے دو بول کے ساتھ قبول کر لیا تھا مگر خود سے بھاگ رہا تھا لوگ کیا کہیں گے اپنے سے چھوٹی لڑکی سے شادی کر لی۔۔۔ مگر اس چھوٹی افلاطون نے ثابت کیا ہے کہ وہ چھوٹی نہیں ہے ہاں مگر بد تمیز ہے پر امید ہے اسے کچھ نا کچھ سدھار لوں گا میں۔"

زنجبیل نے اسکی ناک دباتے شرارت سے کہا تو زرلش کی نیلی آنکھوں میں دبا دبا غصہ ابھرا تھا۔

"اب اگر ایک بار بھی چھوٹی لڑکی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ انگلی اٹھائے وارن کر رہی تھی تو زنجبیل نے قہقہہ لگاتے اسے خود سے لگایا۔

"اب اگر برے بننے کا کمپیٹیشن ہو تو ہار جاؤ گی تم۔"

زنجبیل نے ذو معنی انداز میں کہتے شرارت سے آنکھ دبائی اور جسارتوں پہ مائل ہوا تھا۔

زرلش کی جان پہ بنی تھی مگر زنجبیل کے اڈتے منہ زور آور جذبوں پہ بند باندھنا مشکل سا تھا۔

محبت کی کلی اس چھوٹی لڑکی کی مستقل مزاجی پہ اسے مبارکباد دیتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ارے اوذی بیٹا آپ کب آئے؟" وہ تقریباً ایک گھنٹے سے دستگیر صاحب کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔ دستگیر صاحب ملک سے باہر تھے جبکہ فاطمہ اور ژالے کسی پارٹی میں گئی ہوئی تھیں اور تقریباً وہ انتظار میں بیٹھے بیٹھے اونگھ رہا تھا جب وہ دونوں آئی تھیں۔

"کچھ زیادہ نہیں آنٹی یہی کوئی ایک ادھ گھنٹہ ہوا ہے آپ بتائیں کیسی رہی پارٹی؟" اسکی زبان فاطمہ سے مخاطب تھی تو پر شوق نگاہیں ژالے کے کھلے ڈلے انداز پہ تھیں۔ مرجنڈا کلر کے شارٹ ٹاپ اور ٹائٹس میں بنا دوپٹے اور کسی شال کے گلے میں لٹکتے لاکٹ جس پہ ڈبل 'Z' کندہ تھا اور اسکے سینے پہ بڑے طمطراق سے آویزہ اوذکان کو بھڑکانے کو کافی تھا مگر اس نے ضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔

"ایک دم فرسٹ کلاس مسسز خان تو بہترین سوشل سرکل ارینجمنٹس میں کمال رکھتی ہیں۔"

وہ اسکے برابر بیٹھتے بولیں تو اوذکان کو بھی بیٹھنا پڑا تھا۔ ژالے انہیں اگنور کرتے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ فاطمہ کیلئے اسوقت وہ صرف ایک داماد کی حثیت سے یہاں موجود تھا اسلیئے وہ بیٹی کے مزاج سے بھی خوب آگاہ تھیں تبھی اسکے رویے کا ازالہ کرنے بیٹھ گئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کافی دیر بات کرنے کے بعد وہ جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور جانے سے پہلے ایک بار پہلے ژالے سے ملنے کا کہا تو فاطمہ بھلا کیا اعتراض کر سکتی تھیں اسکے جاتے ہی وہ اپنے کمرے میں بڑھ گئیں تھیں۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے دیکھتے ہی ساری ناگواری اڑن چھو ہوئی تھی۔ وہ جو سلک کی ریڈ نائٹی میں ملبوس مرر کے سامنے بیٹھی میک اپ ریموو کر رہی تھی اوذکان کی آمد پہ چونکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ فاطمہ آنٹی کے ساتھ بیٹھ کے میرا ٹائم ویسٹ ہی گیا ہے کیونکہ کچھ قیمتی لمحے تو میرا یہاں انتظار کر رہے تھے۔"

سیٹی کے انداز میں ہونٹ سکوڑے وہ اسکی طرف بڑھا تھا۔

"تم کیوں آئے ہو یہاں؟" وہ غصے میں پھنکاری تھی۔

"آفکورس اپنی گستاخ بیوی سے ملنے جو بنا بتائے ہی گھر چھوڑ کے آگئی جبکہ وہ اچھے سے جانتی ہی خالی پہلو لیے مجھے اسکے بنا نیند کہاں آتی ہے؟" وہ سینے پہ ہاتھ جمائے اسکے سامنے آرکا اور ایک بار پھر سے سر تا پیر اسکا جائزہ لیا۔ میک اپ تقریباً ریمو ہو چکا تھا مگر ہونٹوں پہ لگی ریڈ لپ اسٹک رہ گئی تھی جو خوب شوق دعوت دے رہی تھی۔

"اب اسکی عادت ڈال لو اوذکان حیدر کیونکہ میں واپس نہیں جانے والی ہوں۔" ژالے نے کہتے ساتھ ہی ڈریسنگ ٹیبل کے ڈراز سے سگریٹ اور ماچس اٹھائی تھی۔ اوذکان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

سگریٹ سلگاتے اس نے لمبا سا کش لیا اور تقریباً دھواں اوذکان کے منہ پہ چھوڑا تھا۔ کمرے میں سگریٹ کی مخصوص مہک ابھری تھی۔ اس نے دوسرا کش لینے کو انگلیوں میں دبا سگریٹ لبوں کی جانب بڑھایا تو اوذکان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے سگریٹ کی بجائے اپنے لبوں کو اسکے لبوں سے مس کیا تو وہ ایک دم سانس ساکت کر گئی تھی یہ سب اتنا اچانک تھا وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی اور نہ اسے روک پائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اوذکان نے اسکے ہاتھ سے سگریٹ لیتے فرش پہ پھینکی اور جوتے کی نوک سے مسلی تھی۔

"تم اپنے کیے پہ بہت پچھتاؤ گے اوذکان حیدر۔" وہ اسکی حرکت پہ اسے سناتے بولی۔

" کبھی نہیں۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا میری جان 'بلکہ آج کے بعد اگر تم نے اسے اپنے لبوں سے لگایا تو پھر کوئی اور زہر بھی ہر روز پینا پڑے گا۔"اوذکان نے ایک آنکھ دباتے اسے اشارہ کیا تو وہ سٹپٹاتے ہوئے اسے دھکیلنے لگی تھی۔

"میرا خیال ہے اب یہ پارٹیز میں جانا مناسب نہیں ہے میری جان تمہارے سر پہ ایک گھر کی رسپناسبلٹی ہے۔"اوذکان نے اسکی کمر کے گرد حالہ باندھے اپنا سر اسکے سینے سے مسلہ تو وہ درد کی شدت سے تڑپ اٹھی تھی تبھی اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا مگر اوذکان حیدر کی سر مستی بڑھنے لگی تھی۔

"اگر اتنی جان لیوا اداؤں سے سامنے آؤگی تو جان بہاراں گزارہ مشکل ہو جائے گا۔"وہ مکمل اسے اپنے بس میں کیے اسکی کمزوریوں سے کھیلتے اسے مدہوش کرتے بولا تھا۔سلک کا ریشمی لباس اسکے صندلی وجود سے سرکا تو زعفران بدن دیکھتے اوذکان کی آنکھوں میں ستائش ابھری تھی۔

"میری ہار کا مطلب اپنی جیت مت سمجھنا اوذکان حیدر۔"وہ دبی دبی آواز میں بولی تھی۔

"میرا ہر وہ لمحہ میری جیت ہے جب جب تمہیں اپنی باہوں کی زینت بنایا ہے میں نے زبردستی ہی صحیح پر تمہیں چھونا میرا مکمل حق ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

اوذکان نے صنف نازک کے وجود پہ لبوں سے شدت دکھائی تو وہ سلگ اٹھی تھی۔

"جب تمہیں حرام جام کو لبوں سے لگانے کی چاہت ہو تو تم حلال کی روش پہ سوچا کرو یقین مانو یہ فرحت انگیز لمحہ ہو گا میرے لیے جب جب تم مجھے پکارو گی مجھے سر کے بل اپنے پاس پاؤ گی۔" اوذکان نے اسکے وجود پہ مکمل تسلط جمائے کہا تھا۔ لمحہ لمحہ سرکتی رات اور جذبوں کی پر حدت آگ ٹھنڈ کا احساس مٹا رہی تھی جب اوذکان نے بڑی بے دردی سے اسکے گلے میں لٹکتا لاکٹ کھینچا تھا۔ ژالے اس پہ تڑپی تھی مگر اوذکان نے اسے زیادہ مزاحمت کرنے کی اجازت ہی نہیں دی تھی۔ اسے ہارنا تھا اوذکان حیدر کی بے حجبانہ گستاخیوں کو تسلیم کرنا تھا اور اسے اس حقیقت کو قبول کرنا تھا کہ وہ زبردستی کسی کی زندگی میں اپنی جگہ نہیں بنا سکتی جو کسی اور کی زلف کا اسیر تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرلش کسی کام سے اسٹور روم میں گئی تو وہاں زنجبیل کی فیملی کی بے تحاشہ تصاویر نظر آئیں وہیں اسکی اور ژالے کی منگنی کی بھی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

اسے کسی اور کے سنگ دیکھتے دل زوروں سے دھڑکا تھا۔ جانے کیوں جیلسی میں خود کو مزید سلگانے کیلئے یا زنجبیل کو آزمانے کیلئے اس نے اسکی منگنی کی تصویر اٹھائی تھی اور اپنے روم میں جا کے بیڈ روم کے سامنے لگا دی۔

پورا دن اس تصویر کو دیکھتے وہ خود ہی کڑھتی رہی تھی جبکہ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اوذکان اور ژالے کی شادی ہو چکی ہے اور انہی دنوں وہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا اور اسے زہرہ آفریدی بھلا کیوں اپنے ساتھ لے جاتیں؟

رات گئے جب وہ واپس آیا تو حسب معمول وہ اسکی پسند کے مطابق اسکے دلائے گئے لباس میں ریڈی نظر آئی تھی مگر چہرے پہ تازگی کا نام ونشان نہیں تھا جو اسے ٹھٹکا گیا۔ پہلا خدشہ یہی جاگا تھا کہیں زہرہ سے ان بن نہ ہوئی ہو۔

"آج تو لوگ کچھ زیادہ ہی خوبصورت نظر آرہے ہیں۔" اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے اپنا کوٹ اسکے کندھوں پہ دھرا تھا اور بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے خود کو ریلکس کرنا چاہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرلش خاموشی سے اسکا کوٹ اور بیگ الماری میں رکھتے واپس آئی تو وہ آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔ زرلش نے چور نگاہوں سے اس تصویر کو دیکھا اور پھر زنجبیل کو۔ تمام منفی سوچوں کو جھٹکنا چاہا تھا پر دل تھا کہ پورے دن ہی بدگمان رہا تھا محبت کے عقیدے میں بدگمانی کا اپنا الگ عہدہ ہوتا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"زری کیا 'کیا پورا دن آج؟" زنجبیل کیلئے اس خاموشی کو ہضم کرنا مشکل ہوا تو بالآخر آنکھیں کھولے اسے دیکھا جو بیڈ کی پائنتی پہ بیٹھی تھی۔

"کچھ خاص نہیں بس نیند اور چھوٹے موٹے کام۔" وہ نپا تلا جواب دیتے بولی۔

"ادھر آؤ۔" زنجبیل نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا تو وہ اپنی جگہ پہ جمی رہی تھی۔

"زری جب تک بتاؤ گی نہیں کیا چیز پریشان کر رہی ہے مجھے الہام تھوڑی نا ہو گا۔" وہ چڑ کھاتے انداز میں بولا تھا اور ادھر اسکی آنکھوں سے رم جھم ہوتی برسات نے زنجبیل آفریدی کو چاروں شانوں چت کیا وہ سیکنڈ میں سیدھے ہوتے اسکے قریب ہوا تھا جو بیڈ شیٹ کو کھرچ رہی تھی اور آنسو چھپانے کی ناکام کوشش۔

"زری کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے یار میں پریشان ہو رہا ہوں۔" وہ اسے اپنے سینے سے لگائے بولا تھا۔ زرلش کے آنسو باقاعدہ چھکوں پھکوں رونے میں ڈھلے تو زنجبیل کا ضبط تمام ہوا۔

"زرہ بتاؤ کیا کسی نے کچھ کہا ہے کہیں تکلیف ہو رہی ہے؟" وہ اسکی ٹھوڑی اٹھائے پوچھ رہا تھا۔

وہ اسے کیا بتاتی کہ پورے دن کا ڈپریشن واقعی سینے کی تکلیف میں ڈھل چکا تھا۔

اس نے زنجبیل کو ٹالنے کو ایسے ہی سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"کہاں بتاؤ مجھے کیا سر میں درد ہے؟" زنجبیل نے اسکا سر دباتے کہا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔ زنجبیل آفریدی اچھا خاصہ پریشان ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"دل میں۔۔۔" اس نے ہچکیوں کی زد میں زنجبیل پہ شکایتی نگاہ ڈالتے کہا تو وہ فوراً کھڑا ہوا تھا۔

"تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا' حد ہوگئی ہے لاپرواہی کی۔" وہ بنا اسے مزید کچھ بولنے کا موقع دیے اسے گود میں اٹھائے باہر بھاگا تو وہ سٹپٹائی تھی مگر اسکی ہزار تاویلوں کو پیٹھ پیچھے ڈالے ایک کارڈیالوجسٹ کے پاس لایا تھا۔

"ویسے حیرت ہے اتنی چھوٹی سی عمر اور اتنے پیار کرنے والے شوہر کے ہوتے اتنا زیادہ اسٹریس ٹھیک نہیں ہے کیا آپ خیال نہیں رکھتے ہیں اپنی وائف کا؟" ڈاکٹر نے ناک بھوں چڑھائے زنجبیل کی کلاس لی تو وہ خجل سا ہوا۔

"کارڈیک ایشو تو نہیں ہے لیکن لگاتار اسٹریس کی وجہ سے ہارٹ مسلز میں کچھ کھنچاؤ سا پیدا ہوا ہے جس کیلئے نیکسٹ ٹائم آپکو مکمل احتیاط برتنی ہوگی۔" ڈاکٹر نے ہدایت کا کچھ لمبا پرچہ تھمایا تھا۔ زنجبیل نے پورے راستے کوئی بات نہیں کی تھی وہ الجھا ہوا تھا خود سے اسے لگتا تھا کہ سب ٹھیک ہو چکا ہے وہ اسے معاف کر چکی ہے مگر اسکی ابتر حالت نے نئے ملال اور لعنتیں ملامتیں دل میں جگائی تھیں۔

گھر آتے ساتھ ہی وہ اپنے روم میں بند ہو گیا تھا تبھی اسکی نگاہ بیڈ کے سامنے انلارج تصویر پہ پڑی۔ دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا کہیں یہی تو اسکے سارے اسٹریس کی وجہ نہیں تھی؟ پر یہ تصویر یہاں آئی کیسے تھی؟

زرلش کمرے میں آتے ساتھ ہی خاموشی سے لیٹ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"یہ تصویر یہاں کس نے لگائی؟" وہ کڑے تیوروں سے بولا تھا۔

"میں نے۔" وہ ڈھٹائی سے کہتے کروٹ بدل گئی تو زنجبیل کچھ دیر اسے گھورتے رہنے کے بعد وہاں سے نکلا اور ساتھ ہی تصویر اتار کے لے گیا۔

اسکے مزاج کی نوعیت سمجھتے زرینہ کو کھانا گرم کر کے لانے کا کہتے زہرہ کے پاس آیا تھا جو ہمیشہ کی طرح اسکے انتظار میں تھیں۔

"زرینہ بتا رہی تھی تم آفس سے واپس آتے ساتھ ہی دوبارہ بیوی کو لے کے کہیں گئے تھے؟" زہرہ کے سوال پہ وہ گہری سانس بھرتے انکے پاس بیٹھا تھا۔

"ہاں زرلش کو ہارٹ پین ہو رہا تھا تبھی ڈاکٹر پاس لے کے گیا تھا۔" وہ ماتھا مسلتے بولا۔ زہرہ نے بغور اسکا جائزہ لیا۔ تھکا تھکا سا پژمردہ چہرہ' وہ دیکھ رہی تھیں کہ اب اس نے ہلکی ہلکی داڑھی رکھی ہوئی تھی جس نے اسکی شاندار پرسنیالٹی کو چار چاند لگا دیئے تھے لیکن انکے نزدیک انکے بیٹے نے خود کو بے مول کر لیا تھا زرلش سے شادی کر کے۔

"تو کیا کہا ڈاکٹر نے پھر؟" انکے پوچھنے وہ مختصر انہیں احوال سناتے کھڑا ہو گیا تھا۔ باہر آتے زرینہ کو پیغام دیتے اس نے زرلش کو بلوایا تھا مگر معلوم پڑا وہ سو چکی ہے زنجبیل اچھے سے جانتا تھا وہ جب تک روم میں نہیں جائے گا تب تک وہ نہیں سوئے گی جانے کس بات کا خناس دماغ میں سمایا تھا کہ ناراضگی جتائی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

کھانا کھاتے وہ دوبارہ کمرے میں آیا تو اس نے زنجبیل کی طرف پشت کی ہوئی تھی۔

"زری اٹھ جاؤ اور میڈیسن لو۔" وہ اسکی طرف آتے بولا تھا زرلش نے سختی سے آنکھیں بھینچ لیں۔

"زری میں جانتا ہوں تم نہیں سو رہی ہو اسلیئے مجھے تنگ مت کرو۔" زنجبیل نے اسے پیٹھ سے پکڑے اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا۔زرلش آنکھیں وا کیے اسے دیکھنے لگی زبردستی دیر تک آنکھیں بند کیے رکھنے کی وجہ سے نیلگوں سمندر کے ساتھ ہلکے گلابی ڈورے نظر آرہے تھے۔

زنجبیل نے ہدایت نامہ پڑھتے لائی گئی میڈیسن اسے دی تھی وہ خاموشی سے اسکے سارے احکامات فالو کررہی تھی جب زنجبیل کے ہاتھ اسکی شرٹ اتارنے کو بڑھے وہ جھجھکتے ہوئے پیچھے ہٹی تھی۔

"ڈاکٹر نے کچھ مساج کریمیں بھی دی ہیں جو دل کی عین جگہ اپلائی کرنی ہیں' جس سے دل مضطرب کو چین آئے گا اور ہو سکتا ہے اجنبیت اور خاموشی کا یہ طوی دورہ جو دل کو پڑا ہے وہ بھی ختم ہو جائے۔" زنجبیل نے ذومعنیت بھرے انداز میں کہتے اپنی من مانی کرتے اسے لٹایا تھا۔

زرلش نے آنکھیں موند لیں۔

"کیا تم مجھ سے کچھ شیئر کرو گی اب؟ کیا اس سب کے پیچھے اس تصویر کا ہاتھ ہے؟"

اسکے سینے پہ نگاہ جمائے وہ گھمبیر آواز میں پوچھ رہا تھا۔زرلش کی آنکھیں پھر سے عرق آلود ہوئیں تو زنجبیل نے اس پہ جھکتے باری باری ان آبگینوں کو جانفسل کیا تھا۔

"زری۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"مجھے جذبہ رقابت مار رہا ہے مسٹر زی۔" وہ اجنبی انداز میں بولی تو زنجبیل جیسے پل میں ساری بات کا مفہوم سمجھ گیا تھا۔

"تم سے بڑا کوئی پاگل ہے زری جب میسر نہیں تھا تو تڑپ تھی اب میسر ہوں تو بھی اپنا اور میرا سکون کسی تیسرے وجود کی وجہ سے برباد کر رہی ہو۔۔۔اگر۔مجھے ژالے آفریدی کو اپنانا ہوتا تو کب کا اپنا لیتا اعتراض کسے تھا بھلا لیکن نا وہ میرا وہ مقدر تھی اور نہ ہی میں نے اسے کبھی اپنی تقدیر بنانے کی ضد کی ہے جو میرا تھا مجھ تک پہنچ گیا ہے'کشمیر کی وادیوں نے مجھے قدرت کا حسین شاہکار بخشا ہے اور اس پہ میں بہت خوش ہوں۔" وہ انتہائی معتدل انداز اپنائے اسے سمجھا رہا تھا۔بات کرتے زنجبیل کی ذہن رو بھٹکی تو وہ مساج کرتے ہاتھوں پہ زور دے گیا تھا۔زرلش درد سے چلا اٹھی تو وہ بھی جیسے ہوش میں آیا تھا۔

"اوہ سوری میرے دھیان میں نہیں رہا۔" زنجبیل نے اسکے سینے پہ لب جمائے مسیحا گری کی تو وہ کروٹ بدل گئی تھی۔

"اعتبار کرنا ہوگا تمہیں زری کہ زنجبیل آفریدی دل
ہی نہیں جسم و جان سے بھی صرف تمہارا ہے۔"
زنجبیل نے اسکی پشت پہ لب جمائے کہا تھا۔

"تم اسکے ساتھ زیادہ پیارے لگ رہے تھے۔" ہنوز اسکی جانب پشت کیے نروٹھے انداز میں کہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

" بلکل ٹیپکل وائف بنتی جارہی ہو جو بھگو بھگو کے طنز کے تیر برسارہی ہو لیکن میں تمہیں بتاتا چلوں کہ مجھے اچھے سے پتا ہے مس کس کے ساتھ کھڑے سجتا ہوں اسلیئے تم میری جان عذاب نا کرو ڈارلنگ۔" اپنی بانہوں کا تنگ گھیرا باندھے وہ کبھی پیار اور کبھی سرزنش بھرے انداز میں اسکی برین واشنگ کررہا تھا۔ جو رشتے تصویروں میں مضبوط نظر آرہے ہوتے ہیں درحقیقت وہ تصویروں کی حد تک ہی رہ جاتے ہیں پر زرلش کے اندر کا بچپنا یہ بات سمجھ نہیں پارہا تھا جبھی وہ اسکے اور اپنے لیے آزمائش بن رہی تھی مگر زنجبیل جانتا تھا کیسے وہ وقت کو اپنی مٹھی میں کر سکتا تھا تبھی وقت کی دھول مزید پختگی پکڑے اس نے وہ ہر گرد اسکے ذہن سے مٹادی تھی۔

اگلی صبح ان دونوں کیلیئے ہی کافی شاکنگ تھی جب زہرہ اسکی طبیعت کا پوچھنے اسکے روم تک چلی آئی تھیں۔ جانے زنجبیل کے سامنے دکھاوا تھا یا انہیں واقعی ہی زرلش کی فکر ہوئی تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شاک سی بیٹھی ہاتھوں میں پکڑی رپورٹس دیکھ رہی تھی اور بادصبا بنی اپنی ماں کو بھی جو بنا اسے کچھ بولنے کا موقع دیے درخشاں کو کال کرتے اوذکان اور اسکے بچے کی گڈ نیوز سناتے ایکسائیٹڈ ہورہی تھیں۔ انکے ڈاماڈول ہوتے رشتے کو جیاے کنارہ ملا تھا۔ وہ چپ چاپ وہاں سے نکلتے فرینڈز کے ساتھ کلب آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"سو ٹیپکل ژالے تم ایک بچے کا بوجھ کیسے اٹھاؤ گی تمہاری ساری سوشل لائف اسپوئل ہو جائے گی۔" اسکی دوست نینا نے اسکیلئے ڈرنک بناتے ہوئے کہا تھا۔

ژالے کے چہرے پہ ناگواری کے تاثرات ابھرے تھے اس روز اس نے بے تحاشہ سموکنگ اور ڈرنک کی تھی کہ وہ گاڑی ڈرائیو بھی نہیں کر پا رہی تھی تبھی اسکے دوستوں کو اسے گھر چھوڑنے کیلئے آنا پڑا تھا۔

ٹریفک لائٹس کے اشارے پہ گاڑیاں رکیں تھیں۔ وہیں لیٹ نائٹ آفس سے گھر واپس جاتے اوذکان نے سرسری نگاہ برابر میں رکی گاڑی پہ ڈالی تھی وہ اپنی توجہ کے دھاگے آگے مبذول کرنے لگا جب چونکتے ہوئے دوبارہ ساتھ والی گاڑی پہ توجہ کی جہاں فرنٹ پہ ایک لڑکی اور لڑکا بیٹھے تھے اور بیک سیٹ پہ دو لڑکیوں کے درمیان میں ایک لڑکا بیٹھا تھا جو بار بار اپنی ساتھی لڑکی کو چھونے کی کوشش کرتا وہ اسکا ہاتھ جھٹک دیتی۔ اوذکان کے جسم میں ناگواری کی لہر دوڑی تھی۔

"مت کرو وکی۔۔۔" اس لڑکی نے کھکھلاتے ہوئے کہا تو اوذکان کیلئے یہ آواز قیامت ثابت ہوئی تھی اور اسی وقت سگنل کھلا تو گاڑیاں رواں دواں ہوئیں تھیں۔ وہ بمشکل اپنے حواسوں پہ ضبط کیے اس گاڑی کا پیچھا کرنے لگا تھا۔

بیچ راستے ہی اس نے اپنی گاڑی اس گاڑی کے سامنے لا کھڑی کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا بد تمیزی ہے اوذکان حیدر۔" فرنٹ پہ بیٹھا نعمان احمد اوذکان کو سامنے دیکھتے چیخا تو وہیں نینا بھی چونکی۔ کلب میں اکثر وہ انکے ساتھ ہوتا تھا کبھی شوق میں سگریٹ پی لیتا تھا ورنہ کبھی ڈرنک نہیں کی تھی اسکے برعکس زنجبیل اور ژالے اکثر ڈرنک کر لیا کرتے تھے پر اب تو اس نے بھی چھوڑ رکھی تھی پر ژالے آفریدی کا جنون برقرار تھا۔ اوذکان بنا کسی کو جواب دیئے تیزی سے بیک ڈور کھولتے وکی کو ان دونوں کے درمیان سے نکالتے بے تحاشہ پیٹنے لگا تھا۔

"تم جانتے ہو نا وہ اوذکان حیدر کی بیوی ہے اسکے باوجود تم ذلالت کر رہے تھے۔" وہ بنا رکے اسے مارے جا رہا تھا نعمان اور باقی سب بھی اسے چھڑانے کی تگ و دو میں تھے پر وہ اپنا سارا غصہ ان سب پہ اتارے ژالے کا ہاتھ تھامے اسے گاڑی تک لایا تھا۔

"یو بیڈ بوائے تم نے میرے دوستوں کو مارا ہے میں تم سے بات نہیں کرنے والی ہوں۔" ژالے نے سرخ آنکھیں اس پہ گاڑے کہا تھا اوذکان بمشکل اپنے غصے پہ قابو رکھے ہوئے تھا۔

یہ بھی شکر تھا اسوقت کوئی جاگ نہیں رہا تھا ورنہ یہاں بھی اسے ہی شرمندگی اٹھانی پڑتی۔

"مجھے یہاں نہیں آنا تھا۔" وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے کمزور سی مزاحمت کرتے بولی۔ اوذکان نے شاید ہی کبھی اتنا کنٹرول رکھا ہو خود پہ وہ اسے اپنے کمرے میں لائے زبردستی اسے بیڈ پہ سلاتے اسے کمفرٹر اوڑھایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"آئی ہیٹ یو اوذکان حیدر۔"وہ اسکے سینے پہ اپنے ناخنوں سے کھروچ ڈالتے بولی تھی اوذکان نے اسکے گلے کو مفلر کی قید سے آذاد کیا اور اسکی ہیلز اتاری تھیں۔نرم ملائم سفید ٹھنڈے پیروں پہ اسکے گرم ہاتھ بہت بھلے محسوس ہو رہے تھے۔

"نفرت کرو یا محبت یہ لوح ارض پہ درج ہے میری جان کہ تمہیں اوذکان حیدر کے ساتھ ہی رہنا ہے۔"اسکے بالوں کو کھولتے ای۔سی آن کیا تھا۔کمرے میں پھیلتی خاموشی اور اے۔سی کی ٹھنڈک اسکے حواسوں پہ غنودگی طاری کرنے لگی تھی۔

"پر مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا ہے کبھی بھی۔"ایسا لگ رہا تھا وہ نشے میں بھی حواسوں میں ہی تھی۔اوذکان نے کچھ دیر اسے خاموشی سے دیکھا تھا اور پھر اچانک اسے اٹھائے واشروم میں لایا اور شاور تلے کھڑا کرتے ساتھ ہی اسے آن کر دیا۔ژالے کے حواس بیدار ہونے لگے تھے۔

"یہ---یہ کیوں--بھب--"وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولتے لڑکھڑائی تو اوذکان نے اسے تھامے دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔قطرہ قطرہ پڑتی پھنوار ان دونوں کو مکمل بھگوئے جا رہی تھی۔ژالے کے وجود کے نشیب و فراز اوذکان کیلئے مشکل کھڑی کر رہے تھے وہ ناراض تھا اس سے اسکے وجود سے نظریں چرائے وہ پیچھے ہٹا تھا۔

"اوذی---"ژالے نے گہری سانسوں میں اسے پکارا تو اوذکان ساری انا ایک طرف رکھے اسکے ہونٹوں پہ پھیلا پانی پینے لگا تھا جو اسکے لبوں کو چھوتے امرت بن رہا تھا۔اوذکان کی مدہوشی حواسوں

Posted on Kitab Nagri

سے بے بہرہ ژالے کو بھی اسکی طرف متوجہ کرنے لگی۔ جائز رشتے میں بندھے دونوں لوگ اپنا آپ کھونے لگے تھے اوذکان اسے اٹھائے کمرے میں لایا تھا اور اسے چینج کراتے ساتھ ہی اسکیلئے چائے بنا کے لایا

تھا جو اس نے اوذکان کے ہاتھوں پی تھی اور پر سکون ہوتے ساتھ ہی سو گئی تھی۔

اگلی صبح جب آنکھ کھلی تو خود کو وہاں دیکھتے اسے جھٹکا لگا تھا دوسرا جھٹکا خود کو نائٹ ڈریس میں ملبوس دیکھ کے ہوا تھا۔

"اٹھ گئی تم ہیو آ گڈ ڈے۔" اوذکان آفس کیلئے ریڈی سا اسکے سامنے کھڑا تھا۔

"میں یہاں کیسے آئی؟" وہ سر تھامے بولی جب اوذکان نے سائیڈ پہ پڑا لیموں پانی اسے پکڑایا تھا۔ جانے کیوں پہلی بار ژالے کو شرمندگی نے آن گھیرا تو وہ جانتا تھا کہ وہ ڈر نکڈ رہی تھی۔

"نیند میں چل کے تم گیٹ تک آئی اور تمہیں یہاں دیکھ کے میرا دل بلیوں اچھلتے تمہیں روم تک لایا۔" انتہائی سنجیدہ انداز میں کہتے اس نے اپنے کف لنکس لگائے اور کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ وہ الجھی سی خود کو دیکھ رہی تھی جب وہ بریک فاسٹ اٹھائے لایا تھا۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے تمہارا بہت خیال رکھا جائے کیونکہ تم مجھے اولاد کی نعمت سے نوازنے لگی ہو یہ میرے لیے بہت اہم ہے۔ میرے خیال سے ہمیں اپنے اختلاف بھلائے اپنے بے بی کیلئے سوچنا چاہیئے ۔" اوذکان کا انداز انتہائی نرم سا تھا وہ حیران سی اسے دیکھے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"اوذکان حیدر تم بھی یہ جانتے ہو میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی اور نہ ہی تمہارے بچے کی کوئی پرواہ ہے مجھے اس لیے تم میرے دانہ بچھانے کی کوشش مت کرو۔"وہ اسے وارن کرتے کمفرٹر سے کھڑی ہوئی تھی۔اوذکان نے اسکا ہاتھ تھاما اور بریک فاسٹ اسکے سامنے کیا۔

"میں یہ بتانا نہیں چاہتا ہوں کہ رات میں کس حد تک گزرا ہوں اسلیئے ہم دونوں کیلیئے یہ بہتر رہے گا اگر ہم صرف اور صرف اچھی باتیں کریں کیونکہ اگر میرا دماغ چٹخا تو شاید میں تمہارا بھی وہیں حال کرونگا جو تمہارے سو کالڈ دوستوں کا ہوا ہے۔"وہ اسے وارن کرتے حیران پریشان چھوڑے مکھن لگا توس اسکی طرف بڑھا گیا تو ژالے نے منہ موڑ لیا۔

"کھالو ژالے ایسا نہ ہو دوبارہ یہ بھی نصیب نہ ہو۔"اسکا انداز بہت سرد تھا ژالے نے مڑ کے نہیں دیکھا اوذکان نے شانے اچکاتے ساتھ ہی اپنا بریک فاسٹ مکمل کیا کھانے کی ٹرے باہر رکھی تھی اپنا سامان اٹھائے روم کو باہر سے لاک لگاتے وہ وہاں سے نکلتا گیا تھا۔

"اوذی یہ غلط حرکت ہے'کیز دو مجھے۔"وہ اسکی راہ میں حائل ہوئی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"نومام اسکا ایک یہی واحد علاج ہے باقی آپ فاطمہ آنٹی کو مطمئن کر دیجیئے گا وہ یہاں ٹھیک ہے۔"لاپروائی سے کہتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

اوذکان کے جاتے ہی وہ فریش ہوئی تھی اور ٹپ ٹاپ سا تیار ہوتے اپنے بیگ اور سیل کو ڈھونڈنے کو نگاہ دوڑائی پر وہ وہاں نہیں تھا اس نے ڈریسنگ ٹیبل الماری سے بیڈ تک کو چھان مارا پر وہ کہیں نہیں ملا تھا

Posted on Kitab Nagri

۔وہ غصے سے بھری دروازے پر آئی پر اسے لاکڈ دیکھ اسکا دل دھک سارہ گیا تھا۔اس نے زور زور سے دروازہ بجایا تھا پر کوئی جواب نہیں آیا کتنی دیر غم وغصے میں ڈوبی وہ لگاتار دروازہ بجاتی رہی تھی پر جب کچھ حاصل نہیں ہوا تو بیڈ پہ پڑے رونے کا شغل پورا کیا تھا۔دن کے اجالے رات کا پیراہن اوڑھ چکے تھے جب وہ لوٹ کے آیا تھا۔ژالے کی حالت صبح کے برعکس تھی اور پھر اس پہ پورا دن بھوک کے مارے نڈھال سی بستر پہ پڑی ژالے اسے دیکھتے چیل کی طرح اس پہ جھپٹی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

"تم۔۔۔تم یہ کیسے کرسکتے ہو اوذکان حیدر تمہاری جرآت کیسے ہوئی مجھے یہاں بند کرکے جانے کی میں تم پہ اگین کیس کردونگی۔"وہ دھمکارہی تھی اوذکان نے پرسکون انداز میں نشست سنبھالی تھی۔کتنی دیر اسکی لعن طعن سننے کے بعد وہ بنا رسپونس دیئے فریش ہوا تھا۔ژالے مزید پاگل ہونے لگی تھی اب کے لاک اندر سے لگایا گیا تھا۔

اس نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا جو نک سک سا تیار تھا جیسے ابھی آفس جانا ہو۔

"کھانا کھاؤگی میری جان؟"وہ باہر کی طرف بڑھتے بولا تھا۔

"زہر لا دو وہ کھالونگی۔"اس نے کھا جانے والے انداز میں کہا تو اوذکان بنا اسے کچھ کرنے کا موقع دیے 'اوکے' کہا اور وہاں سے غائب ہوگیا کچھ دیر بعد واپس آیا تو کھانے کی ٹرے ہاتھ میں تھی۔

"اگر تم چاہو تو مجھے جوائن کرسکتی ہو۔"وہ آفر دیتے خود کھانے لگا تھا اسکا صبح سے بھوک کے مارے برا حال تھا روم فریج تک خالی تھا مگر انا تھی کہ آڑے آرہی تھی تبھی بیٹھی رہی وہ کھانا کھاتے ہی سونے کیلئے لیٹ گیا تھا۔کچھ ہی دیر میں ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز پہ وہ اسکی جانب متوجہ ہوئی۔جانے اس نے

Posted on Kitab Nagri

کیز کہاں رکھیں تھیں وہ ایک بار پھر ہر طرف ڈھونڈنے کے بعد اسکی پاکٹ چیک کرنے لگی مگر بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے تبھی تذدب کا شکار تھی مگر ایسے بھوکی پیاسی قید بھی منظور نہیں تھی۔

وہ دبے قدموں آتے اس پہ جھکی تھی اندازہ کرنا کیز کونسی پاکٹ میں ہونگی تبھی اوذکان نے اسے کھینچتے خود پہ گرایا تھا۔

اے آتشیں گلاب

اے میرے بیتاب دل کی معصوم خواہش!

تیری زلفیں ہیں کہ پروانہِ خوشبو

تیری سانسیں ہیں کہ مہک بہار کی تیرے بدن پر رینگنا جیسے

برف سے ڈھکی چوٹیوں کو سَر کرنا

تم اتنی سُندر ہو کہ چودھویں کا چاند

تیرا ہونا حیات کی رنگینوں کے پتہ دیتا ھے

اے سلطنت بہار

مجھے بہکانے سے باز رہو

یوں نا ہو کہ میں بے وقت مارا جاؤں

ابھی تو تیرے خوابوں خیالوں نے

Posted on Kitab Nagri

مجھے سرور بخشنا شروع کیا ھے

ابھی تو تیرے وجود زعفران کو لبِ احمر کی

خوشبو نے معطر کرنا ھے

ابھی تو تیری حسین زلفوں کی شان میں

قصیدے لکھنے ہیں

ابھی تو تیری بل کھاتی کمر کو نام دینا ھے

ابھی تو تیرے رخساروں سے روشنیاں پھوٹنی ہیں

زمانے کو بتانا ھے

ابھی تو تیری ہنسی نے ماحول کو مدہوش کرنا ھے

آؤ میری بانہوں میں سما جاؤ کہ

میری دھڑکنوں کو قرار مل سکے

آؤ میرے گلے سے آن لگو کہ ساری تھکاوٹوں کو راحت محسوس ہوتی محسوس ہو

اے گُل پرنہ

تیری آواز جھرنوں کی مدھم سرسراہٹ

تیری چال ستاروں کا رقص

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

یہ دوریاں مٹاؤ آؤ شدت سے بغلگیر ہو جاؤ

کہ جنت کا گماں مجھے دھرتی پر محسوس ہو سکے

ہائے یہ آرزوئیں یہ جاگتی آنکھوں کے سپنے

تم میں اور یہ عالم میں تم اور یہ زمانہ

آؤ اس فرق کو بھی مٹاڈالیں

آؤ ہم ایک ہو جائیں۔۔۔۔

وہ اسکے کانوں میں اپنی محبت کی چاشنی گھولتے بولا تھا۔ژالے نے اپنا آپ چھڑانا چاہا مگر اوذکان کسی اور موڈ میں نظر آیا تھا۔

"جنگ ہارنے کا اعلان کردو آسانی رہے گی میری جان خود پہ اور میری ننھی سی جان پہ کتنا ظلم سہو گی۔" اوذکان کے ہاتھ اسکے جسم پہ رینگ رہے تھے وہ بے چین سا کسمسائی۔

"کسی خوشفہمی کا شکار مت رہنا اوذکان حیدر تمہاری یہ خودساختہ جیل زیادہ عرصہ نہیں چلے گی۔" وہ پھنکارتی ہوئی اسکے سینے پہ دونوں کہنیوں کا زور دے گئی وہ درد سے چلایا تو وہ۔ پیچھے ہٹی تھی۔

"چلو تم اپنی ضد پہ قائم رہو گڈ نائٹ کیز تمہیں میری پاکٹس میں نہیں ملیں گی۔" وہ بے رحم لگا تھا۔ اسکا یوں اگنور کرنا ژالے کو گوارہ نہیں ہوا تھا پر وہ ضد پہ اڑی صوفے پہ جا کے بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اگلے دن جب اس نے بریک فاسٹ آفر کیا تو ژالے نے منع کرنے کی جرآت نہیں کی تھی نجانے وہ کیا چاہتا تھا اگر آج بھی بھوکا پیاسہ رہنا پڑا تو۔

"میرا اور اپنے بے بی کا خیال رکھنا۔" وہ اسکا ماتھا چومتے بولا تھا اور پھر رفتہ رفتہ وہ اپنی جنگ ہارتی اس قید کی عادی ہو گئی تھی۔

"اوذی مجھے تھوڑی ڈرنک چاہیئے۔" وہ اسکیلئے کھانا لایا تو انگلیاں چٹخاتے اس نے اپنی ضرورت بیان کی تھی۔

"ڈاکٹر نے منع کیا ہے کسی قسم کا نشہ ہمارے بچے کیلئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔" وہ اسے شانوں سے تھامے رسانیت سے سمجھاتے بولا تھا۔ وہ فوراً اسکے ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

" مجھے ایسا بچہ نہیں چاہیئے جو میری آزادی سلب کر لے۔" وہ غصہ ہوئی تھی اور اوذکان کا بھی ہاتھ اٹھ گیا۔

"خبر دار تم نے ایک اور بار ہمارے بے بی کے بارے میں برا بولا یا سوچا بھی تو جان نکال لونگا میں تمہاری' میں تو یہی چاہتا تھا تمہیں اس خود ساختہ قید سے رہائی دوں مگر تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ پیار کی بات سمجھ آئے۔" وہ شعلہ پا تھا جب مرحہ اور درخشاں اسکی آواز سنتے کمرے میں آئی تھیں۔

سامنے ہی وہ اپنے رخسار پہ ہاتھ رکھے بے یقینی سے اوذکان کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کیا بیہودگی ہے یہ اوذی تم نے ژالے پہ ہاتھ اٹھایا؟ شرم نہیں آرہی تمہیں یہ کونسی مردانگی ہے؟" درخشاں نے اسے گریبان سے پکڑے کمرے سے باہر دھکیلا تھا۔

دو لفظ تشفی کے پاتے وہ انکے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔

مرحہ نے بھی دروازے پہ جمے اوذکان کو شکایتی نگاہوں سے دیکھتے رخ موڑ لیا تھا۔

"بس ایک میں ہی ہمیشہ ہر جگہ غلط ہوں 'اسے کوئی کچھ نہیں بول رہا ہے۔" وہ منہ کے کئی زاویے بگاڑتے بولا تھا۔

درخشاں نے اوذکان کا مکمل بائیکاٹ کرتے خود اسکے روم کو اپنا ٹھکانہ بنالیا تھا۔ دو ایک بار وہ اسے گائنی اسپیشلسٹ کے پاس چیک اپ کو بھی لے کے گئی تھیں ڈاکٹر نے بچے کی ہارٹ بیٹ سلو بتائی تو پہلی بار اسکے اندر نئی آنے والی زندگی کی فکر جاگی تھی۔ اوذکان کی کمرے میں انٹری بحال کر دی تھی لیکن ان دونوں کے درمیان بات چیت مکمل ہی بند تھی۔ اس نے بھی خود پہ کنٹرول رکھتے کوئی نشہ آور چیز نہیں لی تھی اوذکان نے اس میں واضع چینج محسوس کیا تھا گھر والوں کے ساتھ تو اسکا رویہ ہمیشہ سے بہترین رہا تھا اوذکان کی نسبت لیکن درخشاں اور مرحہ جس طرح اسکی میڈیسن کا خیال رکھ رہے تھیں وہ ان محبتوں کے سامنے ہارنے لگی تھی۔

دستگیر آفریدی کے لوٹتے ہی فاطمہ نے اسکی گود بھرائی کی رسم رکھنے کا کہا تھا اور اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو درخشاں نے اسے ڈھیروں ہدایت کے ساتھ میکے بھیج دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ادھر اوذکان کو کسی پل بھی سکون میسر نہیں تھا تبھی دو دن گزرتے تیسری رات وہ اسکے پاس چلا آیا تھا۔فاطمہ نے خوشدلی سے اسکا ویلکم کیا تھا ان سے ملتے ہی وہ ژالے کے کمرے میں جہاں کافی تعداد میں اسے شاپنگ بیگز اور کھلونے نظر آئے تھے۔فاطمہ نے اسے بتایا تھا کہ آج پورا دن انہوں نے بے بی کی شاپنگ کی تھی۔اوذکان کو دیکھتے ہی وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیوں آئے ہو تم۔۔"

"اب تو میرے پاس آنے کی کئی وجوہات ہیں یہاں میری بیوی بچے ہیں لیکن اسوقت میں اپنے بے بی کی شاپنگ دیکھنے آیا ہوں۔"اوذکان کو جیسے بہانہ ملا تھا۔وہ 'ہنہ' بولتے منہ بنا گئی تو اوذکان کا دل چاہا اسکا منہ چوم لے جس کے وہ اتنے زاویے بناتی تھی۔

"منہ دھو کے رکھو۔"وہ اسے اگنور کرتے روم کا دروازہ کھول گئی تھی۔اوذکان کے شرارت سے مسکراتے کھلے دروازے کو بند کرتے چٹخنی چڑھا گیا اور بنا دیری کیے اسے دروازے سے لگائے اسکیلئے مزاحمت کا در بند کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوذی تم۔۔۔"

"جی میری جان یہاں میں تمہاری ہی تو سننے آیا ہوں۔"اسکی اٹھتی انگلی کو سرعت سے تھامے اس نے لبوں سے لگایا تو وہ اسے گھورتی رہ گئی۔

"اوکے بولو میں سن رہا ہوں کیا کہنا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

اوذکان نے پیچھے ہوتے اسے ریلیکس انداز میں کہا تھا۔

"کچھ نہیں تم جاؤ یہاں سے۔" وہ نروٹھے پن سے بولی تھی۔اوذکان کچھ دیر اسے خاموش نظروں سے دیکھنے کے بعد اسکے ماتھے پہ اپنی محبت کا لمس بکھیرتے اسے دروازے سے ہٹا گیا اور پھر کمرے سے نکلتا گیا۔

ژالے حیران تھی وہ بنا بحث کے کیسے چلا گیا تھا۔

وہ اسکے اتنے مبہم رویے کو سوچتے ہوئے سونے ہی لگی تھی جب دروازہ دھڑا دھڑ ابجایا گیا تھا۔اس نے جونہی دروازہ کھولا سامنے پریشان سی فاطمہ ٹہری تھیں۔

"اوذکان کو گولی لگی ہے ابھی رخشاں کا فون آیا ہے۔" فاطمہ کا پیغام اسکا خون نچوڑ گیا تھا۔اسکا دل بند ہونے لگا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ تیورا کے زمین پہ گری تو فاطمہ مزید پریشان ہوتے اسے۔ سنبھالنے لگی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوبارہ اسکی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پہ پایا تھا سامنے ہی درخشاں اور فاطمہ ٹہری تھیں جبکہ دوسری طرف حیدر اور مرحہ تھے وہ کہیں نہیں تھا۔ژالے کو ایک بار پھر سانس تنگ ہوتی معلوم ہوئی تھی وہ بیڈ پہ اٹھ کے بیٹھی ہی تھی سب اسکی جانب متوجہ تھے۔

"مما اوذی۔۔۔" اسکی آنکھوں سے بھل بھل بہتے آنسوؤں نے سب کی جان پہ لا کھڑی کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"عدم یہ کس نے اس چاہت سے پکارا ہے اوذکان حیدر کو؟" وہ دروازے سے داخل ہوا تو ژالے اسے یک ٹک دیکھے جارہی تھی دوسرے ہی لمحہ بنا کسی پرواہ کے وہ اسکے گلے لگتے سسک اٹھی تھی۔ سب نے محبت کے اس مظاہرے پہ ایک دوسرے سے نگاہ چرائی تھی اور حیدر صاحب کے اشارے پہ آہستہ آہستہ وہ وہاں سے کھسک گئے تھے۔

"ژالے۔۔" اوذکان نے اسے پکارا تو وہ بھیگی پلکیں اٹھائے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"مجھے یقین نہیں آرہا ایک مس انڈرسٹینڈگ سے پھیلی نیوز پہ تم اتنا ریکٹ کروگی تو قسمے آج ہی کوئی ٹارگٹ کلر اپروچ کرتا ہوں۔" اوذکان کا قطعی غیر سنجیدہ انداز اسکی آنکھیں بھر اگیا تو اوذکان نے سر پکڑ لیا۔

"ژالے تم اسوقت پاگل لگ رہی ہو۔"

"ہاں ہوں میں پاگل۔۔۔ ہنسو خوب ہنسو تم

۔ جانتے بھی ہو اسوقت میری کیا حالت ہوگئی تھی؟ مجھے لگا مجھے سانس نہیں آرہی مجھے لگا تھا۔۔۔ انجانے میں۔۔۔ انجانے میں تمہیں دی گئی میری نفرت کی بد دعائیں بر آور ثابت ہوئیں ہیں اور۔۔۔ اور اب میں نے تمہیں کھودیا۔" وہ پھولی سانسوں سے ایک ایک لفظ ادا کرتے رو پڑی تو اوذکان نے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ آتش عشق جو اس نے بھڑکائی تھی وہ اسکے اندر بھی لگی محسوس کر رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آئی ہیٹ یو۔۔۔"وہ اسکے سینے پہ تابڑ توڑ مکا برساتے بولی تو اوذکان کے لب اسکے سر پہ جم گئے تھے کتنی دیر وہ خاموش ٹہرا اسکی مزاحمت سہتا رہا تھا اور جب وہ نڈھال ہوئی تو اسی کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔غصہ 'نفرت' کھونے کا ڈر اس سب کے ہیجان میں مبتلا ژالے آفریدی خود بھی نہیں جانتی تھی کب اوذکان حیدر کے بچھے جال پہ چل نکلی تھی۔

وہ فتح مند سا اسے بیڈ پہ لیٹائے بغور اسے دیکھنے لگا تھا۔کچھ دیر اسکے ہاتھ پاؤں کو اپنے پر حدت جذبوں کی مہکایا تھا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

اس دن وہ تنہائی اور سناٹوں سے بوکھلائی سی پھر رہی تھی زنجبیل کمپنی کی جانب سے باہر گیا ہوا تھا اور زہرہ ہفتے میں دو دن آفس کے امور دیکھنے جاتی تھیں۔اس دن کے بعد سے اس نے زہرہ سے مخاطب ہونے کی کوشش نہیں کی تھی نا ہی زنجبیل نے اسے کوئی درس دیا تھا نیا۔

وہ بنا مقصد ہی زہرہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو انہیں معمول سے ہٹ کے نڈھال سا پڑا دیکھ اسکے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں۔"اس نے کوئی صیغہ استعمال کیے بغیر ہی پوچھا تھا۔

"پا۔۔پانی۔۔۔"انکی نقاہت سے پر آواز پہ وہ گھبرائی سی انکے پاس آئی تھی اور پانی کا گلاس انہیں تھمانے کو سہارا دیا تو معلوم پڑا انکو کافی زیادہ ٹمپریچر تھا۔وہ انہیں سہارا دیتے پانی پلانے لگی تھی اور اپنے روم میں آتے زنجبیل کی ایمرجنسی نمبرز کی ڈائری سے انکے فیملی ڈاکٹر کا نمبر نکالا جو اکثر ہی زہرہ کے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

چیک اپ کیلئے آتے رہتے تھے انہیں سچویشن سے آگاہ کرتے دوبارہ انکے پاس آئی تھی۔ کسی میڈیسن کی خود سے آگاہی تھی جو نہیں پر پشمینہ جیسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں ماتھے پہ رکھتی تھی اسے ٹمپریچر کے وقت وہیں طریقہ بروئے کار لایا تھا۔

ڈاکٹر کے آنے تک زہرہ کی حالت کافی اسٹیبل ہو چکی تھی۔ وہ انہیں چیک کرنے کے ساتھ ہی ضروری احتیاط اور ہدایات دیتے چلے گئے تھے جنکا کہنا تھا وہ موسمی بخار کا شکار ہوئی ہیں۔

زہرہ کے سوتے ہی وہ سرونٹ کوارٹر آئی تو معلوم پڑا تقریبا ملازمین چھٹی پہ تھے اور جو ایک ادھ تھے وہ خوب آرام فرما رہے تھے۔ اس نے بنا لحاظ کے زرینہ کو بھی بے نقط سنائی تھیں اور کہیں نا کہیں خود بھی تاسف میں گھری تھی جو ایک ہی گھر میں رہتے ان سے اتنی لاپرواہ تھی۔

وہ انکیلئے یخنی بنا کے آئی تو زہرہ جاگ چکی تھیں۔

"اب کیسی طبیعت ہے آپکی؟" اس نے غلطی سے بھی نگاہ انکی طرف نہیں اٹھائی تھی۔ زہرہ نے بنا کچھ کہے ہاتھ بڑھاتے اس سے یخنی کا پیالہ لینا چاہا تو کمزوری اور بخار سے نڈھال زہرہ کے ہاتھ لرزے تھے۔

"آپ رہنے دیں میں پلا دیتی ہوں آپکو۔" وہ انکا ہاتھ تھامے بولی تھی اور تکیوں کے بل انہیں لٹائے بہت احتیاط کے ساتھ اسپون سے یخنی پلانے لگی تھی۔

زہرہ بھی گم صم سی تھیں تبھی بنا کوئی فارمل انداز دکھائے پیٹ کا ایندھن بھر رہی تھیں۔

جتنے دن انکی طبیعت میں بہتری نہیں آئی انکا ایک ایک کام اس نے خود اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل آیا تو زہرہ کافی حد تک بہتر ہو چکی تھیں۔

"مما یہ فیئر نہیں ہے کم از کم آپکو مجھے بتانا تو چاہیئے تھا کیسے ہینڈل کیا آپ نے یہ سب اکیلے نوکروں کے سہارے۔" وہ پریشانی سے انکا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔

"نوکروں کے سہارے کہاں تھی میں۔" انکا انداز پر سوچ سا تھا۔

"تو پھر کون تھا یہاں زری کو تو آپ دیکھنا نہیں چاہتیں اینڈ ایز پر ہوپ آپکے روڈ بے ہیور اور ڈر کی وجہ سے اس نے یہاں جھانکا بھی نہیں ہوگا۔" زنجبیل کو کچھ غصہ اس پہ بھی آرہا تھا وہ خود اے از یوم کیے بیٹھا تھا باتوں کو۔

زہرہ ایک لمحے کو چپ ہوئی تھیں۔ اگر وہ چاہتی تو ہمیشہ کی طرح ان سے کنارہ کر کے رہ سکتی تھی کیونکہ انکا بیٹا اسکی سپورٹ میں تھا مگر اس نے اپنی اور اپنے گھر والوں کی ہوئی ہتک بھلائے محض انسانیت کے ناتے انکی خدمت کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مام کہاں کھو گئیں آپ؟" زنجبیل نے انکا ہاتھ دباتے پوچھا تو جیسے گہری نیند سے جاگی تھیں۔

ہاں اب تک وہ نیند میں ہی تو تھیں جو ذات 'پات' رنگ و نسل اور اونچ نیچ کے طبقے کی تفرہق میں پڑ کے انسان کا درجہ بھلا چکی تھیں۔ پل میں جیسے تمام دھند لکے چھٹے تھے تو ایک آسودہ سی مسکراہٹ انکے لبوں پہ آرکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں اکیلی کہاں تھی زی میرے ساتھ میری بہو تھی ہر وقت۔"انکا لہجہ متبسم تھا مگر انداز سنجیدہ وہ بڑے زور سے چونکا تھا۔

"بہو۔۔مطلب مام میں کچھ سمجھا نہیں؟"وہ الجھا سا بولا۔

"میری کتنی بہوئیں ہیں؟"انہوں ناک بھنوں چڑھائے کہا تو زنجبیل ہکا بکا رہ گیا۔

"مما زری۔۔۔مطلب آپ زری کی بات کر رہے ہو آپ نے اسے بہو بولا؟"وہ فرط جذبات سے تقریباً چیخ اٹھا تھا اور زہرہ کے اثبات میں سر ہلانے پہ وہ گنگ سا بیٹھا تھا۔

"اوہ میرے خدا کہیں میں دن میں خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں نا؟آپ سچ کہہ رہی ہیں مام آپ نے اسے اسکے رشتے سے پکارا؟"وہ خوشی سے چہک رہا تھا۔زہرہ نے بغور اسے دیکھا جو ماں اور بیوی کے درمیان پسیچ سا گیا تھا اسکے چہرے کی رونق کہیں گم ہو گئی تھی۔

زہرہ کو اندازہ ہو رہا تھا اپنا فیصلہ اس پہ مسلط کر کے وہ شاید اس بے ساختہ خوشی سے محروم ہو جاتیں۔

"آئی لوو۔۔یو مام آپ جانتی نہیں ہیں آپ نے مجھے کتنا بڑا سرپرائز دیا ہے اوہ گاڈ آئی ایم ریئلی ہیپی۔"وہ انکے گلے لگتے بولا تو زہرہ نے اسکی پشت تھپتھپائی تھی۔

"وہ بہت اچھی ہے زنجبیل اکثر گدڑی میں بھی لال چھپا ہوتا ہے جسکی پہچان ہمیں نہیں ہو رہی تھی شاید۔"انہوں نے صدق دل سے کہا تو زنجبیل اندر تک شاد ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

وہ ان سے ملنے کے بعد واپس آیا تو زرلش کو بڑی محویت سے ڈرامے میں گم پایا جہاں کسی تھائی ڈرامے کا رومینٹک سین چل رہا تھا اور وہ منہ کھولے ہیرو اور ہیروئن کی بڑھتی نزدیکیاں دیکھتے 'بیک سین لگا نا سمجھ آنے والا تھائی میوزک سن رہی تھی۔

"کیا تمہیں کوئی اور کام نہیں ہے ان تھرڈ کلاس موویز کو دیکھنے کے سوا؟" وہ دھاڑتے ہوئے اسکے سر پہ پہنچا تو زرلش جی جان سے کانپتے فوراً۔ وی آف کر گئی تھی۔

"ادھر مام کی اتنی طبیعت خراب ہے تمہیں اتنی توفیق نہیں ہو رہی کہ انکے کمرے میں ہی جھانک لو؟" اسکا سرخ تپتا چہرہ زرلش کے رخسار تیزی سے بھگونے لگا تھا۔

"اوئی ماں۔۔۔ تم روکیوں رہی ہو؟" اسکی ٹون ایک دم تفکر میں بدلی تھی۔

"کیونکہ تم مجھے ڈانٹ رہے ہو۔" وہ بھرائی آواز میں بولی تھی۔

"حالانکہ تمہاری مما بلکل ٹھیک ہیں میں تھوڑی دیر پہلے ہی دیکھ کے آئی ہوں انہیں۔" اس نے ہچکیوں اور آنسو کے درمیان اپنی صفائی دی تو زنجبیل کو اپنے فضول کے پرینک کرنے پہ غصہ آیا تھا وہ فوراً اسے اپنے قریب کر گیا۔

"اچھا سوری نہیں ڈانٹتا اب خوش۔" وہ بچوں کی طرح اسے پچکارتے ہوئے بولا تھا۔

زرلش نے جھٹ نفی میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تم اتنے دنوں بعد گھر آئے اور آتے ساتھ ہی لڑنا شروع کر دیا کیوں جبکہ مجھے تمہاری اتنی یاد آرہی تھی اتنے دن کون رہتا ہے باہر؟" وہ سوں سوں کرتے اپنے شکوے کر رہی تھی۔

"اوہ سوری ڈارلنگ نیکسٹ جب جاؤنگا پرامس اپنی وائف کو ساتھ لے کے جاؤنگا۔" وہ اسکی ناک سے کھیلتے بولا تھا۔

"اور میں نے آپکی مما۔۔۔"

"زری یہ آپکی 'میری مما کیا ہوتا ہے ماں تو ماں ہوتی ہے نا میری جان۔"

زنجبیل نے اسے فراست سے سمجھایا تھا جبکہ وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ زنجبیل کو لگ رہا تھا ابھی وہ حرف شکایت زبان پہ لائے گی اور زہرہ کی شکایت کرے گی پر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا وہ خاموشی سے اسے دیکھتے سر جھٹک گئی تھی۔

"چلو گیس کرو جلدی سے میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں؟" زنجبیل نے ایک گفٹ باکس اسکے سامنے کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زرلش نے نفی میں سر ہلایا تھا کیونکہ وہ الریڈی اتنی ڈپریسڈ ہوئی تھی کہ اسے گیس کرنا اتنا آسان نہیں لگا تھا تبھی زنجبیل نے وہ گفٹ پیک کھولا تھا وہ حیرانی سے اپنے سامنے موجود کرسٹل پیس میں بند پتھر کو دیکھ رہی تھی جس پہ ڈبل 'Z' کنندہ تھا اور یہ وہی پتھر تھا جسے ایک بار زرلش نے کھرچ کے انجانے میں اس میں اس اپنا اور زنجبیل کا نام امر کیا تھا اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"زنجبیل یہ تم نے کیسے کیا؟" وہ بھیگی پلکوں سے اسے ہاتھوں میں لیے بولی تھی۔

"جب تم نے اس پہ میرے ساتھ اپنا نام لکھا تھا تب ہی میں اسے اپنے ساتھ لے آیا تھا اسوقت جانتا نہیں تھا حالات ہمیں کس نہج پہ لے جائیں گے مگر میرے خیال سے یہ بہترین موقع ہے ان لمحوں میں مقید یادوں کو دہرانے کا اور انہیں ہمیشہ اپنے سنگ رکھنے کا۔" وہ اسکی پیشانی چومتے آج کھل کے اظہار کر گیا تھا۔

زرلش کی مشکور بھیگی پلکوں کو دیکھتے اس نے تنہی کی تھی۔

"آں۔۔ یہ خوشی کے آنسو ہیں۔" رم جھم میں سورج کا عکس لیے وہ لڑکی زنجبیل آفریدی کے دل مکین تھی۔ اسکا ملنا محض اتفاق نہ تھا بلکہ قدرت نے بار بار اسے زرلش سے ملوایا اور جوڑا تھا مگر انسان ہی کیا جو با آسانی قناعت پسندی کا مظاہرہ کرتے خدا کی رضا پہ راضی ہو جائے اور جب وہ چھن جانے کا خوف لاحق ہو تب دنیا اندھیری ہوتی نظر آتی ہے ایسے ہی کچھ مراحل سے گزرتی زنجبیل آفریدی کی محبت مزید پختگی اختیار کر گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

میرے الفاظ نا مکمل، میرے مِصرے ادھورے سے

Posted on Kitab Nagri

میرا خلاصہ محبت ہے، میری تشریح صرف تم.....

اوذکان حیدر آف وائٹ کرتے پاجامے میں ملبوس سینے پہ ہاتھ باندھے مسلسل اسے دیکھ رہا تھا جو آج کے فنکشن کیلیئے تیار ہو رہی تھی اور اوذکان کی ذو معنی نگاہوں سے بچنے کی کوشش میں الٹے سیدھے ہاتھ مار رہی تھی۔

"اوذی اگر تم یوں ہی مجھے لوفروں کی طرح گھورتے رہو گے تو میں نہیں تیار ہو رہی۔" وہ منہ پھلائے بولی تھی۔ اوذکان نے لبوں کو بھینچے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا اور ہولے سے چلتے اسکے قریب آرکا تھا۔

ٹیبل سے تازہ پھولوں کے گجرے اٹھائے اور اسکی کلائی میں پہننانے لگا تھا۔ اور پھر اسکی۔ کلائیوں کو جوڑے انکی سوندھی سوندھی خوشبو کو گہری سانس بھرتے اپنے اندر تک اتارا تھا۔ ژالے کے چہرے پہ شرمگیں مسکراہٹ آٹھہری تو وہ اسے دیکھنے لگا تھا۔ اس دن کی بے ہوشی کے بعد تو اس نے اسے سرتاپیر بدلہ ہوا پایا تھا۔ غصے میں دہکتے رخسار شعلہ بار نگاہیں اب اکثر شرم کی لالی سے پیراستہ نظر آتے تھے اور آج شام تو کچھ ایسے بھی اسپیشل تھی کیونکہ ژالے کی گود بھرائی کی رسم تھی۔

"سنو! اس حسین شام کے صدقے اگر میں تم سے کچھ مانگوں تو دو گے کیا؟"

وہ مان بھرے انداز میں بولی تو اوذکان نے ابرو اچکائے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"بتاؤ۔۔۔"وہ ہنوز اسکی کلائیوں کو تھامے ہوئے تھا جب ژالے نے ہتھیلی سیدھی کی تھی جو بلکل خالی تھی۔اوذکان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"کیا تم مجھے معافی دو گے ؟"وہ نظریں جھکا گئی اوذکان نے غور کیا اسکی آنکھوں میں سرخی دوڑ رہی تھی شاید وہ رو رہی تھے۔

"ژالے میری جان۔۔۔"اوذکان نے اسکی ہتھلیوں پہ لب جمائے اسے پکارا تو اسکا جیسے رواں رواں سماعت بنا تھا۔

"تم جانتی ہو اول روز سے ہی تمہیں دیکھتے من کی کلیاں پھوٹ اٹھیں'تمہیں میں نے اپنی ہر شب کا چمکتا ستارہ جانا ہے اور میں چاہتا تھا میری صبح ایسی ہو کہ تم جب نہا کر کمرے میں آؤ تو آکر اپنے گیلے بال میرے چہرے پر پھیرتے ہوئے میٹھی سرگوشیاں کر کے اٹھاؤ مجھے اور میں اٹھ کر ایک نظر مسکرا کر تمہیں دیکھوں اور پھر تمہیں اپنے اوپر کھینچ کر اپنی بانہوں میں بھر لوں اور تمہارے چہرے پر قوسِ قزح کے سات رنگ پھیل جائیں اور ان میں سب سے نمایاں رنگ گلابی ہو۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔اور میں پیار سے تمہارے چہرے پر آنے والے بالوں کو ہٹاؤں اور ایک بوسہ تمہارے ماتھے پر کروں اور تم ہلکا سا میری بانہوں میں کسمسا کر کہو چھوڑو اوذی دروازہ کھلا ہے کوئی آجائے گا۔۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

اوذکان نے اسے دیکھا جو مبہوت سی اسے سن رہی تھی اور اسکی ہر جسارت پہ قوس و قزح کے رنگ اسکے چہرے پہ بکھر رہے تھے۔ تبھی اوذکان نے اسے بانہوں کے گھیرے میں لیا تو وہ سٹپٹاتے ہوئے دور جانے لگی تھی۔

"اوذی دروازہ کھلا ہے کوئی آجائے گا۔" اسکی گھبراہٹ سے پر آواز پہ اوذکان کا جاندار قہقہہ کمرے میں بکھرا تھا اوذکان کو بھی شاید اس پہ رحم آیا تھا تبھی چھوڑ دیا مگر ہاتھ ویسے ہی تھام رکھا تھا تبھی اسکی آنکھوں میں جھانکتے اپنی داستان عشق سنائی۔

"اور پھر میں تمہیں مسکراتے ہوئے چھوڑ دوں تو تم میری ناک کو پکڑ کر کہو چلو بہت کر لی مستیاں ---" اوذکان نے اسکی جانب جھکتے کہا تو وہ باقاعدہ اوذکان کی ناک پکڑ کے دبا گئی تھی۔

"بہت کر لی مستیاں اوذکان صاحب میرا سوال وہیں رہ گیا۔۔" پیار بھری سرگوشی تو نہیں البتہ غصے میں ضرور کہا گیا تھا۔

"کاہے کی معافی یار۔۔۔ بس میں یہی سمجھتا رہا ہوں یہاں ٹٹ فار ٹیٹ ہو رہا ہے۔" اسکا متبسم انداز ژالے کو مطمئن کر گیا تھا۔ ایک بوجھ سا دل سے سرکا تھا وہ اسے نقصان پہنچانے کو کافی اریٹیٹ کرتی آئی تھی لیکن یہ بات بھولنے والی نہیں تھی ابتداء ہمیشہ اسی نے کی تھی۔

" چلیں سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے؟" اس نے اوذکان کے بازو میں ہاتھ ڈالے کہا تو اوذکان حیدر سر خم کرتے اسے آگے بڑھنے کا کہا تھا جو سلور اسٹون کے شارپ گرین ڈریس میں یقیناً بجلیاں گرانے

Posted on Kitab Nagri

کا ارادہ رکھتی تھی۔ اسکی معیت میں قدم بڑھاتے اس نے ایک میٹھی نگاہ اوذکان حیدر پہ ڈالی۔ وہ دوست کبھی برا نہیں تھا مگر دل جو بدگمان ہوا تھا اسے بہترین ہمسفر ملنے پہ پھر سے مبارکباد پیش کر رہا تھا جس نے ہمیشہ سے ثابت قدمی سے لفظ 'محبت' کی لاج نبھائی تھی۔

فاطمہ' درخشاں سمیت زہرہ اور انکے ساتھ آنے والی زرلش کی نگاہ اس خوبصورت جوڑے پہ پڑی تو وہ مسکرا دی وہ دونوں ایک دوسرے کیلیئے ہی بنے تھے دیوانے سے۔

فاطمہ' زہرہ کی ویل چیئر گھسیٹتے رسم کیلیئے اسٹیج کی طرف گھسیٹ کی طرف جانے لگی تھیں جبکہ وہ پہلی نشست میں بیٹھی ان دونوں کو دیکھتے مسکرا رہی تھی جب جانی پہچانی خوشبوؤں میں بسا وجود اسکے قریب آ کے بیٹھا تھا۔ اسے نے چونکتے ہوئے برابر میں دیکھا تھا جہاں بلیک کرتے پاجامے میں ملبوس شخص اسکے دل کی دھڑکن کو زیروبر کر گیا تھا۔

زرلش نے کچھ کنفیوز ہوتے ادھر ادھر دیکھا جبکہ مقابل کی نگاہیں اس پہ ٹکی تھیں تبھی وہ ذرا سا اسکی طرف جھکا تھا۔ زنجبیل آفریدی کی نگاہیں اسکے تابع کر دی گئی تھیں انکا کھل اٹھنا' مرجھانا جیسے سب اسکے پہلو میں ٹکی لڑکی پہ مشروط ہو کے رہ گیا تھا۔ اسے زہرہ کے بوتیک اسٹائل میں بنے خوبصورت ڈریس میں دیکھتے زنجبیل آفریدی کے من کے سنہری دھاگے کھلے تھے۔ دیر صحیح پر اس نے جان لیا تھا کہ وہ اسکی تابناک رُوح کے اہم جزو

اسکی تخیل کی دھیمی خوشبو کی طرح بہت پہلے سے ہی اسکے اندر کہیں مہکتی تھی۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تجھے کیا خبر اے عطرِ پاش
تیرے مسحور کن رویے کی پاداش میں
جانے کتنی دیر میری آنکھیں تجھے
دیکھنے کی چاہ میں سُلگتی رہتی ھیں
اے میرے تخیل کی خوشنما بہار
تُو میرے تخیل کیطرح میرے قریب رہا کر
تیرے ہونے سے میرے ہونے کا وجود قائم ھے۔۔۔"

زنجبیل نے اسکے کانوں میں اپنی میٹھی آواز کا جادو جگایا تو وہ نظریں اپنے ہاتھوں پہ جمائے ناخنوں پہ لگے کیو ٹکس سے کھیلنے لگی تھی کیونکہ وہ اسے کنفیوژ کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑ رہا تھا جو کب سے آیا تھا اور بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔وجہ خاص بھی تھی زہرہ کی ہدایت پہ پارلر والی نے اسکا بہترین میک اوور کیا تھا وہ پہاڑی لڑکی سر تا پیر انکی پسند کے سانچے میں ڈھل چکی تھی۔

"زرلش بیٹا آؤ نا یہ سات سہاگنوں کی رسم ہوتی ہے۔" تبھی کہیں سے نکلتی درخشاں نے اسکی مشکل آسان کی تھی پر زنجبیل نے اسکا ہاتھ دبایا تھا جیسے اسے روکنے کی سعی کی تھی پر وہ اس سے کنی کتراتی فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

زنجبیل بغور انہیں دیکھ رہا تھا جنہیں زرلش کو درمیان پا کے خوشی سی مل رہی تھی۔ژالے کا پر تپاک انداز بتا رہا تھا کہ اسے اس چھوٹی لڑکی سے کوئی حسد ور قابت نہ تھی کیونکہ اس نے بھی تو اپنی قسمت کا بہترین ستارہ پایا تھا۔

آفس کے دوران اکثر کی زنجبیل اور اوزکان میں پرانے اختلافات بھلائے فارمل گفتگو رہتی تھی مگر وہ وقت دور نہیں تھا جب ایک بار پھر سے وہ دوستی کے سانچے میں ڈھل جاتے کیونکہ وہ محبتوں سے گندھے لوگ زیادہ دیر نفرتوں کے اسیر نہیں بن سکتے تھے۔

تقریب ختم ہوئی تو وہ بھی سب سے مل کے ان سے اجازت لیتے گھر آیا تھا۔واپسی پہ زہرہ نے زرلش کو زبردستی فرنٹ سیٹ پہ بٹھانے کی کوشش کی تھی مگر انکی جگہ وہ کبھی لینا نہیں چاہتی تھی اور رشتوں کا احترام کرنے کی اسکی ادا انہیں دل سے بھائی تھی۔وہ گھر آئے تو زنجبیل کا خشک انداز اسکی جان نکالنے لگا تھا۔کمرے میں آتے ساتھ ہی وہ بنا چینج کیے لیٹ گیا تھا۔زہرہ کو میڈیسن دیتے وہ کمرے میں آئی اسے سوتے دیکھ مایوسی ہوئی تھی وہ کب سے اسے ارسلان اور پشمینہ سے ملنے کا کہہ رہی تھی مگر وہ سنجیدہ ہی نہیں ہو رہا تھا۔

"لائٹ آف کر دو۔۔۔"سرد آواز پہ اس نے چونکتے ہوئے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں اس نے آنکھوں پہ بازو دھرے تھے۔مطلب ابھی وہ پوری طرح سے سویا نہیں تھا تبھی زرلش چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اسکے پاس آر کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"زنجبیل مجھے بات کرنی ہے تم سے؟" زرلش کی آواز پہ اس نے چہرے سے بازو ہٹائے اسے گھورا تھا۔

"لیکن مجھے کوئی بات نہیں کرنی اسلیئے مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے۔" اسکے اجنبی انداز پہ وہ پریشان ہوا ٹھی تھی تو کیا وہ ناراض تھا؟ پر کیوں؟

بیڈ پہ لیٹے اس نے زنجبیل کے سینے پہ سر ٹکایا تو اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولتے اسکی حرکت کو دیکھا تھا۔

"اب کیوں آئی جب روکا تھا تو رکی کیوں نہیں؟" اس نے ناراضگی سے کہا تو زرلش کو اسکے پھولے منہ کی وجہ ملی تھی لب آپ ہی اپ مسکرا اٹھے تھے۔

"ڈونٹ اسمائل اور جاؤ یہاں سے۔" زنجبیل نے ایک بار پھر سے آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تو زرلش نے ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے اسکے سینے پہ ٹکائے اور اس پہ اپنی ٹھوڑی رکھے بغور زنجبیل کو دیکھنے لگی تھی۔

تمھیں پتا ہے روح من کس کو کہتے ہیں

میں بتاتی ہوں۔۔۔

جسے دیکھ کہ دل خوش ہو جائے

جسے دیکھ کہ دل سے محبت نکلے

جسے دیکھ کہ سانسیں مہک جائیں

جسے دیکھ کہ دل کہنے پہ مجبور ہو جائے

Posted on Kitab Nagri

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (ا

اب پتہ چلا کس کو کہتے ہیں۔۔۔

تمھیں کہتے ہیں روح من۔۔۔۔۔۔!

ہاں تم ہو روح من۔۔۔۔۔!

اسکی نیلی آنکھیں بند پلکوں کے پیچھے گھائل کر دینے والی سیاہ آنکھوں کے دیدار کو تڑپ رہی تھیں تبھی مخروطی انگلیوں نے اسکی آنکھوں پہ رکھے بازو کو ہٹاتے بند پلکوں پہ ناک کرتے کہا تھا۔ اتنے پیار الفاظ سنتے تو اسکی ناراضگی ایک پل میں ہوا ہوئی تھی تبھی نیلگوں سمندر سے سیاہ رو آنکھوں نے کلام کیا تھا۔

"ایک ہی دل ہے زری کتنی بار جیتو گی؟" اسکے سوال پہ زرلش کی بھینچی بھینچی ہنسی کمرے میں گونجی تو زنجبیل نے اسے اپنے حصار میں قید کر لیا تھا۔ دھیرے دھیرے اسکی جاں آزمائش میں ڈالتے زنجبیل نے اپنے لبوں کو اسکے کان کے پاس لاتے سرگوشی کی۔

"تم بہت بری ہو زری پھر بھی میں چاہ کے بھی تم سے ناراض نہیں ہو پاتا جبکہ تم نے مجھے ہرٹ کیا تھا بہت۔" کانوں سے ڈھلتی سرگوشی نے لبوں پہ آتے شکوہ تمام کیا تھا۔

"تم نے کیا تھا محبت کھوج لو؟ اگر اسے تلاشا تو برا کیا کیا؟" آج وہ۔ پھر خود غرض ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"اور پھر محبت کی پیاس جگا کے اپنے بیمار کو مرنے کیلئے چھوڑ دیا تو برا کیا کیا؟"زنجبیل نے اسے کروٹ کے بل اپنے اندر چھپاتے دبے دبے غصے میں کہا تو زرلش نے اسکے کرتے کے گریبان پہ ہاتھ دھرے اسکا چہرہ خود پہ جھکایا تھا۔

"تم نے ہی بگاڑا تھا نا پہاڑوں کی شہزادی کو اب بھاگو مت زنجبیل آفریدی۔"وہ متبسم سی کہتی اسے لاجواب کرگئی وہ ہمیشہ اس لڑکی سے ہار جاتا تھا کیونکہ وہ محبت وجدان سے ہر طرح مالامال تھی۔زنجبیل نے ایسے ہی جھکے اسکے رخسار پہ ہلکے سے بائیٹ کیا تو زرلش کی پلکیں لرزی تھیں زنجبیل کی گستاخیاں بڑھیں تو کھڑکی سے جھانکتے ماہتاب نے شرماتے اپنا رخ بادلوں میں چھپایا تھا۔بادلوں نے ماہ رخ کی التجا سنتے پیاسی دھرتی کو محبت کی بوندوں سے قطرہ قطرہ سیراب کیا تھا۔زرلش نے تیز ہوتی سانسوں سے زنجبیل کا سہارا لیا کیونکہ اسے بارشیں ڈراتی تھیں اور وہ کسی مہربان کی طرح اسکی ہر نادانی کی طرح اسکے خوف کو بھی اپنے کشادہ سینے میں پروس گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

Posted on Kitab Nagri

"زی تم نے سنی اسکی خواہش؟"پتھروں کے طاق پہ بیٹھی زرلش کی آواز پہ پشمینہ گل کے شوہر سے بات کرتے زنجبیل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا جبکہ ارسلان شرمندہ شرمندہ نگاہیں چرانے لگا۔

"اسے مرحہ سے محبت ہوگئی ہے۔"زرلش کی آواز میں چھپا تیحر زنجبیل کو تھوڑے دھچکے سے دوچار کر گیا تھا۔

"سوتو محبت کسی کے اختیار میں کہاں ہے۔"زنجبیل نے کہتے ساتھ ہی ہاتھوں سے نادیدہ مٹی جھاڑی۔

"پر زی۔۔۔"

"سوتو بہت جلد ہم دھوم دھام سے اپنے ارسلان کیلئے مرحہ کا رشتہ لینے جائیں گے پر اسکیلئے کندن کو آگ میں جلنا پڑے گا۔"زنجبیل کا پراعتماد انداز سب کو چونکا گیا تھا۔

"جب ہم حیدر صاحب کے گھر ایک بہترین بزنس مین کا رشتہ لے کے جائیں گے تو انکار کی گنجائش ہی نہیں بچتی بہرحال ہم محبت کرنے والوں کے قدردان ہیں۔"زنجبیل نے اسکے برابر آتے ہوئے کہا تھا سب کو جیسے ہی اسکی بات سمجھ آئی انکے چہرے پہ رونق در آئی تھی۔زنجبیل نے اسکا ہاتھ تھاما تھا اور اسے کی ہمراہی میں اس پہاڑی پہ آکے بیٹھا تھا۔ہر منظر ایک بار پھر سے مکمل تھا وہ شہر کا مغرور شہزادہ اور پہاڑوں کی شہزادی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"اپنا ہاتھ آگے کرو۔" زنجبیل کی فرمائش پہ اس نے فوراً ہاتھ آگے کیا تھا تب زنجبیل نے اپنی سائیڈ پاکٹس سے ایک پیکٹ بر آمد کرتے اسے کھولا تھا جہاں رنگ برنگی کانچ کی چوڑیاں دیکھتے زرلش کی آنکھوں میں ست رنگی اتری تھی۔ زنجبیل نے

ہر چوڑی پہ زرلش کے ساتھ اپنا نام کندہ کروایا تھا وہ شخص محبت تھا تھا جو قطرہ قطرہ محبت اسکی رگوں میں اتارتے پہاڑوں کی شہزادی کا حسن نکھار رہا تھا۔

سنو! محبت کیسی ہے؟

محبت پتھروں پہ امر تحریر من در عشقم جیسی ہے------

ہاں مجھے تم سے محبت ہے'

محبت تمہارے جیسی ہے-------

❀❀❀❀❀❀❀❀ختم شد❀❀❀❀❀❀❀❀

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے

سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے

پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی

کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com